۷۸۶

اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو
دعوتِ تفہیم دیتے ہیں ہر اک انسان کو

مضامینُ القرآن (مسمّیٰ بہ) تسہیلُ الفرقان

کا حصہ

اسلامی معاشرت

تالیف

ابو البشیر پالوا

شائع کردہ

پالوا برادرس ناشران تسہیل الفرقان

۲/۴۲-ایل پاکستان ایمپلائیز ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی ۲۹ (پاکستان)

مطبوعہ

محرم الحرام ۱۳۸۱ھ ـــــ مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی ـــــ جولائی ۱۹۶۱ء

ہدیہ: مجلد پانچ روپے

تعارف

مضامینِ قرآنی کو عام فہم سلیس اُردو زبان میں مرتب کرنے کا یہ کام جنوری ۱۹۳۹ء میں دہلی میں شروع کیا گیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی اشاعت کی صورتیں پیدا فرمائیں اور اب تک بحمد اللہ اس کے پانچ حصے (ایمان[۱] - پیدائش[۲] - مذہب[۳] - سیاست[۴] بعنوان آئینِ خداوندی اور معاشرت[۵]) شائع ہو چکے ہیں جن میں سے حصہ معاشرت اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے باقی ماندہ پانچ حصے (اقتصادیات[۶] تبلیغ[۷] - قصص القرآن[۸] - سائنس[۹] اور متفرق[۱۰]) بھی طباعت کے لئے تیار ہیں جو رفتہ رفتہ شائع ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔

اب تک کی مطبوعہ جلدیں مشاہیر علماء کرام اور ہر طبقے کے اہل علم حضرات کی اس درجہ قبولیت حاصل کر چکی ہیں کہ حصہ اوّل ایمان[۱] جو دو[۲] جلدوں میں شائع ہوا تھا بالکل ختم ہو چکا ہے حصہ دوم پیدائش[۲] اور سوم مذہب[۳] (یکجا مجلد) قریب الاختتام ہے اور حصہ چہارم آئینِ خداوندی[۴] بھی خاصی رفتار سے نکل رہا ہے۔

یہ سلسلہ مضامینِ قرآنی محض تبلیغی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے، نفع کمانا مقصود نہیں ہے۔ جو کتابیں فروخت ہوتی ہیں ان کی رقم آئندہ حصص کی طباعت میں صرف کی جاتی ہے۔ چندہ مانگنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔

اہلِ ذوق حضرات سے اپیل ہے کہ

موجودہ جلدوں کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں خرید کر مختلف مساجد، مدارس، لائبریریوں، اسکولوں اور کالجوں وغیرہ میں رکھوا کر صدقہ جاریہ کا ثواب دارین حاصل کریں تاکہ اس مبارک سلسلے کے باقی ماندہ حصے بھی جلد شائع ہو سکیں۔ چونکہ ہر حصہ مضامین کے اعتبار سے مستقل اور مکمل حیثیت رکھتا ہے اس لئے موجودہ جلدوں کا حصول پورے حصوں کے چھپنے تک ملتوی نہ رکھیں ورنہ اس وقت تک موجودہ جلدیں ختم ہو جائیں گی۔

الداعی الی الخیر

سردار اشرف حسین پالوا عفی عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین اسلامی معاشرت

نوٹ:- جو صاحب بھی اس کتاب کو پڑھیں وہ اپنا نام اور پورا پتہ ہم کو ضرور تحریر فرمادیں تاکہ اس سلسلے کی آئندہ شائع ہونے والی کتابوں کی اطلاع ان کو دی جاسکے۔

فہرست سُوَرُ القرآن

نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ
۱	الفاتحہ	۱	۱۹	مریم	۱۶	۳۷	الصافات	۲۳
۲	البقرة	۱-۳	۲۰	طٰہٰ	۱۶	۳۸	صٓ	۲۳
۳	اٰل عمران	۳-۴	۲۱	الانبیاء	۱۷	۳۹	الزمر	۲۳-۲۴
۴	النساء	۴-۶	۲۲	الحج	۱۷	۴۰	المؤمن	۲۴
۵	المائدة	۶-۷	۲۳	المؤمنون	۱۸	۴۱	حٰمٓ السجدة	۲۴-۲۵
۶	الانعام	۷-۸	۲۴	النور	۱۸	۴۲	الشوریٰ	۲۵
۷	الاعراف	۸-۹	۲۵	الفرقان	۱۸-۱۹	۴۳	الزخرف	۲۵
۸	الانفال	۹-۱۰	۲۶	الشعراء	۱۹	۴۴	الدخان	۲۵
۹	التوبة	۱۰-۱۱	۲۷	النمل	۱۹-۲۰	۴۵	الجاثیہ	۲۵
۱۰	یونس	۱۱	۲۸	القصص	۲۰	۴۶	الاحقاف	۲۶
۱۱	ہود	۱۱-۱۲	۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱	۴۷	محمد	۲۶
۱۲	یوسف	۱۲-۱۳	۳۰	الروم	۲۱	۴۸	الفتح	۲۶
۱۳	الرعد	۱۳	۳۱	لقمٰن	۲۱	۴۹	الحجرات	۲۶
۱۴	ابراہیم	۱۳	۳۲	السجدة	۲۱	۵۰	قٓ	۲۶
۱۵	الحجر	۱۳-۱۴	۳۳	الاحزاب	۲۱-۲۲	۵۱	الذاریات	۲۶-۲۷
۱۶	النحل	۱۴	۳۴	السبا	۲۲	۵۲	الطور	۲۷
۱۷	بنی اسرائیل	۱۵	۳۵	الفاطر	۲۲	۵۳	النجم	۲۷
۱۸	الکہف	۱۵-۱۶	۳۶	یٰسٓ	۲۲-۲۳	۵۴	القمر	۲۷

نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ
۵۵	الرحمٰن	۲۷	۷۵	القیمٰۃ	۲۹	۹۵	التین	۳۰
۵۶	الواقعۃ	۲۷	۷۶	الدھر	۲۹	۹۶	العلق	۳۰
۵۷	الحدید	۲۷	۷۷	المرسلٰت	۲۹	۹۷	القدر	۳۰
۵۸	المجادلۃ	۲۸	۷۸	النبا	۳۰	۹۸	البینۃ	۳۰
۵۹	الحشر	۲۸	۷۹	النٰزعٰت	۳۰	۹۹	الزلزال	۳۰
۶۰	الممتحنہ	۲۸	۸۰	عبس	۳۰	۱۰۰	العٰدیٰت	۳۰
۶۱	الصف	۲۸	۸۱	التکویر	۳۰	۱۰۱	القارعۃ	۳۰
۶۲	الجمعہ	۲۸	۸۲	الانفطار	۳۰	۱۰۲	التکاثر	۳۰
۶۳	المنافقون	۲۸	۸۳	التطفیف	۳۰	۱۰۳	العصر	۳۰
۶۴	التغابن	۲۸	۸۴	الانشقاق	۳۰	۱۰۴	الھُمَزۃ	۳۰
۶۵	الطلاق	۲۸	۸۵	البروج	۳۰	۱۰۵	الفیل	۳۰
۶۶	التحریم	۲۸	۸۶	الطارق	۳۰	۱۰۶	القریش	۳۰
۶۷	الملک	۲۹	۸۷	الاعلیٰ	۳۰	۱۰۷	الماعون	۳۰
۶۸	القلم	۲۹	۸۸	الغاشیۃ	۳۰	۱۰۸	الکوثر	۳۰
۶۹	الحاقہ	۲۹	۸۹	الفجر	۳۰	۱۰۹	الکافرون	۳۰
۷۰	المعارج	۲۹	۹۰	البلد	۳۰	۱۱۰	النصر	۳۰
۷۱	نوح	۲۹	۹۱	الشمس	۳۰	۱۱۱	اللھب	۳۰
۷۲	الجن	۲۹	۹۲	الیل	۳۰	۱۱۲	الاخلاص	۳۰
۷۳	المزمل	۲۹	۹۳	الضحیٰ	۳۰	۱۱۳	الفلق	۳۰
۷۴	المدثر	۲۹	۹۴	الانشراح	۳۰	۱۱۴	الناس	۳۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مُقَدِّمَۃُ الْکِتَابْ

حَمْدًا لَّکَ یَا مَنْ خِبَاءُ عِزَّتِہٖ لَا یُرَامُ وَجَارُہٗ لَا یُضَامُ خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَشَرَّفَ الْاِنْسَانَ بِالتَّفْضِیْلِ وَالْاِکْرَامِ ۔ فَھُوَ الْمَحْمُوْدُ عَلٰی مَرِّ الدُّھُوْرِ وَکَرِّ الْاَیَّامِ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ اَزْکٰی صَلٰوۃٍ وَسَلَامٍ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَادَۃِ الْاُمَّۃِ وَقَادَۃِ الْاَنَامِ ۔

اَمَّا بَعد ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت اسلامیہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور فقۂ ائمہ اربعہ کے مجموعے کا نام ہے اور بغیر ان مخازن کے ہم ہرگز کسی مسئلے کی پورے طور پر تحقیق نہیں کر سکتے ۔ لیکن ان تمام کا منبع اور سرچشمہ وحی الہٰی ہے جو بعینہٖ الفاظ خداوندی میں قرآنِ حکیم میں اسی طرح محفوظ ہے جس طرح پیغمبر عربی علیہ الصّلوٰۃ والسلام پر صحرائے عرب میں نازل ہوئی تھی ۔ اور اس کے بعینہٖ لفظ بہ لفظ محفوظ ہونے کے نہ صرف اہل اسلام ہی مدعی ہیں بلکہ دشمنانِ اسلام بھی اس کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکے ۔ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ ایک مسلمہ امر ہے جس سے کسی مذہب و ملت کا انسان بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اگر انقلاب زمانہ کی وجہ سے دنیا کی تمام کتابیں نیست و نابود ہو جائیں تو صرف قرآنِ حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کو بعینہٖ دوبارہ لکھا جا سکتا ہے ۔ اور اس نئی لکھی ہوئی اور پرانی کتاب میں زیر اور زبر کا بھی فرق نہ ہوگا ۔ یہ محض اس لئے ہے کہ یہ کتاب قانونِ خداوندی کا ہر لحاظ سے مکمل اور آخری ایڈیشن ہے ۔

جس میں دُنیا کے ختم ہونے تک کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس کے قوانین ایسے اٹل، مفید اور حکمتوں سے بھرپور ہیں کہ آج غیر قومیں اس بات پر مجبور ہو رہی ہیں کہ ان قوانین کو اپنی اپنی مجالس واضع قوانین میں پاس کرا کر اپنے اندر رائج کر کے اپنے لئے ایک ترقی کی راہ قائم کریں۔ لیکن افسوس کہ جن لوگوں کو یہ کتاب ملی تھی انھوں نے اس کو پسِ پشت ڈال کر اپنے لئے تنزل کی راہ قائم کر لی اور اس کو ریشمی رومال میں لپیٹ کر گھر میں اونچی جگہ رکھ دینا اور کبھی کبھی نکال کر تبرکاً پڑھ لینا یا کوئی جھگڑا ہو جائے تو حلف اُٹھانے کے لئے اس کو ایک حربہ بنا لینا اپنا عمل بنا لیا۔

جُہلا کے اندر اس کتاب سے بے رغبتی اس لئے پیدا ہو گئی کہ پیشہ ور واعظین قوم نے صرف ایک دو آیات تبرکاً پڑھ کر قصے کہانیوں میں پڑ جانا اور اسی میں اپنی تقریر کو ختم کر دینا اور قرآن حکیم کی طرف بالکل توجہ نہ دلانا اپنا شعار بنا لیا۔ قوم کو لوٹنے والے پیروں نے طبلہ اور سارنگی کے ساتھ اشعار سن کر اس میں مست ہو جانا اور جھومنا معرفت الٰہی اور طریقت کی کنجی قرار دے لیا۔ چاہے اس سے مساجد کی توہین ہو اور چاہے مزارات میں سوئی ہوئی ہستیوں کو تکلیف ہو۔ واعظین اور پیروں کے اس رویہ نے جہلا کو اپنی طرف متوجہ کر کے علمائے ربانی کے پاس جانے اور کسی مسئلہ کی تحقیق کرنے سے روک دیا۔ اور قرآن کریم کی تلاوت محض ایک رسم ہو کر رہ گئی۔

تعلیم یافتہ طبقہ (جس میں آج کل کی نئی روشنی کے زمانہ میں صرف انگریزی تعلیم یافتہ یا یورپ زدہ لوگ ہی شمار میں آتے ہیں) نے ایسی درسگاہوں میں تعلیم پائی جہاں کا طریقہ تعلیم ایسا ہے کہ یہ باتیں خود بخود ان کے دلوں میں گھر کر گئیں کہ قرآن پرانا ہو چکا ہے۔ اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ قوم کے علماء تنگ خیال مُلّا ہیں جن کو سوائے حجروں

میں بیٹھنے کے کوئی کام نہیں۔ شریعت، طریقت اور سیاست تین مختلف چیزیں ہیں جن میں سے بالخصوص تیسری کے ساتھ علماء کو کوئی تعلق نہیں۔ نماز کا پڑھنا صرف تنظیم، مساوات اور ورزش کے لئے تھا جس کے مقابلے میں اس سے بہتر چیزیں۔ انجمنیں، سوسائٹیاں اور کلب موجود ہیں۔ ان میں شریک ہو جاؤ۔ وضو محض عرب کے گرد آلود بدوؤں کو صفائی سکھانے کا ذریعہ تھا جس کی اب ضرورت نہیں۔ نماز جمعہ اور حج محض جلسے اور سالانہ کانفرنسیں تھیں جن میں شرکت کی اب ضرورت نہیں کیونکہ ان سے بہتر اجلاس اور کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ ڈاڑھی کا رکھنا چونکہ مردوں کو عورتوں سے الگ کر دکھاتا ہے اس لئے مساوات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی شکل و صورت بناؤ کہ ظاہرا طور پر پتہ بھی نہ چلے کہ مرد کونسا ہے اور عورت کون سی۔ غرضیکہ اس طریقہ تعلیم نے ایسی ایسی زہریلی باتیں بتدریج ان کے ذہن میں بٹھا دیں کہ ان کو علماء ربانی سے نفرت اور قرآن حکیم سے وحشت ہوتی چلی گئی اور انھوں نے اپنے ہاتھوں اپنا کلچر۔ اپنا تمدن۔ اپنا مذہب۔ اپنا عروج۔ غرضیکہ سب کچھ تباہ و برباد کر لیا اور خالی ہاتھ ہو کر ایسی قوموں کے پیچھے لگ گئے جن کے ہاں تمام برائیاں فخریہ کی جاتی ہیں جن کی تفریح کا سامان شراب۔ جُوا اور زناکاری ہے۔ جن کا بہترین رفیق کتا ہے۔ تعلیمات قرآنی سے ان کو ایسی نفرت ہو گئی کہ آیت قرآنی کا مرتبہ ان کے نزدیک ایک سائنس داں کے قول کے برابر بھی نہ رہا۔ ان کے نزدیک آئے دن کی بدلنے والی سائنس کی معلومات ایسی اہم ہو گئیں کہ وہ خدا تک کی ہستی سے منکر ہو بیٹھے۔ وہ اس بات سے بالکل ناآشنا ہو گئے کہ قرآن نے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر ایسا قانون دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس کے سامنے موجودہ سائنس کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی اور موجودہ سائنس کی سینکڑوں سالوں کی محنت کے نتائج قرآن کی سرسری طور پر بیان

کی ہوئی آیتوں میں اس سے بدرجۂ اتم موجود ہیں (جن میں سے بعض کو میں نے اس کتاب کے ایک مستقل حصّہ نہم "علوم جدیدہ و قدیمہ" میں بیان کیا ہے) اور قرآن کی پرواز وہاں تک ہے۔ جہاں تک سائنس داں خواب میں بھی نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ سائنس کی انتہائی پرواز کی حد سے قرآنی حقائق و معارف کی ابتدا ہوتی ہے۔

یہ طبقہ اس بات سے بالکل بے بہرہ ہوگیا کہ قرآن نے ایک ایسے وقت میں جبکہ دنیا کے چپے چپے پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور جبکہ آج کل کی مہذب قوموں اور سائنس دانوں کو لنگوٹ باندھنا بھی نہ آتا تھا۔ اخلاقی تعلیم اور قوانینِ سیاست دنیا سے نابود تھے۔ ایک ایسا دستور العمل پیش کیا کہ جس کو اختیار کرکے ایک وحشی قوم تمام دنیا کی استاذ اور حکمراں بن گئی۔ اور اسی قرآن کی برکت سے چند سالوں میں دنیا کے اندر وہ انقلاب پیدا کر دیا۔ جس کی نظیر تاریخ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ اس قوم نے قرآن کی برکت سے دنیا کے سامنے تاریخ دانی۔ تاریخ نویسی۔ مجالس شوریٰ کا قیام۔ بین الاقوامی میل جول کے طریقے صلح و جنگ کے قوانین۔ خالق حقیقی کا غلام بن کر تمام دنیا پر غالب آجانا وغیرہ وغیرہ ایسے طریقے سے پیش کئے کہ قرنوں کی سوئی قومیں، سمندروں میں ڈاکے ڈالنے والے لوگ، رضائے خدا چاہنے کے لئے جنگلوں میں جا بیٹھنے والے گوشہ نشین پکار اٹھے کہ سوائے تعلیمات قرآنی کو اختیار کئے ترقی کی راہ پر پڑنا ناممکن ہے۔

دین اور دنیا الگ چیزیں نہیں۔ شریعت۔ طریقت اور سیاست ایک ہی درخت کے تین حصّے ہیں۔ جن میں سے شریعت جڑ۔ تنہ۔ شاخوں اور پتّوں کا نام ہے۔ طریقت ان کا رنگ و بو ہے۔ اور ان تمام کی تکمیل سے جو پھل لگتا ہے وہ سیاست ہے۔ یعنی شریعت اسلامیہ پر چلتا ہوا رضائے الٰہی کا

طالب اللہ کے ہاں سے ایک ایسا پھل حاصل کرتا ہے جس کو خلافت اور حکومت کہتے ہیں۔

اس تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر یہ زہر ناقابل احساس طریقے سے پھیلایا گیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۹ء کو ایسے ہی طبقہ کے ایک جلسے میں جس میں مجھے تقریر کے لئے بلایا گیا تھا۔ حاضرین کو عربی زبان اور قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی اور ان سے یہ کہا کہ جس طرح دنیوی قانون کو سمجھنے کے لئے تم کسی وکیل کے پاس جاتے ہو اسی طرح دین کی باتوں کی تحقیق کے لئے علماء حقانی کے پاس جایا کرو۔ اور مسائل کی خوب تحقیق کر کے صحیح راستے پر قائم ہو جاؤ۔ آئندہ نسلوں میں قرآن کریم کو سمجھنے کی لیاقت پیدا کرنے کے لئے اپنے بچوں کو عربی زبان کی تعلیم دلاؤ۔ تو ایک یورپ زدہ شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ قرآن کے اردو ترجمے بہت ہو گئے ہیں جن سے ہر شخص قرآن کو سمجھ سکتا ہے ہمیں اپنے بچوں کو عربی پڑھانے کے لئے ملاؤں کے پاس بھٹلانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ یہ سب علماء واجب القتل ہیں اور بغیر ان کا صفایا کئے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اس طبقہ کے نزدیک تعلیمات قرآنی کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں رہی جتنی کہ آئے دن بدلنے والے قانون حکومت کی۔

غرضیکہ ان تمام حالات کو دیکھ کر میری طبیعت بہت کڑھتی تھی۔ اور میرا جی چاہتا تھا کہ میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کروں کہ قرآن ایک مکمل دستور حیات ہے۔ جس کو اختیار کئے بغیر ترقی ناممکن ہے اور جب تک شریعت اسلامیہ یعنی قرآن کو مقدم قرار نہ دیا جائے گا آپس کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔ بار بار میرا جی چاہتا تھا کہ میں قرآن کو لوگوں کے

سامنے پیش کروں۔ لیکن میرے پاس کوئی ایسی کتاب نہ تھی جس کے ذریعے مستقل مضامین قرآن کریم سے اخذ کر سکتا، میں نے کئی کتب خانوں میں جا کر ایسی کتابیں تلاش کیں اور ان کا مطالعہ کیا۔ مگر کسی کتاب سے میری تسلی نہ ہوئی۔ مسلسل آٹھ سال میں اسی پریشانی میں سرگرداں رہا مگر کوئی راہ میری سمجھ میں نہ آئی۔ حضرات علماء کرام سے مل کر بہت سے مسائل کی تحقیق پر زور دیتا مگر وہ بے چارے زیادہ وقت نہ دے سکتے تھے۔ بعض نے کہا کہ میاں اپنے کام سے کام رکھو اور زیادہ الجھن میں نہ پڑو۔ بعض نے کہا کہ کسی اہل تصوف سے مل کر چین حاصل کرنے کا ذریعہ ڈھونڈو، مگر ان باتوں سے مجھے تسکین نہ ہوتی تھی اور میرا دل قرآن کو سمجھنے اور دوسروں کے سامنے پیش کرنے کے لئے بے چین رہتا تھا۔ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس پریشانی کو دور کرنے اور اس مشکل کو آسان کرنے کی دعائیں مانگتا رہتا تھا۔ اور ہر وقت یہ آیت پیشِ نظر رہتی تھی:

"وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔"

ترجمہ: "اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی ہم ان کو اپنی راہیں سجھا دیتے ہیں۔"

تائیدِ غیبی ان ہی حالات میں میں نے ۲۸ رجادی الثانیہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار بوقت صبح صادق ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ:۔

"ایک بڑی عالیشان مسجد (غالباً جامع مسجد دہلی) ہے اس کے اندر ایک کتاب رکھی ہے۔ وہ کتاب مجلد ہے اور جلد براؤن رنگ کے چمڑے کی ہے نچلا گتا بالکل صاف ہے اور اوپر والا پھول دار۔ جب میں نے اس کتاب کو

کھول کر دیکھا تو یہ کتاب قرآن کریم نکلی ۔ میں نے اس کو اٹھالیا ۔ میرے اٹھاتے ہی اس کا کبوتر بن گیا جو بہت خوبصورت اور سفید رنگ کا تھا ۔ اس کی دُم بڑی شاندار اور دھاری دار تھی اور دُم کا پچھلا حصہ چوڑا تھا ۔ میرے ہاتھ میں وہ کبھی کتاب اور کبھی کبوتر بن جاتا تھا ۔ اور یہ تبدیلی اتنی جلدی جلدی واقع ہورہی تھی کہ گویا وہ بہت بے چین ہے ۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو وہ یوں گویا ہوا کہ :

"اے اللہ کے بندے ! میں جس شخص کی ملک تھا وہ یہاں آکر روزانہ میری تلاوت کیا کرتا تھا ۔ مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے بڑی محبت تھی ۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہوگیا ہے ۔ اور کئی روز سے یہاں نہیں آیا ۔ اب میں اس کے فراق میں بے چین ہوں ۔ اگر تم مجھے اس شخص سے ملادو ۔ تو میں تمہارا بہت احسان مند ہوں گا ۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اجرِ عظیم دے گا ۔"

میں اس کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا ۔ اور تانگے میں بیٹھ کر اس کو ہمراہ لے کر چاندنی چوک دہلی کی طرف روانہ ہوا ۔ لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اب وہ کبوتر کی شکل میں تھا یا کلام مجید کی (غالباً وہ ایک پھڑ پھڑاتے ہوئے کبوتر کی شکل میں تھا) یکایک تانگہ چاندنی چوک سے گذر کر شمالی سمت کو ایک کوچے میں گھس گیا اور فوراً لدھیانہ کے محلہ سیدان کا نظارہ سامنے آگیا ۔ اور وہاں کے مکانات نظر آنے لگے ۔ لیکن ابھی اس شخص کے مکان پر نہ پہنچے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو دہلی میں اپنے بستر پر پایا ۔ نماز کا وقت تھا ۔ فوراً اُٹھ کر فجر کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ

کا شکر ادا کیا۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے اپنے اندر اس عظیم الشان کام کے لئے کمربستہ ہونے کی قوت محسوس کی اور یہ ارادہ کیا کہ ایک فہرست مضامین (انڈکس) تیار کروں جو مختلف عنوانات کے تحت ہو اور حروف تہجی کے لحاظ سے اس کو ترتیب دے کر کلام مجید کے مضامین بوقت ضرورت معلوم کرنے کے لئے کام میں لاؤں۔ اور جامع مسجد دفاتر سول لائنز دہلی میں اپنے سلسلہ بیان میں ان مضامین کو لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ خیال تھا کہ اسّی یا نوّے صفحے کی ایک فہرست مرتب ہو جائے گی۔ جس کو بعد میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شائع کرا دیا جائے گا۔

دَورِ اوّل چنانچہ میں نے کلام مجید کو از سر نو پڑھنا اور بغور مطالعہ کرنا شروع کیا اور مختلف مضامین کے مفصل حوالہ جات کو ایک کاپی میں لکھتا گیا۔ یہ پہلا دور تھا۔ ارادہ تھا کہ اس کے بعد دَورِ ثانی میں ان حوالوں کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر لیا جائے گا۔ اور کتاب مکمل ہو جائے گی۔ لیکن دَورِ اوّل کے اختتام پر جب ضخامت کو دیکھا تو دو سو صفحے ہو گئے جس سے دَورِ ثانی یقیناً بڑا ہونا تھا۔

دَورِ ثانی دَورِ ثانی میں میں نے حوالوں کو بہت مختصر کر کے مختلف عنوانات کے تحت لکھنا شروع کیا تاکہ وہ دو سو صفحات میں ہی پوری ہو جائے۔ لیکن اس اختصار میں کامیابی نہ ہو سکی۔ کیونکہ اوّل تو حوالہ جات اتنے مختصر ہو گئے کہ جب تک قرآن کریم کو کھول کر نہ دیکھا جائے مضمون کا پتہ نہ چل سکتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ ضخامت بہت بڑھ گئی۔

مختلف آراء جب دَورِ ثانی کے مسودات مختلف احباب نے دیکھے تو سب نے یہی مشورہ دیا کہ اس کو اتنا مختصر نہ رکھا جائے

بلکہ ایسا بنا دیا جائے کہ اس کتاب ہی سے مستقل مضامین کا پتہ چل جائے اور کوئی اس سے انڈکس کا کام لینا چاہے تو اس کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ انہی دنوں میں ترجمان القرآن مصنفہ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد بھی میری نظروں سے گذرا اور اس کے دیباچہ کے صفحہ ۵۴ پر میں نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر پائی:-

"یاد رہے کہ اس سلسلہ (قرآن حکیم کی تعلیم واشاعت) میں اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے مفید مقصد نہیں ہے۔ (۴) ایک ایسی کتاب کے لئے جو حوالہ واستشہاد کی کتاب ہو ضروری ہے کہ استخراج مطالب والفاظ کی تمام سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ مثلاً قرآن کریم کے ایسے ایڈیشن مرتب کئے جائیں جو حوالہ جات (رفرنس) کے ساتھ ہوں۔ یا مثلاً قرآن کے الفاظ و اسماء اور مطالب و آیات کے انڈکس مرتب کئے جائیں جو ہر پہلو سے جامع اور مکمل ہوں۔ یا مثلاً قرآن میں جس قدر جغرافیائی اور تاریخی اشارات ہیں ان کے نقشے تیار کئے جائیں۔ تاکہ ان مقامات کی قدیم و جدید جغرافیائی حیثیت بیک نظر واضح ہو جائے۔"

حضرات علماء کرام و مناظرین حضرات اور متعدد انگریزی تعلیم یافتہ احباب کے مشوروں نیز مولانا ابوالکلام صاحب کے مذکورہ بالا نظریہ سے میں اس بات پر آمادہ ہوا کہ مضامین کو ایسے طریقے سے مرتب کروں کہ وہ بذات خود ایک مستقل کتاب بھی ہو جس میں مضامین قرآنی مختلف عنوانات کے تحت ایسے طریقے سے جمع کئے جائیں کہ سب کچھ قرآن ہی ہو اور پڑھنے والے کو

ایسا معلوم ہو کہ وہ ایک مسلسل مضمون پڑھ رہا ہے - اور جو حضرات قرآن کریم سے استخراج مطالب کے شائق ہوں ان کے لئے یہ حوالہ واستشہاد کی کتاب بھی ثابت ہو۔

دو بڑی دقتیں

اس میں دو بڑی دقتیں یہ درپیش آئیں کہ (۱) مختلف عنوانات کی سرخیاں کیا اور کس طرز پر مرتب کی جائیں اور (۲) حوالہ کا طریقہ کیا ہو کہ ایک ہی درجے کی سہولت سے ہر شخص چاہے جس کلام مجید سے اس مضمون کو نکال سکے - دقت اوّل کے حل کے لئے میں اس بات کی تلاش میں تھا - کہ عنوانات اور ابواب ایسے طریقے سے مرتّب کئے جائیں کہ وہ جس طرح کم تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید ثابت ہوں - اسی طرح زیادہ تعلیم یافتہ طبقہ - بالخصوص تہذیب یورپ اور سائنس کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھنے والا طبقہ بھی کماحقہٗ اس سے فائدہ اٹھا سکے - جس آسانی کے ساتھ ایک وکیل یا مجسٹریٹ قرآن کریم سے کسی قانون کا پتہ لگانے میں اس کو مفید پائے، اسی طرح ایک طالب رضائے الٰہی بھی مسائل طریقت معلوم کرنے میں اس سے بہرہ ور ہو سکے - جس طرح یہ کتاب ایک واعظ کے لئے مستقل مضامین اخذ کرنے کا ذریعہ ہو اسی طرح ایک مناظر بھی بوقت ضرورت اس سے استفادہ حاصل کر سکے - چنانچہ اسی جدو جہد میں مجھے ہر لائن کے حضرات سے ملنا پڑا - اور اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے کتاب کو دس حصّوں میں منقسم کر کے ہر حصے کو اس کے مناسب عنوانات اور سرخیوں میں تقسیم کر دیا - مضمون کو مسلسل بنانے کی غرض سے آیات کے حوالوں کی ترتیب کو بدلنے کی ضرورت درپیش آئی - چنانچہ حوالہ جات لکھتے وقت بجائے قرآن کریم میں آیات کی ترتیب کے مضمون کی ترتیب کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے - کیونکہ بغیر اس کے

مضمون کا مسلسل ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ مضامین لکھتے وقت اگرچہ آیات کے لفظی ترجمہ کی بجائے مفہوم و مضمون آیت کا زیادہ اہتمام سے خیال رکھا گیا ہے تاہم لفظی ترجمہ کو لانے کی بھی بہت کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ مضمون کو مسلسل بنانے کے لئے جن مقامات پر ترجمے کے علاوہ کچھ الفاظ زائد کئے گئے ہیں ان کو اکثر مقامات پر خطوط وحدانی کے اندر لکھ دیا ہے اور بعض مواقع بالخصوص قصص القرآن والے حصے میں ترجمہ بعینہٖ لکھ دیا ہے۔ جن مقامات پر آیات کا مضمون تشریح طلب تھا وہاں مضمون لکھنے کے بعد ف، لکھ کر آگے اس کی تشریح لکھ دی ہے۔ لیکن ہر بات میں اختصار کا بہت خیال رکھا گیا ہے، اور جن حضرات کو اب بھی دقت پیش آئے وہ کسی تفسیر میں ملاحظہ فرمادیں۔ میں نے عام فہم تفاسیر میں تفسیر بیان القرآن مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ اور وہ کلام مجید جس میں ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا اور حاشیہ پہ تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم و مغفور کی ہے کو بہت مفید اور بہتر پایا ہے۔

دوسری دقت کے سلسلے میں یہ بات عام محسوس ہوتی تھی کہ ہر کلام مجید میں آیات کا نمبر نہیں اس لئے بہت غور و خوض کے بعد موجودہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ یعنی سورت اور رکوع کا نمبر دے کر رکوع کی آیت کا نمبر دیدیا ہے کیونکہ ایک رکوع میں گنتی کی چند آیات ہوتی ہیں جو نشان آیت ○ گن کر بہت آسانی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ اس موجودہ طریقہ میں ایک دقت یہ محسوس ہوئی کہ بہت سے کلام مجید ایسے ہیں کہ ان میں پاروں اور سورتوں کے نام تو ہیں مگر نمبر نہیں۔ اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے تمام سورتوں کی فہرست

نام اور نمبر کے لحاظ سے فہرست مضامین کے آخر میں لگادی ہے۔ اور اس عاجز نے مضامین کو مسلسل بنانے اور حوالہ جات کے استخراج کے متعلق سہولتیں بہم پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

تیسرا دور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیسرا دور مرتب کیا گیا جو سات سو صفحات کے قریب ہوا۔ جب یہ سب کام ۱۹۴۱ء کے شروع میں مکمل ہو چکا تو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا اندازہ کر کے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی بات ایسے پیرائے میں آگئی ہو جو تمام کئے کرائے کو خاک میں ملا دے اور جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائے۔ نیز اپنے حضرات اکابرین کا بھی یہی مشورہ تھا کہ اشاعت سے قبل مسودات کسی اہل فن کو دکھلائے جائیں۔

چنانچہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ر ذی قعدہ ۱۳۵۸ھ ہفتہ کی شام کو میرے شیخ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نئی دہلی میں ایک جلسے میں تقریر کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھی ہمراہ تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی طور پر حضرت شیخ الحدیث سے کتاب کا ذکر فرمایا اور مجھ سے مسودات منگوا کر دکھائے اور فرمایا کہ ان مسودات کو بغور مطالعہ کر کے رائے بتاؤ۔ حضرت شیخ الحدیث نے رات کا اکثر حصہ مسودات کو دیکھنے میں صرف کیا۔ اور اگلے دن صبح کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے فرمایا کہ یہ بہت اچھی خدمت ہے لیکن چھپنے سے پہلے کسی اہل فن کی نظر سے گذر جائے تو بہتر ہے۔ ازاں بعد ۱۱ر اپریل ۱۹۴۰ء مطابق ۲ر ربیع الاول ۱۳۵۹ھ بروز جمعرات حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب قدس سرہٗ

۱۵۵۱۲

نے بھی مسودات کو دیکھ کر یہی رائے دی اور کئی اور حضرات نے بھی اسی کی تائید فرمائی۔ اس کا ذکر میں نے اپنے حضرات اساتذہ کرام سے کیا۔ الحمد للہ کہ یہ مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ نے طے کرا دیا۔ اور میرے دادا استاذ حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم و مغفور (شیخ الادب دار العلوم دیوبند) نے اس ناچیز کی اس خدمت کو بہت اچھی نظروں سے دیکھا اور اس کی تصحیح کا وعدہ فرمایا۔

چوتھا دَور مسودات کو حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کے لئے پیش کرنے سے پیشتر ایک دفعہ پھر مضامین اور حوالہ جات کو کلام مجید سے ملایا۔ شروع کے ابواب بہت مختصر تھے ان کو ذرا مفصل کر کے لکھا اور ماہ رجب ۱۳۶۰ھ میں مسودات قسط وار حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کی غرض سے ارسال کرنے شروع کر دیئے۔ الحمد للہ کہ حضرت والا نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود تمام کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور مطالعہ فرما کر تصحیح فرما دی۔ اور تقریظ بھی تحریر فرمائی۔ اس چوتھے دَور کے اختتام پر کتاب کی ضخامت آٹھ سو صفحات کے قریب ہو گئی۔

پانچواں دَور اور اشاعت جب یہ سب کام پورا ہو چکا تو اس وقت یورپ کی دوسری جنگ خوب زوروں پر تھی اور اس کی وجہ سے باقی چیزوں کے ساتھ کاغذ بہت گراں اور کم یاب تھا۔ اس لئے جنگ کے اختتام تک بھاؤ کے اعتدال پر آنے کا انتظار کرنا پڑا۔ اسی انتظار میں تاریخ دنیا کا سب سے زیادہ خونی سال ۱۹۴۷ء شروع ہوا اور بہت کچھ سیاسی الٹا پلٹی کے بعد ۳ر جون ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے میں ایک نئے ملک "پاکستان" کے اضافے کا اعلان ہوا۔ اور ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی ممالک کی فہرست میں اس ملک کا اضافہ ہو گیا اور اس کا دار السلطنت کراچی قرار پایا۔ دشمنانِ اسلام نے اس ملک کے وجود میں آنے سے بھی پہلے ہی مسلمانوں کو سرزمین ہند سے مٹانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

اور مسلمانوں کو ہر طرح کا جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ بد قسمتی سے میرا وطن (بنگہ ضلع جالندھر) بھی اسی علاقے میں پڑا جو کفار کے ظلم و ستم کی آماجگاہ بنایا گیا۔ اور اس کتاب کے شروع کے تین دوروں کے مسودات جو وطن ہی میں تھے۔ باقی تمام سامان کے ساتھ کفار کی نذر ہوئے۔ چوتھے دور کے مسودات دہلی میں میرے پاس تھے اور ۹ اگست ۱۹۴۸ء کو جب پاکستان اسپیشل ٹرین ۸ کو بھٹنڈہ سے آگے کفار نے بم سے اڑانے کی کوشش کر کے لائن سے گرایا تو یہ مسودات میرے ساتھ ہی اس گاڑی کے ان ڈبوں میں موجود تھے جو بالکل چورا چورا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اس کتاب کی اشاعت منظور تھی کہ اس نے اس کو مع تمام عملہ پاکستان کے جو اس گاڑی میں سوار تھا محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھا۔

کراچی پہنچ کر مجھے یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں کوئی اور انقلاب ایسا نہ آجائے کہ یہ مسودات بھی تلف ہو جائیں اس لئے ان کی اشاعت کی فکر کرنی چاہیئے۔ یہاں پر میرے دوسرے دادا استاذ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔ ان کی خدمت میں مسودات پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضرت والا نے اس خدمت کو بہت ہی پسند فرمایا اور بہت خوش ہو کر دعا دی اور تقریظ بھی تحریر فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کی بہت ضرورت ہے یہ جلدی چھپ جانی چاہیئے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ اور اس کو کلام اللہ شریف سے خوب اچھی طرح ملا لیا جائے تاکہ کوئی خامی نہ رہ جائے۔ حضرت والا کے اس حکم کی تعمیل میں جو کتاب کو پانچویں دور میں سے گزارا۔ تو ضخامت دو ہزار صفحات کے قریب پہنچ گئی جو الگ الگ حصوں میں شائع کی جا رہی ہے۔

ضروری التماس | جملہ اہل اسلام بالخصوص حضرات علماء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی خامی دیکھیں

تو بجائے اعتراض یا مخالفت کے احقر کو مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تاکہ مزید تحقیق کے بعد آئندہ اشاعتوں میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اس سلسلہ میں میرے ہاتھوں جو کچھ بھی ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے۔ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ یہ خدمت سرانجام دے سکتا۔ یہ محض اس قادر خدائے قدوس کا کرم ہے کہ اس نے اپنی مقدس کتاب کی یہ خدمت مجھ سے لی۔ اب دعا یہی ہے کہ خداوندِ حقیقی بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمائے۔ اور برادرانِ ملت کے لئے بالخصوص اور برادران نوعِ انسانی کے لئے بالعموم فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اور اس کی برکت سے میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین!

احقر العباد۔ ابوالبشیر محمد حسین پالوا عفی عنہ
خلف چوہدری برکت علی پالوا مرحوم و مغفور
(ساکن بنگہ ضلع جالندھر)
۴۲-ایل/۲ پاکستان ایمپلائیز ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ (پاکستان)

۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۰ھ
مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء
جمعۃ الوداع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسہیل الفرقان کے متعلق علمائے کرام کی گرامی قدر رائیں

(۱) شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد: قرآن کریم کے جہاں اور بہت سے لفظی و معنوی اعجاز ہیں وہاں یہ خصوصیات بھی قرآن کریم کا ایک مستقل معجزہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت میں بے شمار عنوانات سے اس کتاب حکیم کی خدمات کی جا چکی ہیں۔ اور ہر خدمت پر یقین سا ہو جاتا ہے کہ اب تمام پہلوؤں سے خدمات کی تکمیل ہو چکی اور اب کوئی عنوان باقی نہیں رہا۔ لیکن حق تعالیٰ جن کو یہ امتیازی سعادت عطا فرمانا چاہتے ہیں بالکل وہبی اور الہامی طریقہ پر خدمت کا کوئی نہ کوئی نیا عنوان دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

اللہ کے انہی مقبول بارگاہ بندوں میں سے جن کو قرآن کریم کے اشتغال اور کسی نئی خدمت کا موقع عنایت فرمایا گیا ہے جوان صالح، فہیم و فطین اور پرجوش مبلغ مولوی محمد حسین صاحب پالوا بھی ہیں جنھوں نے اپنی سرکاری اور محکمہ جاتی مصروفیات کے باوجود انتہائی ذوق و شوق اور بڑی کاوش و محنت کے ساتھ قرآن کریم کی یہ انوکھی خدمت پیش کی ہے۔ حق تعالیٰ اس علمی سرمایہ کو ہدایت عام و خاص کا ذریعہ فرما دیں اور مؤلف سلمہ کو اجر جزیل عطا فرما دیں۔ آمین۔

اس کتاب کی ندرت اور جدت کو دیکھ کر جی چاہا کہ لفظاً لفظاً پوری کتاب کا

مطالعہ کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ میری گوناگوں مصروفیات نے مجھے اس علمی حظ سے محروم رکھا۔ تاہم سرسری طور پر جہاں کہیں سے دیکھا یہ خصوصیات نظر پڑیں :

(۱) ماشاء اللہ قرآن کریم کی کوئی آیت چھوٹی نہیں لیکن ترتیب ایسی کہ وہ مستقل ایک عنوان کے تحت نہایت ٹھوس مضمون اور یوں علیحدہ علیحدہ آیتیں ہیں۔

(۲) ہر آیت پر حوالہ و استشہاد بھی دیا گیا ہے۔

(۳) تبویب الابواب اس طرح پر کی گئی ہے کہ ہر مسئلہ جس کی نوعیت معلوم ہو اسی قسم کے باب میں آسانی سے نکل سکتا ہے۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت قرآن کریم سے مستقل ایک باب میں لکھی گئی ہے۔

(۵) ہر باب میں مسائل کو حل کیا گیا ہے اور جدید مباحث پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل علم اس قیمتی سرمایۂ علم سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔ فقط

(دستخط حضرت علامہ) شبیر احمد (صاحب) عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

۲۶ ر جیکب لائنز ۔ کراچی

(۲) اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ
سابق شیخ الادب دارالعلوم دیوبند

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ، اما بعد ۔ مدتوں سے تمنا تھی کہ قرآن حکیم کے مضامین عالیہ اس طرح شائع کئے جائیں کہ عدیم الفرصت، ذوق عربیت سے ناآشنا، اُردو داں حضرات بھی مستفید اور مستفیض ہوں۔ لیکن اپنی ہمت کے قصور کے ساتھ ہی ساتھ علمی بضاعت کی کمی نے اس خدمت کی

انجام دہی سے معذور اور محروم رکھا، بعض دوستوں سے ذکر کیا تو انھوں نے اس مقصد کی تحسین کی مگر اپنی معذوریاں پیش کیں۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے عزیز دوست مولوی محمد حسین صاحب پالوا کے مبارک قلب میں اس خیال کا القا ہوا۔ اور ممدوح نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد قرآنی مضامین کا ذخیرہ اس طرح ترتیب دیا کہ اب اس کنز مکنون کو حاصل کرنا آسان ہو گیا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ کتاب سمجھ دار اُردو داں حضرات کے لئے مفید ہے بلکہ بہت سے مضامین اس میں ایسے ہیں کہ ان عربی داں لوگوں کی نظر سے بھی اوجھل ہیں جنھوں نے قرآن کریم کا مطالعہ پورے غور اور خوض کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ ممدوح سرکاری ملازم ہیں اور ایسے محکمہ میں ہیں کہ اس کی تمام خدمات کو انجام دے لینا ہی بڑی کامیابی ہے۔ لیکن قدرت الہیہ نے آپ کو توفیق خیر کی نعمت عطا فرمائی۔ کہ دنیاوی ان گنت مصروفیتوں کے باوجود آپ نے پوری ہمت کے ساتھ تبلیغ احکام شرعیہ کی خدمت انجام دی، اور اس میں اپنی عمر کا ایک معتدبہ زمانہ گزارا، اور اب قرآنی مضامین کی تبلیغ تسہیل القرآن کی صورت میں کی، فی الحقیقت یہ کتاب جامع اور تکمیل تبلیغ کے لئے وافی ہے۔

میرے نزدیک امور ذیل اس کتاب کے لئے مابہ الامتیاز ہیں۔

(الف) ترتیب مضامین میں سادگی اور جاذبیت ہے۔

(ب) مضامین کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ہر مضمون کے ختم پر قلب اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اعمال حسنہ کے ترک پر دل میں چبھن پیدا ہو جاتی ہے۔

(ج) بہت سے ایسے مسائل بھی زیر بیان ہیں جن کی ضرورت فی زمانِنا اس لئے زیادہ ہے کہ غیر مسلموں نے ان کو "(ع) بنا خوبتر صورتے

شرح داد" کے طریقے پر مسخ کرکے بیان کیا ہے، اس کتاب کے صفحات میں ان کے جوابات اس طرح کافی دئے ہیں کہ جواب ذہن نشین ہو جاتا ہے اور شبہات کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

(د) ان سب اُمور میں جو چیز زیادہ نمایاں اور مصنف ممدوح کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ وہ یہ ہے کہ مصنف نے کلام الٰہی ہی کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ قادر مطلق ممدوح کی اس سعی کو مقبول و مشکور فرمادے۔ اور تمام مرضیات کی توفیق دے۔

(دستخط حضرت مولانا) محمد اعزاز علی (صاحب) غفرلہٗ امروہوی
۲۴ رجمادی الثانیہ ۱۳۶۷ھ یوم الاربعاء

۳ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی مفتی دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ مبلغ اسلام مولوی محمد حسین صاحب پالوا کی کتاب تسہیل الفرقان کے ایک معتدبہ حصہ کو دیکھنے کی سعادت و توفیق الحمد للہ احقر کو بھی حاصل ہوئی۔ ماشاء اللہ ایک نئے اسلوب سے قرآن کی عمدہ خدمت کی ہے جس کے ذریعہ نو تعلیم یافتہ، ملازمت پیشہ، کاروباری مسلمان تھوڑی فرصت میں مضامین قرآنیہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہجوم مشاغل کے سبب پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کرسکا۔ مگر ایک معتدبہ حصہ دیکھا اور اس میں اپنی نظر و استعداد کے مطابق کچھ مشورے بھی دئے۔

جن کو مؤلف سلمہ نے قبول کیا۔ میری نظر میں یہ کتاب واعظین و مبلغین کے لئے نہایت مفید اور نو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مضامین قرآنیہ سے مناسبت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف سلمہ کو جزائے خیر اور اس تصنیف کو مقبولیت عامہ عطا فرماویں۔ واللہ الموفق والمعین۔

بندہ محمد شفیع مفتی دیوبند
تنزیل کراچی ۱۳۲ وکٹوریہ روڈ ۱۳ر شعبان ۱۳۶۸ھ

(۴) حضرت مولٰنا مناظر احسن صاحب گیلانی سابق صدر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔

"تسہیل الفرقان" نامی کتاب کے ذریعے سے قرآن حکیم کی جس گراں قدر خدمت کی توفیق مولوی ابو البشیر صاحب پالوا کو میسر آئی ہے، خاکسار نے جستہ جستہ مقامات سے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ اور دیباچہ میں مولٰنا نے جن مقاصد اور فوائد پر بحث کی ہے وہ بھی میری نظر سے گذرے، واقعہ یہ ہے کہ مقاصد و اغراض کے لحاظ سے یہ کام بڑا اہم تھا، اس سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی ناقص کوششیں کی ہیں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس سلسلہ میں مولٰنا ابو البشیر صاحب کا کام گذشتہ خدمات کے مقابلہ میں بہت زیادہ جامع اور مکمل ہے۔ جن جن مقامات کو خصوصی طور پر کھول کر میں نے پڑھا یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قرآن فہمی میں سلف صالح کی راہ پر چلنے کی مولٰنا نے کوشش فرمائی ہے۔ اور جو حاصل قرآنی الفاظ کا اپنی زبان میں مولٰنا نے ادا فرمایا ہے۔ اگرچہ اس کو

قرآن کا لفظی ترجمہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن قرآنی الفاظ کے احاطہ سے وہ خارج بھی نہیں ہے۔ بہر حال سب سے بڑی ضمانت مضامین کی صحت کے لئے میرے نزدیک یہ ہے کہ ملک کے مشہور فاضل جلیل مولانا اعزاز علی صاحب استاذ دار العلوم دیوبند نے تفصیلی طور پر اس کتاب کے ہر حصّہ کو دیکھ کر صحت کی توثیق فرمائی ہے۔

مجھے امید ہے کہ مولانا کی اس بروقت خدمت سے مسلمانوں کو اپنی زندگی کے اس نازک دور میں بڑی مدد ملے گی، زندگی سے جو مایوس ہیں، ان کے لئے یہ کتاب امید کا ایک زندہ پیغام ہے۔ قرآنی تعلیمات کو زندگی کے اندر شریک کرنے کی یہ بہترین صورت ہے کہ ہم ہر بات میں قرآنی مشوروں کو پہلے سمجھا جائے۔ اور پھر ان کو اعلیٰ زندگی کا جزو بنایا جائے۔ بہر حال حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولانا کی اس مخلصانہ خدمت سے وہ راضی ہو اور حسن قبول عوام و خواص میں اس کو عطا فرمائے۔ فقط۔

نیازمند مناظر احسن گیلانی

⑤ عالیجناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب سابق لاء پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن (حال مقیم پیرس۔ فرانس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قرآن مجید جب ہر زمانے کی رہنمائی کے لئے ہے تو ناگزیر ہے کہ اس کو ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق پیش کیا جاتا رہے، آج کل بحمد اللہ مسلمانان عالم میں ہر جگہ یہ طلب، خاص کر نوجوانوں میں بڑھ رہی ہے کہ قرآن مجید سے براہ راست استفادہ کریں اور اپنی ضرورتوں کا حل خود معلوم کریں۔

قرآن مجید کے مضامین کو باب وار طور پر مرتب کرنے کے باعث تلاش

کرنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ اور اس نقطۂ نظر سے سب سے زیادہ جامع رسالہ جو آج تک میری نظر سے اُردو میں گذرا یہی ہے۔ سالہا سال کی محنت کے باعث یہ ضخیم تالیف تیار ہوئی ہے اور خدا نے چاہا تو عرصۂ دراز تک کارآمد رہے گی۔

(دستخط) محمد حمید اللہ۔ جامع عثمانیہ

۱۶ رجب ۱۳۶۷ھ

⑥ عالیجناب خان بہادر بدرالدین احمد صاحب سابق اسپیشل آفیسر برائے تعلیم مسلمانانِ بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کراچی۔ مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ

اما بعد۔ تسہیل القرآن قرآن کریم سے متعلق اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب پالوآ نے اس کو تالیف کر کے قوم وملت کی ایک قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ قرآن کے مضامین مختلف ابواب میں مفید عنوانوں کے ماتحت سورتوں، آیتوں اور رکوعوں کے حوالے کے ساتھ سلیس زبان میں بیان کئے گئے ہیں جو اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

مجھے امید ہے کہ جو حضرات بدقسمتی سے کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت سے غافل رہتے ہیں ان کو تسہیل القرآن کے پڑھنے سے اپنی غفلت کا احساس ہونے لگے گا اور ان کے دلوں میں تلاوتِ قرآن کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے!

(دستخط) بدرالدین احمد

(۷) حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ خیر المدارس - ملتان شہر

(الف) السلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں - اللہ تعالیٰ نیک جزا دے اور تائید غیبی شامل حال رکھے - آمین -

(دستخط) خیر محمد ملتان ۱۸ ۸/۷۸ھ

(ب) السلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپ کی فرستادہ کتابیں پہنچ گئی تھیں - آپ نے جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے بہت مفید اور اشاعت کلام اللہ کی ایک نادر صورت ہے - ترقی مدارج کے لئے دعا کرتا ہوں اور دعا چاہتا ہوں - والسلام

(دستخط) خیر محمد ملتان ۶ ۹/۷۸ء

ف : دہلی کی لمبائی شمالاً جنوباً ہے - وہاں دو بزرگ ایک جنوبی سرے پر بستی حضرت نظام الدینؒ میں اور دوسرے شمالی سرے پر خیبر مارکیٹ کی پہاڑی والی مسجد میں مقیم تھے - ان سے مخلوق خدا کو بہت زیادہ فیض پہنچتا تھا - احادیث میں پڑھا کرتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلا کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نشیب میں اتر رہے ہیں - یہ بات عملی طور پر ان دونوں بزرگوں کی چال میں مشاہدے میں آئی - ان میں سے ایک بزرگ تو مورخہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۴۴ء بروز جمعرات بوقت صبح صادق اللہ کو پیارے ہوگئے اور دوسرے قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے مستقل طور پر مکہ معظمہ میں جا بسے - ان دونوں بزرگوں کی رائے ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہے :-

(۸) سیدی و مرشدی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی نبی اللہ۔ بندہ ناچیز بندہ محمد الیاس غفرلہ ولوالدیہ ولاساتذہ ولمشائخہ ولمحبیہ نے اپنے محب دین دار مخلص دوست محمد حسین صاحب کا رسالہ کہیں کہیں سے کچھ کچھ بغور سنا۔ بہت دل خوش ہوا مضمون خوشگوار اور اچھا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ کے رسالوں اور تصانیف میں برکت دے اور قبولیت اور ذات گرامی سرائے سیوع فیوض مودع فرمادیں۔

بندہ نحیف ضعیف مسکین محمد الیاس عفی عنہ

حضرت والا نے مندرجہ بالا سطور اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرماکر یہ دعا دی اور تقاضہ فرمایا کہ اس کو بھی لکھ دیا جائے :۔

"آپ نے بہت ہی اچھا کیا جو یہ مضامین لکھے۔ ان کی بہت ہی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دیں، قبول فرمادیں، نفع پہنچادیں۔ یہ مضمون بہت ضروری اور قابلِ اشاعت ہے"

حضرت والا کے سامنے اسی وقت یہ الفاظ لکھ کر حضرت والا کو سنادئے گئے۔

ابو البشیر پانوا عفی عنہ

۱۴ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۴۲ء (بروز سہ شنبہ)

(۹) حضرت مولانا الحاج خواجہ احمد غزالی صاحب مدظلہ العالی
مقیم مکہ معظمہ

۲۴ محرم الحرام ۷۲ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کی ارسال شدہ کتاب تسہیل الفرقان

بعد مدت دراز کے مجھ کو ملی۔ اس وقت میں سخت بیمار تھا۔ اس اثنا میں متعدد حصہ چند ایک جگہ پڑھ کر نہایت ہی مسرت ہوئی۔ بیمنا نتہ دل سے دعا نکلی جزاک اللہ احسن الجزا۔ ربّ العزت آپ کی کوششیں اس بہترین تصنیف کو مقبولیت عامہ عطا فرماوے کہ اہل علم حضرات خواص اس قیمتی سرمایہ سے خوب فائدہ حاصل کرے بلکہ عام مسلمانوں کے نفع حاصل کرنے کے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ فھی سعادت مندی آپ کی اس بے بہا تصنیف کو اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے۔ کہنے والے نے خوب کہا ؎

خیر کن اے فلاں غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماد

نوٹ: کتاب کا حصہ سیاست بعنوان آئینِ خداوندی شائع ہوا۔ اس کے بارے میں بعض حضرات علماء کرام کی گرامی قدر رائیں ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱۰) حضرت مولٰنا الحافظ فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی

مولٰنا پالوا صاحب علمی اور دینی حلقوں میں ایک متعارف شخصیت ہیں۔ ان کی تصنیف اور تالیف ہر طبقہ میں دادِ تحسین حاصل کرچکی ہے۔ میرے پیشِ نظر اس وقت ان کی ایک عظیم اور سب سے اہم تصنیف "آئینِ خداوندی" ہے۔ میں نے بالاستیعاب دیکھا۔ انہوں نے جس محنت، عرق ریزی اور دماغ سوزی سے یہ تالیف ملک کے سامنے پیش کی ہے اس کا اعتراف نہ کرنا کفرانِ نعمت کے مرادف ہے۔

قرآنی علوم کے اس بحرِ ناپیدا کنار میں علماء اسلام اور غیر مسلم زعماء نے جو غوطہ لگائے ہیں اور جو نوادرات مہیا کر کے ملک کو دئے ہیں، وہ بھی تاریخ کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ لیکن اس الہامی کتاب کی تشریح و تفسیر صبح محشر تک چلتی رہے گی۔

مولوی پالوا صاحب نے اس عبرت فراموش عہد میں دورِ حاضر کے الحاد اور دہریت زدہ ماحول میں آئینِ خداوندی کے جو اجزا اور دستور پیش کئے ہیں وہ جدید دَور کے متلاشیانِ علوم کے لئے چشمہ بصیرت ہے۔ خصوصاً وہ یورپ زدہ حضرات جو بدقسمتی سے اپنا یہ عقیدہ بنائے بیٹھے ہیں کہ قرآن میں مکمل دستور کا کوئی خاکہ ہے اور نہ اس کتاب میں زندگی کے اہم مسائل کا کوئی حل ہے، ان کی تسلی اور تشفی کا پورا سامان اس کتاب میں موجود ہے۔ پالوا صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ملک کی ایک بہت بڑی علمی ضرورت پوری کر دی ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خداتعالیٰ ان کے ایمان پرور قلم کو مزید قوت عطا کرے تاکہ وہ اس قسم کے جواہر پارے ملک کے لئے مہیا کرتے رہیں۔ ہم اہل علم طبقہ کو عموماً اور قرآنی علوم سے گہری عقیدت اور دلچسپی رکھنے والے حضرات اور احباب سے دردِ دل کے ساتھ یہ گذارش کرتے ہیں کہ مذکورہ کتاب وہ ضرور خرید کر مؤلف کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اس کتاب سے کوئی گھرانا اور کوئی علمی، اسلامی لائبریری خالی نہ ہونی چاہیئے۔ جدید طبقہ کی ذہنی اصلاح کے لئے یہ کتاب بڑی مفید اور ثمرآور ثابت ہو گی۔

(دستخط) فضل احمد غفرلہٗ
۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

(۱۱) حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب بلوچ مہتمم مدرسہ احرار الاسلام۔ ریکسر لائن چاکیواڑہ کراچی

تسہیل الفرقان اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جو مؤلف نے کاوشوں سے بطرز جدید و مفید قرآنی متحد مقاصد آیتوں کو ترتیب دیا ہے۔ مولوی پالوا صاحب اس خدمت دینی کے لئے قوم کی طرف سے ہمت افزائی کے مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر جزیل اور اس کتاب کو مقبولیت عام عطا فرمادیں۔ آمین!

(دستخط) محمد عثمان بلوچ عفرلہٗ ۳ ۱۲/۷۹ھ

(۱۲) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ العربیہ الاسلامیہ مسجد نیوٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

"آئین خداوندی" کتاب مصنفہ جناب ابوالبشیر صاحب پالوا چند مقامات سے دیکھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہر دور اور ہر نسل اور ہر مزاج کے لئے قرآنی خدمت ظہور میں آتی رہتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت پوری ہو اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے خبر نہ ہوئی۔

موجودہ نسل کے جس مقصد کے لئے کتاب لکھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور مفید خدمت ہے۔

(دستخط) محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ
۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

(۱۳) حضرت مولٰنا حکیم محمد احسن صاحب فخری براہیمی
بہار کالونی بلاک ۹ ۱۳۴/۱ کراچی ۲

۷۸۶

میں نے عالی جناب حضرت مولٰنا ابو البشیر صاحب پالوا افاض اللہ علینا فیوضہ کی کتاب آئین خداوندی کو شروع سے آخر تک بغور مطالعہ کیا۔ کتاب بہت محبت سے نئے اسلوب سے بہت ہی عمدہ لکھی گئی ہے۔ انداز بیان بہت ہی دلکش اور انوکھا ہے۔ ایسی کتاب اس مضمون پر اب تک میری نظروں سے نہیں گذری۔ آیات قرآنی اور احادیث مصطفوی سے روزمرہ کے تمام اصول و قواعد کو سلیس اُردو میں بہت ہی واضح طریقہ سے بیان کیا ہے۔ حضرت مصنف نے بہت ہی محنت اور جانفشانی سے یہ کام کیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور سب کو اس کے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مصنف کو جزائے کامل عطا فرمائے۔

(دستخط) محمد احسن غفرلہٗ

معزز اراکین مملکت پاکستان اور دیگر مشاہیر حضرات کے تاثرات

(۱) صدر مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب

دام اقبالہٗ بدوام مملکت پاکستان

ہمارے محبوب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب کی خدمت میں تسہیل الفرقان کا مکمل سیٹ ہمارے کرمفرما جناب انور شیخ صاحب نے ایوانِ صدر میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء مطابق ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ بروز چہارشنبہ دن کے پونے بارہ بجے پیش کیا۔ شیخ صاحب کی اس ملاقات کا ذکر ۱۱ فروری ۱۹۶۰ء کے ڈان اخبار میں موجود ہے۔ قبلہ شیخ صاحب نے واپس تشریف لاکر جو کچھ بتایا اس سے ہمارے محبوب صدر کی دینی عقیدت اور قرآن کریم کے ساتھ خصوصی لگاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ قبلہ شیخ صاحب نے بتایا :۔

"میں نے آپ کا ہدیہ صدر کی خدمت میں پیش کردیا۔ صدر نے کھڑے ہوکر اس کو نہایت ادب سے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا، پھر چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا، پھر بیٹھکر نہایت ادب سے اس کو کھولا، خط کو پڑھا اور کتابوں کو متعدد مقامات سے کھول کر بغور پڑھا اور ارشاد فرمایا :۔

میری طرف سے ان کو السّلام علیکم اور دلی شکریہ پہنچا دیجئے۔
میں ان کتابوں کو پورا پڑھوں گا۔

بوقت روانگی صدر نے پھر اپنے متذکرہ بالا الفاظ کو دُہرایا "

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب صدر کو عمر درازعطا فرمائے

اور آپ کے ذریعے اسلام کے تمام عالم میں پھیلنے کی صورتیں پیدا فرمائے۔ آمین!
ازاں بعد صدر نے وزارتِ تعلیم کو اس کتاب کی افادیت کی طرف متوجہ فرمایا جس پر جناب ایس ایم شریف صاحب سکریٹری وزارت تعلیم نے ۷ ار مارچ سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعرات دن کے تین بجے مؤلف کتاب کو ملاقات کی دعوت دی اور پچیس منٹ تک اس کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت ہوتی رہی۔ محترم شریف صاحب نے وعدہ فرمایا کہ ہم مغربی اور مشرقی پاکستان کے پبلک انسٹرکشنز کے دونوں ڈائریکٹروں کو خطوط کے ذریعے اس کتاب کی افادیت کی طرف متوجہ کریں گے اور اس کی اطلاع سرکاری طور پر آپ کو بھی دیں گے نیز جب بھی موقع ہوا اور ایسا کوئی فنڈ ہمارے نوٹس میں آیا تو اس سے یہ کتابیں خرید کر تقسیم کرنے کی صورت بھی کریں گے۔

(۴) عالیجناب لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان صاحب دام اقبالہٗ

مجھے آپ کی کتاب ملی جو قرآن پاک اور اس دستورِ حیات پر مبنی ہے جو تمام انسانیت کی ہدایت اور ہر زمانے کے لئے عطا کیا گیا، تاکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے، کی زندگی کو شاندار بنایا جا سکے اور وہ انصاف، مساوات اور رواداری کے اصولوں پر عمل پیرا ہو۔
اُمید ہے کہ آپ نے اس کتاب کا ایک نسخہ دستور کمیشن کے صدر کو بھی بھیجا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کتاب کو پسند فرمائیں گے۔
میں آپ کی اس محنت کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ یہ کتاب اُردو زبان میں ان دل پذیر اصولوں کے مطالعہ میں مدد دے گی جو زندگی کا مکمل لائحہ عمل پیش کرتے ہیں جسے دستور حیات کہا جاتا ہے۔

میں اس کتاب کو ایک بیش قیمت تحفہ کے طور پہ عزیز رکھوں گا۔

آپ کا مخلص

(دستخط) محمد اعظم خاں

(۳) عالیجناب جسٹس محمد منیر صاحب ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان

مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب آئین کمیشن کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

(۴) جناب عبدالمجید صاحب سیکرٹری آئین کمیشن پاکستان

کتاب کی موصولی پر میں ممبران آئین کمیشن کا شکریہ آپ تک پہنچاتا ہوں جنھیں یہ اُمید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ان کے مباحث اور نتائج کے اخذ کرنے میں مفید ثابت ہوگا۔

(۵) جناب محمد شریف صاحب ریٹائرڈ سیشن جج و ممبر آئین کمیشن

میں مشکور ہوں کہ براہِ مہربانی آپ نے کتاب "آئین خداوندی" مجھے بھیجی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ہمارے آئین کمیشن کے کام میں بہت معاون ثابت ہوگی۔

(۶) جناب محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری تنظیم مسلمانانِ عالم

میں ایک ایسی کتاب کی تلاش میں تھا جو قرآن کریم اور حدیث شریف سے مضامین اخذ کرنے میں مفید ثابت ہو۔ لیکن آئینِ خداوندی کی موصولی تک مجھے

کوئی ایسی کتاب دستیاب نہ ہو سکی۔

موجودہ دور میں مسائلِ زندگی ایک دوسرے سے ایسے گتھے ہوئے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ وہ اسلام کے تمام شعبوں سے مکمل واقفیت حاصل کر سکیں۔ انھیں یہ دِقت اس لئے بھی پیش آتی ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف کا اشاریہ (انڈکس) موجود نہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے آپ نے جو کام کیا ہے میں اس پر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

میں ان لوگوں کے لئے جو اسلام سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتا ہوں۔

نوٹ: اس کے علاوہ وزرائے دولتِ پاکستان کی طرف سے بھی پسندیدگی اور شکریئے کے خطوط موصول ہوئے اور مختلف اخبارات نے بھی بہت عمدہ ریویو لکھے جو طوالت کے ڈر سے یہاں درج نہیں کئے گئے۔

قطعۂ تاریخ

نتیجۂ فکر عالیجناب سید محمد ایوب علی صاحب ایم اے کوکب شادانی

چناں ترتیب دادہ پالوا آیاتِ قرآں را
تو گوئی باعراقِ قلب پیوستہ رگِ جاں را
چہ ترتیبے کہ آساں کردہ استخراجِ ہر مضمون!
چہ تفسیرے کہ روشن می کند چشم و دل و جاں را
چساں باشد براہِ حق قدم برداشتن ممکن
اگر یک ذرہ نشناسی حدودِ راہِ عرفاں را
کتابے یا چراغے ہست در دستت نگاہے کن
بخواں ایں را چہ خواہی یافتن اسرارِ یزداں را
بترتیبِ مضامیں سلکِ مروارید را ماند
بہ تسہیلِ معانی ضو دہد آئینہ جاں را
ببیں تسہیلِ فرقاں را کہ تو دیگر کجا بینی
فراہم ساختہ یکجا بہارِ صد گلستاں را
پئے تاریخ طبعش بست و نہ کم کردم و گفتم
نمودہ سہل کلکِ پالوا تفہیمِ قرآں را

۱۳۹۷ − ۲۹ = ھ ۱۳۶۸

نوٹ: تسہیل الفرقان کی جلد اول ۱۳۶۸ھ میں شائع ہوئی تھی اور جب ہی سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

تعارُف

اَزجَناب کوکب شادانی صاحب

مولوی پالوا صاحب نے جو کی سعیِ بلیغ

(۱)

کارِ دشوار کو اللہ نے آسان کیا

اللہ اللہ، یہ ترتیبِ مضامین کوکب

خردِ پختہ کا ہر لفظ نے اعلان کیا

مرتب کئے حضرتِ پالوا نے

(۲)

مضامینِ قرآں بہ تسہیلِ فرقاں

نظیر اس کی ملتی ہے دشوار کوکب

کیا اس نے تفہیمِ قرآں کو آساں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

باب ۱۔ محاسبۂ اعمال

۱۔ دعوتِ فکر و تصحیحِ نیّت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱	۱۔ اے ایمان والو! اپنے اعمال کا محاسبہ کر کے دیکھ لیا کرو کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور ایسے لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ ایسے ہی لوگ نافرمان ہوتے ہیں۔	۵۹	۳	۱-۲۰
۲	۲۔ انسان کی کوششیں مختلف ہیں۔	۹۲	۱	۴
۳	۳۔ اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ اس کی کوشش ضرور دیکھی جاتی ہے۔	۵۳	۳	۷-۸

ف اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے:۔

(۱) حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کیلئے ہے، اس کی ہجرت خدا اور رسول کے لئے (شمار) ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا (کا مال) حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی شے کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ترکِ وطن کیا" (مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	## ۲۔ اللہ کو سب خبر ہے			
۴	۱۔ ہر شخص اپنے اپنے ڈھنگ پر عمل کرتا ہے تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ صحیح راستے پر کون ہے۔	۱۷	۹	۷
۵	۲۔ وہ بندوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔	۲	۱۷	۳
		۶	۱۶	۳
۶	۳۔ وہ تو جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔	۲	۱۳	۷
۷	۴۔ وہ تمہارے تمام کاموں کو دیکھتا ہے اور ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔	۵۷	۱	۴
۸	۵۔ غرضیکہ وہ بندوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔	۳۹	۷	۷
	## ۳۔ اعمال لکھے جاتے ہیں			
۹	۱۔ کیا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے بھید اور مشوروں کو نہیں جانتے؟ کیوں نہیں؟ (یقیناً جانتے ہیں)۔ بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔	۴۳	۷	۱۳
۱۰	۲۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنے نگہبان فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں۔	۶	۸	۱
		۸۶	۱	۴
۱۱	۳۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔	۸۲	۱	۱۰-۱۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۲	۴- (یہ فرشتے ہر انسان کے ساتھ دو دو رہتے ہیں) ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف - یہ فرشتے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور انسان کا ہر ہر لفظ بولنے کے ساتھ ہی لکھ لیتے ہیں -	۵۰	۲	۲-۳
۱۳	۵- جو کچھ آگے بھیجا ہے وہ بھی لکھتے ہیں اور جو پیچھے چھوڑا ہے وہ بھی -	۳۶	۱	۱۲
۱۴	۶- یہی لکھے ہوئے دفتر قیامت کے دن کتاب ناطق (یعنی بولتی ہوئی کتاب) ہوں گے -	۴۵	۴	۳

۴- جزا و سزا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۵	۱- قیامت کے دن یہی اعمال نامے (جن کا ذکر اوپر گذرا) ایک لکھی ہوئی کتاب کی شکل میں سامنے ہوں گے (اور ارشادِ خداوندی ہوگا کہ) اپنی کتاب (خود) پڑھ لو- آج کے دن تم خود ہی اپنا اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہو-	۱۷	۲	۳-۴
۱۶	۲- یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے کام ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے- ہم تمہارے اعمال (ساتھ کے ساتھ) لکھواتے جاتے تھے -	۴۵	۴	۳
۱۷	۳- جن لوگوں کو ان کے اعمالنامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے وہ (نہایت سرور وانبساط سے) اپنے اعمالنامے پڑھیں گے -	۱۷	۸	۱
۱۸	۴- (اور دوسروں کو بھی دکھاتے پھریں گے اور کہیں گے) لیجئے صاحب ہمارا اعمالنامہ تو پڑھئے- ہم نے دُنیا میں اس بات کا	۶۹	۱	۱۹-۲۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	خیال رکھا تھا کہ ہم کو ہمارا حساب ملے گا۔ پس وہ لوگ اپنی من مانی گذران میں اونچے باغات میں ہوں گے۔ جن کے میوے جھکے پڑتے ہوں گے اور ارشاد ہوگا کہ خوب کھاؤ اور پیو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو گذرے ہوئے دنوں میں تم نے آگے بھیجا تھا۔			
۱۹	۵۔ اور جس کسی کو اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں ملیگا وہ (حسرت وافسوس کے مارے) کہے گا۔ کیا ہی اچھا ہوتا جو میرا اعمالنامہ مجھے نہ ملتا اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کسی طرح وہی موت مجھ کو ختم کر دیتی (جو دُنیا میں آئی تھی)۔ ہائے افسوس!! میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ میری حکومت بھی مجھ سے جاتی رہی۔ (ارشادِ خداوندی ہوگا) اس کو پکڑو پھر طوق پہناؤ۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستّر گز ہے اس کو جکڑ دو۔ کیونکہ یہ شخص اللہ عظیم پر یقین نہ لاتا تھا اور فقیر کے کھانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔ آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں اور اس کو زخموں کے دھوون کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا جس کو خطاکاروں کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھاتا۔	۶۹	۱	۳۷-۲۵
۲۰	۶۔ قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے اور کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اگر کسی کا عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو بھی لے آئیں گے	۲۱	۴	۶
۲۱	۷۔ جن (کے اعمال) کی تولیں بھاری ہوں گی وہ فلاح یافتہ ہوں گے اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی یہ وہی لوگ ہوں گے	۷	۱	۹-۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جنھوں نے اپنا نقصان کیا ، اس واسطے کہ وہ ہماری نشانیوں سے انکار کرتے تھے ۔			
۲۲	۸ - غرضیکہ ہر کوئی اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ پالے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی ۔	۳ ۳	۳ ۱۷	۵ ۶
۲۳	۹ - اللہ تعالیٰ کو بندوں کے عملوں کی پوری خبر ہے ۔	۳۹	۷	۷
۲۴	۱۰ - (اس لئے ٹھیک ٹھیک) وہی بدلے گا جو دونوں ہاتھوں نے کمایا ہے ۔	۲۲	۱	۱۰
۲۵	۱۱ - اگر کوئی شخص اپنے (نیک اعمال) کا بدلہ دُنیا میں چاہتا ہے تو اللہ کے ہاں تو دُنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے ۔	۴	۱۹	۸
۲۶	۱۲ - جو کوئی اپنے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہتا ہے اسے دُنیا میں مل جاتا ہے اور جو آخرت میں چاہتا ہے اُسے آخرت میں مل جائے گا ۔	۳	۱۵	۲
۲۷	۱۳ - (ہاں یہ بات ضرور ہے کہ) جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کے لئے اس کی کھیتی اور زیادہ کردی جاتی ہے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اس کو ہم دنیا میں دیدیتے ہیں اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ۔	۴۲	۲	۱

۵ - مومنوں کے اعمال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸	۱ - جو شخص ایمان لاکر اچھے عمل کرتے ہم اس کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔	۱۸	۴	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹	۲- بلکہ نیک عمل مومنوں کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتے ہیں۔	۴	۲۴	۲
۳۰	۳- ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے ہیں اور ان کے حال کو سنوار دیتے ہیں اور ان کے بہتر سے بہتر کاموں کا بدلا ان کو دیں گے اور ان کو باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔	۴۷ ۲۹ ۶۴	۱ ۱ ۱	۲ ۷ ۹
۳۱	۴- تم میں سے جو کوئی نیک عمل کرے گا، وہ مرد ہو چاہے عورت، ہم اس کو حیات طیبہ (پاکیزہ زندگی) عطا کریں گے اور ان کے اچھے کاموں پر ان کا حق ادا کریں گے۔	۱۶	۱۳	۸
۳۲	۵- ان کا حق تل بھر بھی ضائع نہ ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں سے بے حساب روزی پائیں گے (ہمارا یہ قانون سب کے لئے یکساں ہے) چاہے وہ مرد ہو یا عورت (شرط صرف یہ ہے کہ) وہ ایمان دار ہو۔	۴ ۴۰	۱۸ ۵	۹ ۳

۶-کفار کے اعمال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۳	۱- کفار کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ باطل کی پیروی کرتے ہیں۔	۴۷	۱	۳،۱
۳۴	۲- اور انھوں نے اللہ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کیا۔	۴۷	۱	۹-۸
۳۵	۳- شیطان ان کے اعمال کو مزین کر دیتا ہے۔	۶	۵	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۶	۴۔ان کے اعمال کی مثال تو ایسی ہے جیسے جنگل میں ریت ہو اور کوئی پیاسا آدمی دور سے دیکھ کر اسے پانی سمجھے اور اس کی طرف آئے۔مگر جب وہاں پہنچے تو (سوائے ریت کے) وہاں کچھ بھی نہ پائے۔	۲۴	۵	۵
۳۷	۵۔یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے اور گہرے دریا میں لہر پر لہر چڑھی آتی ہو اور اس کے اوپر بادل ہو اور اس طرح اندھیرے پر اندھیرا چھایا چلا جاتا ہو اور ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا ہو۔	۲۴	۵	۶

باب۲۔ اخلاق

۱۔اخلاق اور قرآن

(۱) تمہید

کسی قوم کی نہ صرف ترقی بلکہ بقا کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس کے اخلاق انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے بلند ہوں۔جس قوم کی اخلاقی حالت پست ہو گی وہ دنیا میں کبھی سربلند نہیں ہو سکتی۔اخلاق کی درستی ہی پر زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح موقوف ہے۔اخلاق حمیدہ ہی سے ایک ملک تجارتی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے اور اچھے اخلاق ہی سے حکومت کو چلانے والے افراد نظام حکومت کو بطریقِ احسن چلا سکتے ہیں۔اعلیٰ اخلاق ہی قوموں اور نسلوں کے ذہنی ارتقا کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان ہی پر بلند پایہ قوموں کی بنیادیں قائم ہوتی ہیں۔جس قوم کے اخلاق درست نہ ہوں وہ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی اپنے آپ کو زندہ اور خوددار قوم تصور کرنے کا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

حق نہیں رکھتی۔ اس اصول کو مذہب اسلام میں ایسا اہم قرار دیا گیا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ "قرآن نازل ہی اس لئے ہوا کہ دنیا کو اخلاقِ حمیدہ کی تعلیم دے کر اس کے بسنے والوں میں بلند و برتر اخلاق پیدا کر دے" تو بے جا نہ ہوگا۔

---

(۲) اخلاق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شخص نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ قرآن ہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ہے۔ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب ؐ! آپ تو بہت ہی بلند اور اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۸	۱- اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ٥	۶۸	۱	۴

اس آیت کریمہ اور حدیث شریف کو ملانے سے پتہ چلا کہ سارے کا سارا قرآن اخلاق ہی اخلاق ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم میں اخلاقِ عظیم پیدا کرنے کا پروگرام موجود ہے اور جو شخص بھی تعلیماتِ قرآنی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کا اخلاق بلند ہوگا۔ ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی بھی قرآن کریم کا زیادہ عالم اور عامل نہیں ہو سکتا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے اعلیٰ و برتر ٹھہرا۔ جب ہی تو خود اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاقِ عظیم کی تعریف فرما رہے ہیں ۵

محمدؐ سے شانِ خدا پوچھو ۔۔۔ اور خدا سے پوچھو شانِ محمدؐ

نمبر شمار	مضمون

(۳) اُصولِ اخلاق

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو کہیں سابقہ واقعات ہیں، کہیں ایمان اور قیامت کا ذکر ہے، کہیں جہاد کے احکام ہیں، کہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے۔ مستقل طور پر تو اخلاق کا بیان قرآن کریم میں بہت تھوڑے مقامات پر ہے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کیوں فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہے؟ بصیرت ایمانی کے ساتھ قرآن کریم کے جملہ مضامین پر نظر ڈال لیے۔ تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اس سوال کا جواب خود بخود ذہن میں آجائے گا۔ سارے قرآن کو بسم اللہ کی (ب) سے الناس کے (س) تک پڑھ جائیے۔ چھ قسم کے مضامین آپ کو بہت کثرت سے جگہ جگہ ملیں گے۔ (۱) پیدائش انسانی کی حقیقت (۲) خدا تعالیٰ کی صفات (۳) احسانات خداوندی کا تذکرہ (۴) موت اور قیامت کا بیان (۵) سابقہ واقعات اور (۶) مختلف احکام خداوندی۔

بس یہی اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کے چھ اصول ہیں۔ جو ذرا تفصیل کے ساتھ آئندہ عنوانات کے تحت ہدیہ ناظرین ہیں۔

۲- اخلاقِ حمیدہ کے اُصول

(۱) اپنی حقیقت کو پہچاننا

حدیث شریف میں آیا ہے: "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔"

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(جو شخص اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کو بھی پہچان لیتا ہے) اور جو شخص اپنے متعلق اپنی اصلی حالت سے بڑھ چڑھ کر غلط اندازے قائم کر لیتا ہے اس کی طبیعت میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ کبھی معرفتِ الٰہی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کسی شخص کے دماغی توازن کو درست رکھنے اور اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اپنے نفس کو پہچانے۔ اپنے نفس یا اپنی حقیقت کو پہچاننے میں تین چیزیں مانع ہوتی ہیں، (۱) اپنی پیدائش کا دھیان نہ رہنا (۲) اپنے خاندان کی بڑائی پر اترانا اور (۳) مال و اولاد کی کثرت سے دھوکے میں آکر متکبّر ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ نے مرضِ تکبّر کے علاج کے لئے ان تینوں اسباب کی طرف حضرتِ انسان کو قرآن کریم میں بار بار مختلف انداز سے متوجہ فرمایا ہے:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹	۱- پیدائشِ انسانی — کیا انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا نہیں گذرا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے اس کو ملے ہوئے نطفے سے پیدا کر کے سننے اور دیکھنے والا بنا دیا تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں۔	۷۶	۱	۱-۲

اس کے علاوہ اور بہت سے مقامات پر باری تعالیٰ نے حضرت انسان کو اس کی پیدائش کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ تاکہ وہ یاد رکھے کہ اس کی اصل ایک ایسی حقیر چیز سے ہے جو اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ ایسا نجس ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ انسان کو چاہیئے تھا کہ اپنی اصل کو یاد کر کے احسانِ خداوندی کے سامنے شرمندہ اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے پشیمان ہوتا۔ لیکن شرمندگی اور پشیمانی تو درکنار اب حضرت کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ آنجناب نطفے جیسی حقیر چیز سے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

پیدا ہوئے ہیں اور بچپن میں ایسی حالت سے گزرے ہیں کہ نہ پیشاب سے بچنے کا ہوش تھا اور نہ پاخانے کی نجاست سے اپنے آپ کو بچانے کا شعور۔ منہ پر مکھی بیٹھ جاتی تو سوائے رونے کے کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اب وہی انسان پورا آدمی بن کر ہر معاملے میں جھگڑنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھی بھول گیا اور طرح طرح کی مثالیں بیان کرنے لگا اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر، آخر مرکر قیامت کے دن اس کے سامنے حاضر ہونا ہے تو کہتا ہے۔ اجی صاحب! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور ایسا کون ہے جو مرنے کے بعد گلی سڑی ہڈیوں سے پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دے۔ اس ناہنجار اور ناشکرے انسان سے کہہ دیجئے کہ ہاں تجھ کو وہ پیدا کرے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ جس طرح مٹی سے تمہارے جدِ امجد حضرت آدمؑ کو اور نطفے سے تم کو پیدا کرنا جانتا ہے، بالکل اسی طرح قبر میں پڑی ہوئی ہڈیوں، گنگا جمنا میں بہائی ہوئی راکھ، ہوا میں سلے ہوئے دھوئیں اور درندوں کے کھائے ہوئے گوشت پوست سے بھی تم کو پیدا کرنا جانتا ہے۔ ارے اس نے تو تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی اور تمہارے لئے آسمان و زمین بنا دیئے۔ کیا ایسا قادر خدا تمہارے جیسے انسان دوبارہ نہیں بنا سکتا؟ کیوں نہیں! یقیناً بنا سکتا ہے۔ وہی تو اصل بنانے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اسے تو جب کچھ کرنا ہوتا ہے تو کہتا ہے "کُنْ" یعنی ہوجا۔ بس وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو جناب باری تعالیٰ نے سورۂ یٰس کے اختتام پر اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۰	۲۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اس کو قطرہ منی سے پیدا کیا، پھر جب ہی وہ جھگڑنے بولنے والا ہو گیا اور ہمارے لئے مثال بیان کرنے لگا اور	۳۶	۵	۱۰-۱۴

نمبر شمار	مضمون
	اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کون ہے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر طریقہ سے بنانا جانتا ہے۔ (ہاں! وہ!!) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنا دی۔ پھر اب اس سے تم سلگاتے ہو۔ کیا جس نے زمین و آسمان بنا دیئے وہ اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے اور بنا دے؟ ہاں کیوں نہیں؟ ضرور رکھتا ہے اور وہی تو اصل بنانے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ کن کہہ دے۔ بس وہ چیز ہو جاتی ہے۔ بس اسی اللہ کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

۲۔ خاندان دوسری چیز جو انسان کو اپنی حقیقت کے پہچاننے سے روکتی ہے اس کا خاندان ہے۔ عرفِ عام میں جو خاندان بڑے سمجھے جاتے ہیں ان سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً اس وجہ سے متکبر اور بداخلاق ہو جاتے ہیں کہ ان کا تعلق فلاں بڑے خاندان سے ہے حالانکہ مذہبِ اسلام میں خاندان کی بڑائی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ہر انسان کی بڑائی اس کے اعمال پر موقوف ہے۔ کسی انسان میں تقویٰ (یعنی وہ چبھن جس سے وہ ہر کام میں خدا کا خوف اپنے دل میں محسوس کر کے گناہوں سے بچتا رہے) جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسروں سے ممتاز ہوگا اور جب درجہ اس میں کمی آتی جائے گی، اللہ کے ہاں اس کا درجہ گرتا جائے گا۔ خاندانوں کی حیثیت قرآن کی اصطلاح میں تعارف سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس حقیقت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے :-

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱	۳- اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کر کے تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دئے تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہی ہے جو زیادہ متقی ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔	۴۹	۲	۳

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے خاندان کی بڑائی پر نظر نہ رکھے بلکہ یہ دیکھتا رہے کہ اس میں تقویٰ کس درجے پیدا ہوا ہے۔ جیسے جیسے اس میں تقویٰ بڑھتا جائیگا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عزت بڑھتی جائے گی اور اس کے اخلاق اعلیٰ ہوتے جائیں گے۔

ذرا ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنے سے یہ بات ہر عالم و جاہل خوب اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ایک بھنگی کا شجرہ نسب جس انسان (حضرت آدمؑ) پر جا کر ختم ہوتا ہے، ایک بادشاہ کا شجرہ بھی اسی نفسِ واحد سے جا کر ملتا ہے۔ ایک غریب شخص جس جدامجد کی اولاد ہے، ایک امیر اور بڑے خاندان والا بھی اپنی پیدائش کی ابتدا اسی سے منسوب کرتا ہے۔ جب یہ سب کچھ درست ہے تو خاندانوں اور قبیلوں کی ظنی بڑائی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ خوب سمجھ لو کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور سب کا سلوک آپس میں ہمدردانہ اور بھائیوں جیسا ہونا چاہیئے۔

۳- مال اور اولاد تیسری چیز جو عموماً انسان کو بداخلاق بنا دیتی ہے وہ اس کا مال اور اولاد ہے۔ جس شخص کے ہاں مال اور اولاد کی کثرت ہو وہ دوسرے کو خاطر میں نہیں لاتا اور عموماً اس کے دل و دماغ پر متکبرانہ خیالات غالب آتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس کی حقیقت دُنیا کی چند روزہ بڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس حقیقت کو جناب باری تعالیٰ نے قرآن کریم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	میں متعدد مقامات پر واضح فرمایا ہے :-			
۴۲	۴- خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی سوائے کھیل، تماشے، بناؤ سنگار (فیشن)، آپس میں بڑائی بیان کرنے اور زیادہ مال اور اولاد کی خواہش کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے بارش کہ اس سے پیدا شدہ سبزہ کسانوں کو بہت بھلا معلوم دیتا ہے، پھر وہ سبزہ زوروں پر آتا ہے، پھر تمہارے دیکھتے دیکھتے زرد ہو جاتا ہے اور پھر روندا ہوا گھاس ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر آخرت میں (کافر و گنہگار کے لئے) سخت عذاب اور (نیک مومن کے لئے) اللہ کی بخشش اور رضامندی ہے۔ اور یہ دُنیا کی زندگی تو سوائے دھوکے کے فائدے کے کچھ بھی نہیں ہے۔	۵۷	۳	۱
۴۳	۵- مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر بدلہ اور اس کی بہتر توقع تو تیرے رب کے پاس ہے۔	۱۸	۶	۲
۴۴	۶- (دنیادار یہ) کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر آفت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب جس کو چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے ماپ کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ (اس تقسیم رزق کی حکمتوں کو) نہیں جانتے۔	۳۴	۴	۵-۶
۴۵	۷- تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسے نہیں ہیں کہ تم کو ہمارے قریب کر دیں سوائے اس شخص کے جو ایمان لایا	۳۴	۵	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور عمل اچھے کئے۔ پس ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا دوہرا بدلہ ہے اور وہ امن و عافیت سے جنت کے بالا خانوں میں ہوں گے۔			
۴۶	۸ - اے ایمان والو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو یادِ الٰہی سے غافل کر دیں (خبردار!!) جس کسی نے ایسا کیا بس وہی لوگ خسارہ پانے والے ہوں گے۔	۶۳	۲	۱

پس انسان کو چاہیئے کہ مال اور اولاد کے دھوکے میں آ کر اپنی حقیقت کو نہ بھولے تاکہ اس میں اپنے نفس کی پہچان پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی پہچان کا مادہ پیدا ہو اور اس کے اخلاق درست ہوں ◆

---

(۲) صفاتِ خداوندی کا تصوّر

اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کا دوسرا اصول اللہ تعالیٰ کی صفات کا تصوّر ہے۔ سارے قرآن کا مطالعہ کر جائیے۔ جگہ جگہ آپ کو ایسی آیات نظر آئیں گی جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے اور ایسی آیات میں مضمونِ آیات کے عین مناسب اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب اپنے نفس کی پہچان کے ساتھ ساتھ انسان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کی پہچان کی طرف مائل ہو گی تو خواہ مخواہ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ میرا رب کیسا ہے۔ وہ کن صفات کا مالک ہے۔ جب اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ تمام اچھی صفات کا منبع و مرکز ذاتِ خداوندی ہے اور وہ یکتا، مالک، خالق، حاکم اور پالنے والا بھی ہے تو پھر ناممکن ہے کہ اس کا دھیان کسی اور چیز کی طرف جائے۔ دھیان کے اس طرح ایک ذاتِ واحد پر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

مرکوز ہو جانے سے اخلاق پر یقیناً اثر پڑے گا اور نتیجہ اس کا یہ ہو گا کہ وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن کو ہم بداخلاقی سے تعبیر کرتے ہیں۔

ایک شخص کسی خوبصورت چیز کو دیکھ کر اتنا محو ہو جاتا ہے کہ اسے دھیان بھی نہیں رہتا کہ اسے اس چیز سے محظوظ ہونے کی اس کے پیدا کرنے والے نے اجازت بھی دی ہے یا نہیں۔ یہ دھیان نہ رہنا اس کو طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں اپنے خالق کے حُسن و جمال کا صحیح تصوّر ہو تو وہ کبھی ان چیزوں کے دیکھنے میں محو نہیں ہو سکتا۔ اسے فوراً یاد آ جائے گا کہ میرا رب تو ایسا جمال و جلال والا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جیسے اولو العزم اور جلیل القدر پیغمبر بھی اس کی تاب نہ لا سکے حالانکہ ان کو جناب باری تعالیٰ سے براہ راست ہم کلامی کا شرف حاصل تھا۔ اور جب اُنھوں نے دیدار خداوندی کی تمنّا کا اظہار کیا تو ارشاد ہوا کہ:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷	۱۔ (اے موسیٰؑ!) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ (اگر پھر بھی تم اس خواہش پر مصر ہو تو اس) پہاڑ کی طرف دیکھو۔ (میں اس پر اپنی تجلّی ڈالوں گا) اگر وہ اس تجلّی کو برداشت کر کے اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو البتہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلّی ڈالی تو پہاڑ اس کو برداشت نہ کر سکا اور ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو بولے۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں نے توبہ کی اور (میں تیری طرف متوجّہ ہوتا ہوں اور) میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ اس خیال کے آتے ہی انسان کی نظر فوراً اس چیز سے ہٹ جائے گی۔	۷	۱۷	۲

نمبر شمار	مضمون

انسان کی نظر دوسری چیزوں کی طرف اسی وقت دوڑتی ہے جب وہ چیزیں اس کو اپنی چیزوں سے زیادہ اچھی نظر آئیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی دوسرے کی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اسی بات کی طرف اس حدیث قدسی میں لطیف اشارہ کیا گیا ہے :۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمان کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! کس کی طرف دیکھتا ہے؟ اے ابنِ آدم! تیرے لئے مجھ سے بہتر کون ہے؟ میری جانب متوجہ رہ۔ جس کی طرف تو دیکھنا چاہتا ہے اس سے میں بہتر ہوں" (عقیلی)

صفاتِ خداوندی کے تصور سے اخلاق پر جو اثر پڑتا ہے اس کی ایک اور مثال سُنیئے :۔

ایک شخص جب کوئی گناہ مثلاً چوری، زنا وغیرہ کرتا ہے تو وہ اس بات کو ملحوظ رکھتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ نہ رہا ہو۔ اس کا کوئی ملنے جلنے والا وہاں موجود نہ ہو جو بعد میں اس کو شرمندہ کر سکے۔ حکومت کا کوئی سپاہی وہاں موجود نہ ہو جو اس کو چوری کرتا ہوا دیکھ کر اس کو گرفتار کر کے لے جائے۔ یہ تصور بڑھتے بڑھتے اگر اس درجے تک پہنچ جائے کہ اسے ہر وقت یہ دھیان رہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر وقت اور ہر حال میں دیکھتا ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہے کہ اس کو ہر جگہ سے گرفتار کر کے جو سزا چاہے دے سکتا ہے تو وہ کبھی اس گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ نوکر اپنے آقا کے ڈر سے اور ملازم اپنے افسران کے ڈر سے اپنے فرائض کو بطریقۂ احسن سرانجام دینے کی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

کوشش کرتے ہیں اور جب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کام کو دیکھنے والا اور ان سے باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تو وہ اپنے کام میں سست پڑ جاتے ہیں اور جن کاموں کی انجام دہی ان کا اخلاقی فرض تھی اس میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں جس کا نتیجہ اخلاقی کمزوری ہوتا ہے۔ پس اگر انسان کو خداوندِ حقیقی کی جملہ صفات کا ہر وقت دھیان رہے اور اسے یہ معلوم رہے کہ وہ حاکمِ حقیقی ہر بات پر قادر، ہر جگہ موجود اور ہر حالت میں اسے دیکھتا ہے تو وہ کبھی کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا اور جس درجے وہ گناہ سے بچے گا اسی کے بقدر اس کا اخلاق اعلیٰ اور مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔

---

(۳) احساناتِ خداوندی کا استحضار

تیسری چیز جس کا ذکر قرآنِ کریم میں کثرت سے موجود ہے اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ کسی ذات کی صرف صفات پر نظر رکھنے سے اس کا وقار اور رعب اس درجے طبیعت میں جاگزیں نہیں ہوتا جس درجہ ایک محسن کے احسانات کا ہر وقت مستحضر رہنا ایک احسان مند کو سرِ تسلیم خم کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں انسان خواہ مخواہ اپنے محسن کا شرمندۂ احسان رہتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کا ممنون ہو کر اس کی اطاعت اور اس کے احکام کی تعمیل اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ دنیا میں جتنے احسانات بھی ہم پر ہوتے ہیں چاہے وہ بظاہر طور پر کسی انسان کی طرف سے ہوتے ہوئے نظر آئیں، حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کے احسانات ہیں۔ اس محسنِ حقیقی کا کتنا بڑا احسان ہے کہ:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۸	۱- ہم کچھ نہ تھے، اس نے ہم کو پیدا کیا۔	۷۶	۱	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۹	۲- اور کیسی عمدہ شکل وصورت پر پیدا کر کے	۹۵	۱	۴
۵۰	۳- اشرف المخلوقات بنایا۔	۱۷	۷	۱۰
۵۱	۴- ہماری نسل کو بڑھانے کے لئے ہماری جنس سے ہمارا جوڑا پیدا فرمایا اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ اس کی طرف تسکین حاصل کریں۔	۳۰	۳	۲

ذرا غور تو کرو کہ اگر ہمارا جوڑا کسی اور جنس سے ہوتا تو کیسی وحشت ہوتی اور زندگی دوبھر ہو جاتی۔ پھر جوڑے کے اپنی جنس سے ہونے کے بعد اگر آپس میں پیار و محبت نہ ہوتی تو زندگی میں کچھ بھی لطف نہ ہوتا۔ اسی پر بس نہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۲	۵- اللہ تعالیٰ نے ہماری شکل وصورت، رنگ اور بولیاں مختلف رکھیں۔	۳۰	۳	۳

اگر کہیں سب کی صورتیں ایک جیسی ہوتیں تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ کوئی کسی کے گھر میں گھس جاتا کوئی کسی کی دوکان اور جائداد پر قبضہ کر لیتا۔ کوئی کسی کو قتل کر دیتا اور حکومت کے لئے ملزموں کا پتہ لگانا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ پھر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳	۶- تعارف کے لئے سب کو مختلف خاندان اور قبیلوں میں بانٹ دیا۔	۴۹	۲	۳
۵۴	۷- (اور صرف یہی نہیں بلکہ) حضرتِ انسان کے لئے رہنے کو زمین، کھانے کو اناج، پھل، میوے اور ترکاریاں، جہاز چلانے کو سمندر، دودھ پینے، بوجھ اٹھانے اور گوشت کھانے کو طرح طرح کے جانور۔	۱۳ ۷۹ ۲ ۴۳ ۱۶ ۲۳	۱ ۲ ۲۰ ۱ ۱ ۱	۳-۴ ۱-۷ ۱ ۱۰-۱۴ ۵-۸ ۲۱-۲۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۵	۸- آرام کرنے کو رات اور کام کرنے کو دن،	۷۸	۱	۹-۱۱
۵۶	۹- حساب کتاب کا نظام قائم کرنے کو ایک خاص انداز سے چلنے والے سورج اور چاند،	۱۰	۱	۵
		۳۶	۳	۶-۸
۵۷	۱۰- کھیتی باڑی کے انتظام کے لئے بارش،	۷۸	۱	۱۴-۱۶
۵۸	۱۱- سوچنے اور سمجھنے کو حواس خمسہ،	۲۳	۵	۱
		۶۷	۲	۹
		۹۰	۱	۸-۱۰
۵۹	۱۲- غرضیکہ ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں کہ اگر تم ان کو گننا چاہو تو گن بھی نہ سکو۔	۱۴	۵	۷
		۱۶	۲	۹

اس کے ساتھ ساتھ اس رحیم و کریم اور قادر خدا نے ہماری روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰	۱۳- اسلام جیسا مکمل دین،	۵	۱	۳
۶۱	۱۴- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شفیق رسول،	۹	۱۶	۶
۶۲	۱۵- قرآن جیسا مکمل اور زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرنے والا دستور العمل،	۵	۱	۳
۶۳	۱۶- بیت الحرام جیسی بابرکت جائے پناہ عطا فرمائی۔	۵	۱۳	۴
		۲۸	۶	۷
		۲۹	۷	۴
۶۴	۱۷- اور سابقہ قوموں کے واقعات ہم کو بالتفصیل بتائے۔	۱۲	۱۲	۷
		۷۹	۱	۲۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

کہ ہم دُنیا میں خوب سوچ سمجھ کر تمام خطرات سے بچتے ہوئے نکلتے چلے جائیں اور ہماری زندگی پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ بسر ہو۔

اس سے زیادہ ہماری ناشکری کیا ہوگی کہ ہم اس محسنِ حقیقی کے ان احسانات پر نظر نہ رکھیں اور اس سے سرکش ہو کر دنیا میں بداخلاق بن کر زندگی گذاریں۔ جس شخص میں ذرا بھی شعور ہو وہ خوب اچھے طریقے سے سمجھ سکتا ہے کہ احساناتِ خداوندی پر نظر رکھنے سے اس کی زندگی کیسی پُرامن ہو سکتی ہے اور وہ کیسے عمدہ اخلاق والا بن سکتا ہے۔

"پس اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کے لئے لازمی ہے کہ انسان اس محسنِ حقیقی کے احسانات پر نظر رکھے۔"

---

(۴) موت اور قیامت کی یاد

چوتھی چیز جس کا ذکر قرآنِ کریم میں بہت کثرت سے موجود ہے، موت اور قیامت ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۵	۱- موت کو جناب باری تعالیٰ نے ہر انسان کی تقدیر میں لازم رکھا ہے۔	۵۶	۲	۲۲
۶۶	۲- نہ اس سے بھاگ کر انسان بچ سکتا ہے،	۶۲	۱	۸
		۳۳	۲	۸
۶۷	۳- اور نہ مضبوط اور بلند برجوں میں پناہ گزیں ہونا انسان کو لقمۂ اجل سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔	۴	۱۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۸	۴۔ موت تو ہر حالت میں اپنے مقررہ وقت پر ضرور آتی ہے۔	۴	۱۵	۲

لیکن افسوس ہے کہ انسان کو سب سے زیادہ بے توجہی اسی سے ہے حالانکہ ہر وقت یہ سر پر کھڑی ہے اور ہر لمحے اور ہر سانس پر اس کے آنے کا امکان ہے اور دوسروں کو مرتے دیکھ کر اس بات میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں رہتا۔ لیکن پھر بھی انسان اس کو یاد کر کے اپنے اخلاق کو درست کرنے کی فکر نہیں کرتا اور اگر زیادہ سے زیادہ اس کا تصور کبھی اس کے ذہن میں آتا بھی ہے تو محض اس درجہ کہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۹	۵۔ موت کے ذریعے انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو کر انسان کی ہر چیز گردشِ زمانہ سے فنا ہو جاتی ہے اور بس ختم۔	۴۵	۲	۳-۵

حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ موت تو ایک حالت کی تبدیلی کا نام ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰	۶۔ (جس طرح) انسان پہلے چنی ہوئی مٹی تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو نطفہ بنا کر (رحم مادر جیسی) مضبوط جگہ میں	۲۳	۱	۱۲-۱۶

رکھا، پھر نطفے سے جما ہوا لہو بنایا، پھر اس لہو سے گوشت کی بوٹی بنائی، پھر اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اس کو نئی (انسانی) صورت میں بنا کر کھڑا کر دیا (بس جیسے یہ حالتیں بدلیں اسی طرح سے ایک تبدیلی یہ بھی ہوگی کہ) پھر اس کے بعد تم مر جاؤ گے اور پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

جبھی تو مرنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا انتقال ہو گیا یعنی وہ ایک حالت سے منتقل ہو کر دوسری حالت میں چلا گیا۔ جب مٹی سے انسان بننے تک اور پھر بوڑھا ہونے اور مرنے تک کی تمام تبدیلیوں کی ہر فرد و بشر تصدیق کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کیا تردد ہے کہ اس کے بعد ایک تبدیلی اور ہوگی اور وہ قیامت کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

دن جی اُٹھنا اور اس حاکم حقیقی کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے اور اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ جب یہ سب کچھ برحق ہے اور اس دُنیا کی قلیل زندگی کے بعد اس حالت کا آنا لازمی ہے تو پھر اس کا اہتمام اور اس کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔

موت اور قیامت کے واقع ہونے میں بھی غور کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں اور عبرت کی باتیں ہیں۔ سب سے پہلے موت کے وقت ہی کو لیجئے۔ یہ وقت اللہ کے علم میں طے شدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر خداوند حقیقی اس مقررّہ گھڑی سے انسان کو آگاہ کر دیتا تو دنیا کا سارا کام بند ہو جاتا۔ ہر شخص اس مقررّہ وقت کی فکر میں گھلتا رہتا۔ اور زندگی کا لطف بالکل جاتا رہتا۔ کاروبار بالکل بند ہو جاتے اور ہر شخص اس مقررّہ وقت سے کافی عرصہ پہلے ہی موت کے انتظار میں چارپائی پر لیٹ کر اپنی آخری گھڑیاں گنا کرتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور حکمتِ بالغہ کی بنا پر ہر شخص کے لئے موت کا وقت مختلف رکھا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱	۷۔ کوئی بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے، کوئی جوانی کے عالم میں مرتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی عمر کو پہنچتا ہے۔ تاکہ (اس نظامِ موت سے) تم عقل حاصل کرو۔	۴۰	۷	۷

اب یہ انسان پر موقوف ہے چاہے وہ بچوں اور جوانوں کی موت سے سبق حاصل کر کے نیک کاموں میں جلدی کرنے کی عادت ڈالے اور چاہے بڑھاپے کی موت سے بے خبر ہو کر زمین کا بوجھ بنا رہے۔ عقلمند انسان کو چاہیئے کہ موت کا ہر وقت دھیان رکھے۔ وہ وقت تو بڑا ہی سخت ہوتا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲	۸۔ اس وقت تو اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے (ملک الموت)	۶	۸	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	انسان کو اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں اور (اپنے کام میں) ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتے۔			
۷۳	۹۔ عجیب بے ہوشی کا عالم ہوتا ہے۔	۵۰	۲	۴
۷۴	۱۰۔ اس وقت تو جان ہانس کو آجاتی ہے اور سانس حلق میں رکنے لگتا ہے اور جھاڑنے پھونکنے والے کی تلاش ہوتی ہے اور جدائی کا وقت سامنے نظر آنے لگتا ہے۔ جان کنی کی شدت میں پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور بندہ اپنے رب کی طرف کھنچنا شروع ہو جاتا ہے۔	۷۵	۱	۲۶-۳۰
۷۵	۱۱۔ (اس وقت تو ساری دنیا کی دولت دے کر بھی) زندگی کی مدت کو ایک لمحے کے لئے بھی نہیں بڑھایا جا سکتا۔	۶۳	۲	۳
۷۶	۱۲۔ پھر اس کے بعد قبر کا عذاب (نکیرین کے سوالات)، عالم برزخ کے واقعات۔	۲۳	۶	۸
۷۷	۱۳۔ پھر قیامت کے دن دوبارہ جی اٹھنا،	۶۴	۱	۷
۷۸	۱۴۔ میدانِ حشر،	۷۸	۱	۱۷-۳۰
		۷۹	۱	۱۱-۱۴
		۸۹	۱	۲۱-۲۶
۷۹	۱۵۔ تمام مخلوق کی پریشانی اور نفسی نفسی کا عالم	۲۲	۱	۱-۲
		۸۰	۱	۳۳-۳۷

یہ سب ایسے واقعات ہیں جن کا ہونا اسی طرح یقینی ہے جس طرح مٹی سے انسان کی پیدائش اور پھر موت کا آنا یقینی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تمام واقعات کا ہر وقت دھیان رکھے تاکہ اس میں بلند اخلاق پیدا ہوں ۔			

(۵) سابقہ واقعات سے عبرت

اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کا پانچواں اصول سابقہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنے پیارے اور بلند اخلاق بندوں کے اخلاقِ حمیدہ اور ظالموں اور سرکشوں کے مظالم اور سرکشیوں کا ذکر ایسے انداز سے جگہ جگہ بیان فرمایا ہے کہ جس انسان میں تحقیقِ حق کی ذرا بھی صلاحیت اور قبولِ حق کا کچھ بھی مادہ موجود ہو وہ ان واقعات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاق کو درست کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۰	۱- انتہائی اخلاص اور دینی خدمات کے باوجود حضرت آدمؑ، نوحؑ، یونس علیہم السلام جیسے پیغمبروں کا اپنی ذرا ذرا سی لغزشوں پر اللہ تعالیٰ کے دربار میں گڑگڑانا اور معافی مانگنا ۔	۷ ۱۱ ۷ ۲۱	۲ ۴ ۱۷ ۶	۱۳ ۱۲-۱۰ ۲ ۱۳-۱۲
۸۱	۲- مخالفین کے جانی دشمن ہو جانے پر بھی حضرت عیسیٰؑ اور شعیب علیہما السلام جیسے پیغمبروں کا ان کی بہتری کے لئے دن رات پوری کوشش میں لگے رہنا ۔	۱۱	۸-۳	سالم رکوعات
۸۲	۳- حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے جلیل القدر پیغمبر کا اللہ کے نام کو سربلند کرنے کے لئے آگ میں ڈالے جانے سے نہ گھبرانا ۔	۲۱	۵	۲۰-۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۳	۴ - اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے اس کے حلقوم پہ چھری چلا دینا -	۳۷	۳	۱۰۷/۱۰۱
۸۴	۵ - حضرت یوسف علیہ السّلام کا (سات دروازوں میں مقفل کئے جانے اور) عورت (زلیخا) کے خود اپنی طرف رغبت دلانے پر بھی اپنے نفس کو روکے رکھنا اور اپنی عصمت کو بچا لینا -	۱۲	۳	۹-۳
۸۵	۶ - فرعون جیسے سرکش اور بنی اسرائیل جیسی نافرمان اور ناہنجار قوم کو سمجھانے میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا انتہائی صبر و استقلال کا مجسم نمونہ بن جانا -	۷	۱۵	سالم رکوع
۸۶	۷ - اور پھر اس محبوب (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیا کہنا جن کی شان میں خود اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ آپ تو بہت ہی بلند اخلاق والے ہیں -	۶۸	۱	۴

یہ سب واقعات ایسے عدیم المثال ہیں کہ ان کو پیشِ نظر رکھنے کے بعد ناممکن ہے کہ انسان کا اخلاق درست نہ ہو۔ ان واقعات کی پوری تفصیل کتاب ہذا کے آٹھویں حصے قصص القرآن میں آئے گی انشاء اللہ۔

(۶) احکامِ الٰہی کی پابندی

متذکرہ بالا اصولوں کی پابندی کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس ذاتِ باری کو

نمبر شمار	مضمون
	ہم نے پہچان لیا، جس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں، جس کے احسانات ہم پر اتنے ہیں کہ ہم گن بھی نہیں سکتے، جس کے حکم سے وقت مقررہ پر موت کا آنا اور مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اُٹھنا یقینی ہے اور جس نے اپنے ایسے محبوب بندے ہماری اصلاح کے لئے بھیجے کہ جنھوں نے اخلاق کے مجسّم نمونے ہمارے سامنے پیش کر کے ہم کو اللہ کے فرمانبردار اور با اخلاق بندے بننے کی تلقین کی، کیوں نہ ہم اس ذات مقدس کے احکام کی پابندی کر کے دنیا میں انسانیت و عبدیت کا بہترین نمونہ پیش کریں اور پیدائش انسانی کے اس مقصد کو پورا کر دیں جس کو اللہ تعالیٰ نے لفظ عبادت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس شخص میں اپنے خالق و مالک کے احکام کی تعمیل کا مادّہ نہ ہو وہ مسلمان (یعنی فرماں بردار) تو کیا، انسان کہلانے کا بھی حق نہیں رکھتا۔
	احکام کے دو حصّے ہیں۔ ایک وہ حصّہ جو دین کی بنیاد ہے اور دوسرے وہ احکام جو ارکانِ اسلام کی مضبوط بنیاد پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ احادیث صحیحہ میں صاف طور پر مذکور ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ ان میں سے ایک تو ایمان ہے اور باقی چار باتیں احکام کے زمرے میں آتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بنیاد اصل عمارت نہیں ہوا کرتی۔ اگر کوئی شخص صرف بنیاد بھر کر بیٹھ رہے اور اس پر عمارت تعمیر نہ کرے تو وہ دھوپ اور بارش سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کوئی شخص بغیر بنیاد کے عمارت کھڑی کرے تو بارش اور طوفان میں وہ عمارت زمین پر آ رہے گی اور وہ مع اپنے اہل و عیال اور جملہ سامان کے اس کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائے گا۔ پس نہ اکیلی بنیاد سے کام چلتا ہے اور نہ بے بنیاد عمارت مفید ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جس نے بنیادیں بھر رکھی ہوں وہ جب چاہے ان پر عمارت تعمیر کر سکتا ہے اور جس نے بغیر بنیادوں کے عمارت کھڑی کر لی ہو

نمبر شمار	مضمون

اسے ساری عمارت گرا کر نئے سرے سے بنیادیں بھر کر عمارت بنانا ہوگی۔ پس ہم کو چاہیئے کہ ارکانِ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرکے اس پر اسلامی معاشرہ کی مضبوط و مستحکم عمارت تعمیر کریں۔ جس درجے بنیادیں مضبوط ہوں گی اسی کے بقدر ان پر قائم ہونے والی عمارت مضبوط ہوگی اور اسی کے بقدر ہمارے اخلاق کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔

نماز ارکانِ اسلام میں احکام کے زمرے میں سب سے مقدم نماز ہے۔ نماز اتنا اہم فریضہ ہے کہ باقی احکام کا نزول تو جناب باری تعالیٰ نے اسی دنیا میں بذریعہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام فرمایا اور نماز کی فرضیت کا حکم خاص اہتمام سے اپنی ارسال کردہ سواری (براق) پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش اعلیٰ پر مدعو کرکے ایک خاص شان اور انداز سے دیا۔ ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیبؐ! مانگئے کیا مانگتے ہیں۔ عرض کیا۔ اے بارِ الٰہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت جو مرتبہ جناب نے مجھے عطا فرمایا ہے یہ میری امّت کو بھی حاصل ہو جائے۔ اس کے جواب میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں جو امّت کے شفیق رسول نے پانچ پھیروں میں پانچ مرتبہ دربارِ خداوندی میں بنفسِ نفیس حاضری دے کر پانچ کرائیں اور اس طرح گویا امت کو عملی طور پر بتایا کہ جس طرح پچاس سے تخفیف کرا کر پانچ کرانے میں میں پانچ مرتبہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا ہوں، تم بھی اسی طرح دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر الصّلوٰۃ معراج المؤمنین کا شرف حاصل کرنا۔ اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (قرۃ عینی فی الصّلوٰۃ) اس سے تم بھی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

الصّلوٰۃ کے لغوی معنی کسی ٹیڑھی چیز کو آنچ پہنچا کر سیدھا کرنے کے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

ظاہر ہے کہ نماز کے ذریعے عشق و محبت الٰہی کی آنچ پیدا ہو کر انسان کو برائیوں سے بچاتے ہوئے اس کو نیک اور با اخلاق بنا دیتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے نماز کو فسق و فجور کے تمام امراض کے دفعیہ کے لئے بطور نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸	۱۔ بے شک نماز تمام بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روک دیتی ہے۔	۲۹	۵	۱

نماز میں اخلاق کو درست کرنے کے بڑے اہم اصول موجود ہیں۔ تنظیم کی مشق، امام کی اطاعت، بغیر کسی معاوضے اور احسان کے امیر کی اطاعت کرنے کا سبق، آپس میں محبت، ایثار اور مساوات کا عملی مظاہرہ یہ سب چیزیں ایک نماز میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں اور اگر نماز کو اس کے اصولوں کی پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے تو ناممکن ہے کہ انسان کا اخلاق درست نہ ہو۔ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں نماز باجماعت کے لئے حاضر ہوتا ہے اور سب سے اوّل صف میں کھڑا ہو جاتا ہے، اس کے بعد ایک بڑے سے بڑا (پرانا) مسلمان آتا ہے اور اس کو دوسری صف میں اس نومسلم کے پیچھے جگہ ملتی ہے جو ابھی چند منٹ پیشتر بھنگی تھا۔ دُنیا کی کوئی طاقت اور قوت ایسی نہیں جو اس پُرانے امیر مسلمان کو آگے اور اس غریب نومسلم کو پیچھے کر دے۔ بلکہ جب سجدے میں جائیں گے تو اس امیر کا سر اس غریب کے پاؤں پر ہوگا۔ یہ ہے وہ عظیم الشان اخلاقی سبق جو نماز ہم کو سکھاتی ہے۔ جس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی معاشرہ پیش نہیں کر سکتا ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

روزہ | نماز کے بعد روزے کا نمبر آتا ہے جو سال میں صرف ایک ماہ رمضان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

میں ہر بالغ مسلمان پر فرض ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۸	۲- روزے کا مقصد ہی تقویٰ کی پیدائش ہے۔	۲	۲۳	۱

اور پیدائش تقویٰ کا اصول نفس امارہ کو اس کے جائز حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے نفس لوامہ کے ماتحت کر دینا ہے اور نفس امّارہ کی اصلاح ہی سے انسان کا اخلاق درست ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو طرح کی صفات ودیعت فرمائی ہیں۔ ایک جانوروں والی صفت ہے جس کا تعلق قلب سے ہے۔ یہ صفت مادے سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے ساتھ سارے جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس کو بہیمیت (یعنی جانوروں والی صفت) یا نفس امارہ کہتے ہیں۔ اس کا میلان ہمیشہ برائی کی طرف رہتا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۹	۳- (ارشاد خداوندی ہے کہ) بے شک نفسِ امّارہ برائی کا حکم کرنے والا ہے۔	۱۲	۷	۴
۹۰	۴- (دوسری صفت کو ملکیت یعنی فرشتوں والی صفت یا) نفس لوامہ کہتے ہیں۔	۷۵	۱	۲

اس کا تعلق عالم ملکوت سے ہے۔ اس کا میلان ہمیشہ نیکی کی طرف رہتا ہے اور یہ انسان کو برے کاموں پر ملامت کرتا ہے اور اسی لئے اس کو نفس لوامہ (یعنی ملامت کرنے والا نفس) کہتے ہیں۔

مذہب اسلام میں نفس امارہ کو بالکل فنا کر دینے کا پروگرام نہیں ہے بلکہ اسلام نفس امّارہ کے جائز حقوق کی حفاظت کر کے اس کو نفس لوامہ کے ماتحت رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ یہی مقصد روزے میں پیشِ نظر ہے اور اسی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں رمضان المبارک میں رات کے وقت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

بھی عورتوں سے مباشرت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس سے نفس امّارہ کی حق تلفی ہوتی تھی۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۱	۵۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے تھے، پس اس نے تم کو معاف کیا اور تم سے درگذر کی۔ پس اب تم اپنی عورتوں سے (رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔	۲	۲۳	۵

اسی طرح ہر موقع پر نفس امّارہ کے جائز حقوق کی رعایت رکھی گئی ہے اور اس کو نفس لوّامہ کے ماتحت رکھتے ہوئے اس میں تقویٰ اور عمدہ اخلاق کی پیدائش کا پروگرام ملحوظ رکھا گیا ہے۔

زکوٰۃ زکوٰۃ میں بہت سی دینی حکمتیں اور دینی و دنیوی، اخلاقی و اقتصادی فائدے ہیں۔ لیکن یہاں صرف اخلاقی پہلو کا ذکر کیا جاتا ہے۔ دُنیا میں بعض اصولوں کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر دولت سمٹ سمٹ کر چند لوگوں کے پاس جمع ہو جاتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں بداخلاقی پھیلتی ہے۔ دولت مند اپنی دولت کے نشے میں اور غربا اپنی غربت کی وجہ سے اخلاقی معیار پر قائم نہیں رہتے۔ آجکل کی مہذب دُنیا نے اس کا علاج یہ سوچا ہے کہ غربا سب منظم ہو کر اٹھیں اور دولت مندوں کے خلاف عَلَم بغاوت بلند کر کے ان سے ان کی دولت چھین کر برابر تقسیم کر لیں۔ ایسا کر کے عارضی طور پر تو آپ دولت کو برابر برابر تقسیم کر دیں گے لیکن اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ جن لوگوں سے دولت چھینی جائے گی وہ مظلوم ہوں گے اور ان کے دلوں میں چھیننے والوں کی طرف سے نفرت بیٹھ جائیگی۔ نیز جن لوگوں میں وہ دولت تقسیم ہو گی۔ ظاہر ہے کہ ان کی کوششیں مختلف ہوں گی۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

یہ ناممکن ہے کہ دنیا میں ہر شخص یکساں صلاحیتیں رکھتا ہو اور یکساں طریقے سے دولت کی اس مساوی تقسیم کو برقرار رکھ سکے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ عرصے میں ان میں سے بعض کے پاس پھر دولت بڑھنا شروع ہو جائے گی اور پھر ان نئے دولتمندوں پر بلغار کی ضرورت پڑے گی۔ غرضیکہ یہ ایک دائمی دردِ سر ہوگا جس سے انسان کبھی نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔

اس کا علاج ایک اور محض ایک ہے!!

اور اس کو ہم شریعتِ اسلامیہ کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کے اصولوں میں امیری اور غریبی کی حدود مقرر کر کے یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہر امیر اپنی بچت کا چالیسواں حصہ ہر سال غربا کو دیتا رہے اور جو غریب لیتے لیتے امیری کی اس حد تک پہنچتا جائے پھر وہ لینے کی بجائے خود اسی طرح دوسرے غربا کو ادا کرنے لگے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۲	۶ (اور اس طرح غربا کی امداد میں) خرچ کرنے کے بدلے میں اُمراء کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ غرباء کو احسان جتائیں یا ان کو کسی طرح کی ایذا دیں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کا تمام کیا کرایا خاک میں مل جائے گا۔	۲	۳۶	۴
۹۳	۷۔ اور ان کی مثال اس پتھر کی ہوگی جس پر تھوڑا سا گرد ہو اور موسلا دھار بارش برس کر اس گرد کو بالکل صاف کر دے اور پتھر بالکل صاف ہو کر رہ جائے۔	۲	۳۶	۴

اب آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے کہ اس نظامِ زکوٰۃ میں نہ کسی پر ظلم کا احتمال ہے اور نہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ دولت پھر سمٹ سمٹ کر چند افراد کے پاس آ جائے گی۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں اغنیاء کی تعداد بڑھتی جائے گی جو

نمبر شمار	مضمون

اپنے اپنے نمبر پر غربا کی امداد کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ کا ایک بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مال بہائے گا اور کوئی اس کو لینے والا نہ ہوگا۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے: "وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ" پھر اس کے ساتھ ساتھ جو شخص بغیر کسی دنیوی لالچ کے محض اللہ کا حکم سمجھ کر اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرے گا ان کے دلوں پر اس کے حسنِ سلوک کا کتنا اثر ہوگا اور دونوں کے پیار و محبت کے گہرے تعلقات پیدا ہو کر کس درجہ دونوں کے اخلاق کو درست کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

خبردار!!

مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ کا پرامن، پرحکمت اور صحیح علاج زکوٰۃ اور محض زکوٰۃ کا صحیح نظام ہے اور اسی سے اخلاقِ حمیدہ پیدا ہو سکتے ہیں۔

حج صحیح اور کامل ایمان کے ساتھ ساتھ احکامِ الٰہی کی تعمیل کرتے کرتے انسان میں محبتِ خداوندی کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت ذاتِ خداوندی میں فنا ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ دُنیا کا کاروبار کر رہا ہے لیکن وہ اپنے خالق کی یاد میں فنا ہو چکتا ہے اور اس کا اخلاق پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے محبوب کی تلاش میں اور اس کے وصال کے انتہائی جذبہ میں دیوانہ وار پھرتا ہے۔ ننگے سر، ننگے پاؤں، دو چادروں میں لپٹا ہوا، سر پر گرد، چہرے پر گرد، کپڑوں پر گرد، بے اختیار دوڑتا ہوا، اپنے محبوب کے گھر کا چکر کاٹتا ہوا، لق و دق میدان میں جا کر اپنے محبوب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔ فرشتے حیران ہیں کہ یہ کون ہے۔ دل میں شرمندہ ہیں کہ ہیں!! کیا یہ وہی انسان ہے جس کے متعلق ہم نے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ربّ العزّت سے کہا تھا کہ :			
۹۴	۸۔ کیا آپ ایسے کو پیدا کرنے لگے ہیں جو زمین میں فتنہ و فساد برپا کرے گا اور (دوسروں کا) خون بہائے گا۔	۲	۴	۱

اللہ تعالیٰ اپنے شیدائیوں کو دیکھ کر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ ہاں! یہ وہی انسان ہے!! جو ہمارے محبوب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی برکت سے اب محبوبِ حقیقی سے واصل ہونے کے لئے بے چین ہے اور اپنے محبوب کی طرف سے یہ بشارت لئے بغیر نہیں لوٹتا کہ "بیشک میں نے ان سب کو بخش دیا"

حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے، پھر حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"میرے بندوں کی طرف دیکھو، وہ میرے پاس اس حال میں دور دور سے آئے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں، مجھ کو پکارتے ہوئے، میری خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا"

فرشتے عرض کرتے ہیں: "الٰہی فلاں شخص گنہگار ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی!" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ "بے شک میں نے ان سب کو بخش دیا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "سوائے یوم عرفہ کے کوئی دن ایسا نہیں جس دن لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہو" (شرح السنہ)

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْحَجَّ اِلٰی بَیْتِكَ الْمُكَرَّم"

نمبر شمار	مضمون		سورت	رکوع	آیت
دیگر احکام	اسی طرح دیگر احکام میں بھی اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کے اصول مضمر ہیں۔ یہ سب احکام کتابِ ہٰذا میں مختلف ابواب کے تحت تفصیل سے جمع کر دئے گئے ہیں۔ وہاں پر ملاحظہ ہوں۔				

۳-مکارمِ اخلاق

(۱) خوفِ خداوندی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۵	۱-مومن (کامل) تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے قلوب ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔	۸	۱	۲
۹۶	۲-جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ان کے تو قرآن کو سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور قلوب اللہ کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ بس یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔	۳۹	۳	۲
۹۷	۳-ایسے عاجزی کرنے والوں پر صبر اور نماز کبھی کچھ بھاری نہیں ہوتے اور وہ صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے (ہر کام میں) مدد چاہتے ہیں۔	۲ ۲	۱۹ ۵	۱ ۶-۷
۹۸	۴-اور ایسے ایماندار ہی فلاح یافتہ ہیں۔	۲۳	۱	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۹	۵- پس تم کو چاہئے کہ اللہ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔	۳	۱۱	۱
۱۰۰	۶- تاکہ وہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کردے اور تم ہدایت پاجاؤ۔	۲	۱۸	۳
۱۰۱	۷- کیا ابھی ایمانداروں کے لئے وقت نہیں آیا کہ اُن پر جو سچا دین اُترا ہے اس سے ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے گڑگڑائیں اور وہ اہل کتاب کی طرح نہ ہو جائیں کہ جن پر مدت دراز ہو گئی تھی پھر ان کے قلوب سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہو گئے۔	۵۷	۲	۶

(۲) تواضع اور انکساری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۰۲	۱- اپنے آپ کو پاکیزہ مت کہو۔	۴	۷	۷
۱۰۳	۲- (خاندانی اعتبار سے بھی اپنی بڑائی مت بیان کرو) تم سب ایک ہی باپ آدمؑ کی اولاد ہو۔ یہ خاندان اور قبیلے محض تعارف کے لئے ہیں۔ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔	۴۹	۲	۳
۱۰۴	۳- اگر تم سے کوئی گناہ کی بات یا بُرا کام سرزد ہو جائے تو اس پر مت اکڑو۔	۳	۱۴	۶
۱۰۵	۴- یتیم کو مت دباؤ، سائل کو مت جھڑکو اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔	۹۳	۱	۹-۱۱

ف: اس سلسلہ میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

نمبر شمار	مضمون
①	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "جس شخص نے میرے لئے تواضع کی (حضرت عمرؓ نے اپنی ہتھیلی نیچے کرکے دکھائی) میں اس کو بلند کرتا ہوں (پھر اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف اونچا کیا اور کہا) اس طرح" (احمد۔ بزار)
②	حضرت عیاضؓ بن حمار المجاشعی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی کہ "اس قدر تواضع اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے" (الاتحاف السنیہ)
③	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں اس شخص کی نماز کو قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے مقابلہ میں تواضع کرتا ہے اور میری مخلوق کے مقابلہ میں بڑائی اور بلندی ظاہر نہیں کرتا اور کوئی رات ایسی نہیں گذارتا جس میں وہ گناہ پر اصرار کرنے والا ہو اور کسی دن میرے ذکر کو قطع نہ کرتا ہو۔ مسافر اور بیوہ پر رحم کرتا ہو، اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہو۔ یہ شخص ہے جس کا نور آفتاب کے نور کی مثل ہے۔ میں اس شخص کی اپنی عزت کے دامنوں میں حفاظت کرتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ میں تاریکیوں میں اس کے لئے نور پیدا کر دیتا ہوں اور غصے اور جہالت کے وقت اس میں حلم پیدا کرتا ہوں۔ اس کی مثال میری مخلوق میں ایسی ہے جیسے جنتوں میں جنت الفردوس کی" (بزار)
④	حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں نے جس

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	چیز کا تم کو امر کیا تھا اور جس چیز کا تم سے عہد لیا تھا اس کو تم نے ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بلند کیا ۔ آج میں اپنے نسب کو بلند کر دوں گا اور تمہارے نسبوں کو پست کر دوں گا ۔ متقی اور پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟ بے شک اللہ کے نزدیک وہی شریف ہے جو تم میں سے پرہیزگار ہے ۔" (بیہقی)			
⑤	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " صدقہ دینے سے مال گھٹا نہیں کرتا ۔ معاف کر دینے سے عزت بڑھتی ہے ۔ جس نے تواضع کی خدا تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا ۔" (مسلم)			
⑥	حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " لوگو! اب تو فضیلت صرف عمل صالح ہے ۔ تم سب آدم ؑ کی اولاد ہو ۔ نسب اس لئے نہیں ہے کہ کسی کو گالی دی جائے ۔" (احمد)			

(۳) صبر

ف: صبر اس صفت کو کہتے ہیں جو انسان میں مخالف حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اسباب سے پورا کام لیتے ہوئے ، ایمان ، تقویٰ اور توکل کی صفات کے ساتھ مل کر اس کو ثابت قدم رکھتی ہے :

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۰۶	۱ - اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو ڈر ، بھوک اور مال وجان و	۲	۱۹	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پھلوں کی کمی کے ساتھ آزماتا ہے اور جو لوگ ان آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہے۔			
۱۰۷	۲۔ صابر وہ ہیں جو مصیبت کے وقت بھی اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ اللہ کے پاس جانا ہے۔	۲	۱۹	۴
۱۰۸	۳۔ ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں ہوتی ہیں اور بس یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔	۲	۱۹	۵
۱۰۹	۴۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض دوسروں کے ذریعے سے آزماتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ تم صبر کرتے ہو (یعنی ثابت قدم رہتے ہو) یا نہیں۔	۲۵	۲۰	۱۱
۱۱۰	۵۔ دشمن سے انتقام لینے پر پوری قدرت رکھتے ہوئے اس کی بخشش دینا بھی صبر کا ایک بہت بڑا درجہ اور ہمت کا کام ہے۔	۱۶ ۴۲	۱۶ ۴	۷ ۱۴-۱
۱۱۱	۶۔ پس تم ایسا صبر کرو جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا اور مخالفین کے بارے میں جلدبازی سے کام نہ لو نافرمان ضرور غارت ہوں گے۔	۴۶	۴	۹
۱۱۲	۷۔ صبر کرنا متقیوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔	۲	۲۲	۱
۱۱۳	۸۔ اور اس کی مشق (تصوف کی لائن میں) اللہ والوں کی مصاحبت میں خوب ہوتی ہے۔	۱۸	۴/۱۰	سالم رکوعات
۱۱۴	۹۔ اور جیسے جیسے اس کی مشق بڑھتی جاتی ہے انسان	۴۱	۵	۳-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	میں برائی کے بدلے میں بھلائی کرنے کی صفت پیدا ہوتی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسروں سے دوستی بڑھتی چلی جاتی ہے۔			
۱۱۵	۱۰۔ (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ایسے لوگوں کی مصاحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور بس اسی کی رضا چاہتے ہیں اور ان کو چھوڑ کر دنیوی زندگی کی زینت کی تلاش میں اپنی نظریں مت دوڑاؤ اور ایسے لوگوں کے پیچھے مت لگو جن کے دل یادِ الٰہی سے غافل ہیں اور جو خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ کر اپنے کام میں حد سے گذرنے والے ہیں۔	۱۸	۴	۶
		۲۰	۸	۳
۱۱۶	۱۱۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔	۲۰	۸	۴
۱۱۷	۱۲۔ صبرِ جمیل کے ساتھ ساتھ اللہ کی مدد کے بھی طلبگار رہو۔	۱۲	۲	۱۲
		۱۲	۱۰	۴
۱۱۸	۱۳۔ اور صبر و نماز کے ساتھ اللہ کی مدد چاہو۔ یہ کام ہے تو بہت بھاری، مگر ان لوگوں کے لئے آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور یہ دھیان رکھتے ہیں کہ اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اور اس کے پاس پلٹ کر جانا ہے۔	۲	۱۹	۱
		۲	۵	۷-۶
۱۱۹	۱۴۔ سابقہ صبر کرنے والوں کے واقعات کا مطالعہ کرتے رہو۔	۳۸	۲	سالم رکوع
		۶۸	۲	۱۵/۱۷
۱۲۰	۱۵۔ اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔	۲۰	۸	۲
		۴۰	۶	۵
		۵۱	۳	۱۱-۱۰
		۵۲	۲	۲۱-۲۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۲۱	۱۶- اللہ کے وعدوں پر دھیان رکھو۔	۴۰	۶	۵
		۴۰	۸	۹
۱۲۲	۱۷- جن کی باتوں سے تم کو دکھ ہوتا ہو ان سے الگ ہو جاؤ۔	۷۳	۱	۱۰
۱۲۳	۱۸- اور اس بات کا دھیان رکھو کہ کہیں مخالفین تم کو (اکھاڑ کر تمہارے اصول سے) ہٹا نہ دیں۔	۳۰	۶	۷
۱۲۴	۱۹- مخالفین کی مکاریوں کا بار بار دھیان کر کے اپنے لئے تنگی اور غم کی صورت پیدا نہ کرو۔	۱۶	۱۶	۸
۱۲۵	۲۰- (اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دھیان رہے کہ) صبر اللہ کے لئے ہو۔	۷۴	۱	۷
۱۲۶	۲۱- (اور اس میں استقامت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ) آپس میں ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہو۔	۹۰	۱	۱۷
۱۲۷	۲۲- (اور خوب سمجھ لو کہ) زمانہ بھی اس بات پر گواہ ہے کہ صرف وہی لوگ خسارے سے بچ سکتے ہیں جو ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔	۱۰۳	۱	سالم سورت

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

(۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اے آدم کے بیٹے! اگر تو ابتداءً کسی صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے تو میں تجھ کو اس کے بدلے میں جنت ہی دیکر خوش ہوں گا۔" (ابن ماجہ)

نمبر شمار	مضمون
(۲)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی جانب مصیبت کو متوجہ کرتا ہوں، خواہ وہ مصیبت اس کے مال میں ہو یا اولاد میں یا اس کے جسم میں اور پھر وہ بندہ میری بھیجی ہوئی مصیبت کا استقبال صبر جمیل کے ساتھ کرتا ہے تو قیامت میں مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اس بندے کے اعمال کی تشہیر کروں، یا اس کے اعمال کے لئے ترازو قائم کروں۔" (جامع صغیر)
(۳)	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص صبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو صبر دیتا ہے۔ صبر کی توفیق سے بہتر کوئی عطا نہیں ہے۔" (بخاری مسلم)
(۴)	حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صبر کرنا آدھا ایمان ہے۔ یقین پورا ایمان ہے۔" (طبرانی)
(۵)	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صبر مسلمان کا تمغہ ہے۔" (رزین)
(۶)	حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"سب سے زیادہ انبیاء پر بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر ان پر جو جو مرتبہ میں انبیاء کے بعد ہیں۔ اسی طرح درجہ بدرجہ جس قدر مرتبہ کم ہوتا جاتا ہے اسی قدر بلائیں کم ہوتی جاتی ہیں۔ آدمی اپنے دین کے موافق مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جس قدر دین میں پختہ ہوگا اسی قدر اس پر بلائیں بھی زیادہ آئیں گی۔ اور جس قدر دین میں ہلکا ہوگا تو مصائب بھی کم نازل ہوں گی۔ بلا بندہ پر سے گذر جاتی ہے اور وہ زمین پر گناہوں سے پاک وصاف ہو کر چلتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا" (ترمذی)			
(۷)	حضرت ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی مومن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے یا تکلیف وایذا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی کانٹا بھی اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے باعث اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے" (بخاری۔ مسلم)			

(۴) پاکیزہ کلامی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۲۸	۱۔ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات کیا کریں جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان تم میں جھگڑا کرادیتا ہے اور شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔	۱۷	۶	۱
۱۲۹	۲۔ پاکیزہ کلام کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ مضبوط ہو اور ٹہنیاں بلند ہو کر آسمان تک	۱۴	۴	۳-۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پہنچ گئی ہوں اور وہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہو۔			
۱۳۰	۳ - پس تم اللہ سے ڈرو اور پختہ اور سیدھی بات کہو۔	۳۳	۹	۲
۱۳۱	۴ - اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو اس دنیا میں اور آخرت میں بھی پختہ بات سے قوت دیتا ہے۔	۱۴	۴	۴
۱۳۲	۵ - جس چیز کا علم نہ ہو اس کیلئے زبان کو مت کھولو۔	۲۴	۲	۵
۱۳۳	۶ - اور ایسی بات کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۴	۴
۱۳۴	۷ - جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔	۳ ۲	۷ ۵	۸ ۳
۱۳۵	۸ - حق بات باطل کو کچل ڈالتی ہے۔	۲۱	۲	۸
۱۳۶	۹ - سچے لوگ ہی متقی ہوتے ہیں۔	۲	۲۲	۱
۱۳۷	۱۰ - قیامت کے دن سچوں کے ان کا سچ کام آئے گا - ان کے لئے بہشتیں ہوں گی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں - اللہ ان سے راضی، وہ اللہ سے راضی - یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔	۵	۱۶	۴
۱۳۸	۱۱ - پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔	۹	۱۵	۱
۱۳۹	۱۲ - لوگوں سے اچھی باتیں کہو۔	۲	۱۰	۱
۱۴۰	۱۳ - زبان کو موڑ کر (طنزیہ و متکبرانہ انداز میں دو رخی) بات مت کرو - ایسا کرنا تو یہودیوں کا شیوہ ہے۔	۲ ۴	۱۳ ۷	۱ ۴
۱۴۱	۱۴ - رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں (غرض سب سے) معقولیت سے بات کرو۔	۴	۱	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۴۲	۱۵- دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو اُن کی بات سے بہتر ہو- پھر تم دیکھ لوگے کہ تم میں اور تمہارے دشمن میں بھی ایسے تعلقات قائم ہو جائیں گے کہ گویا وہ بہلا گہرا دوست ہے- لیکن یہ بات صبر کرنے والوں اور نصیبے والوں کو ملتی ہے-	۴۱	۵	۲-۳
۱۴۳	۱۶- اپنی آواز کو پست رکھو- سب سے رذّی آواز تو گدھے کی آواز ہے-	۳۱	۲	۸
۱۴۴	۱۷- اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو-	۲۴	۹	۲
۱۴۵	۱۸- اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں سبقت بھی مت کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو-	۴۹	۱	۱-۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"سچ کو اختیار کرو، سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے- جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے" (بخاری بطولہٖ)

(۲) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"سچائی دل کا اطمینان ہے" (ترمذی بطولہٖ)

(۳) حضرت منصور بن معتمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مضمون
	سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
	"سچ بولنے کا ارادہ کیا کرو، خواہ سچ میں اندیشہ کیوں نہ ہو۔ یاد رکھو! نجات سچ بولنے ہی میں ہے" (ابن ابی الدنیا)
(۴)	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ اہلِ جنت کی علامت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:
	"سچ بولنا۔ بندہ نے جب سچ بولا تو اس نے نیکی کی۔ نیکی کرنے والے کو امن ملتا ہے۔ جس کو امن ملا اس کو جنت ملی" (احمد)
(۵)	حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
	"تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو۔ اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو" (مسلم)
(۶)	حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
	"مسلمان بھائی سے مسکرا کر گفتگو کر لینا، یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے" (ترمذی بطولہ)
(۷)	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
	"مومن کے لئے نہ یہ مناسب ہے کہ وہ ہر وقت لعن طعن کرتا رہے اور نہ یہ کہ فحش کلامی اور بد زبانی کرتا رہے" (ترمذی۔ بیہقی)

نمبر شمار	مضمون
۸	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "پاکیزہ کلامی یعنی اچھی گفتگو کرنا صدقہ ہے۔" (بخاری)
۹	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ • لوگو! اپنی جان کو آگ سے بچاؤ۔ زیادہ نہ ہو سکے تو آدھی کھجور ہی دیدیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی سے اچھی بات ہی کہہ دیا کرو۔" (بخاری، مسلم)
۱۰	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ " سب گناہوں سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ زبان کو روک لے۔" (ترمذی بطولہ)
۱۱	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں۔ خدا سے ڈرتی رہیو، ہم تیرے ساتھ ہیں۔ تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ تو ٹیڑھی چلی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی)
۱۲	حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو جنت کا یقینی سبب ہو۔ ارشاد فرمایا: " نرم گفتگو کرنا اور خدا کی راہ میں کھانا کھلانا۔" (مسند احمد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۵) سلام اور استیذان			
۱۴۶	۱- ایمان داروں کو السلام علیکم کہا کرو۔	۶	۶	۴
۱۴۷	۲- جب کوئی دوسرا تم کو سلام کرے تو اس کا جواب بہتر طریقے سے دو یا (کم از کم) اسی کو لوٹا دو۔	۴	۱۱	۱۰
۱۴۸	۳- جب اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک، ستھری اور برکت والی دعا ہے۔	۲۴	۸	۴
۱۴۹	۴- جب کسی دوسرے کے مکان پر جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ (دروازے پر دستک دینے کے بعد) صاحبِ خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۴-۵
۱۵۰	۵- اور بغیر اجازت لئے اور گھر والوں کو سلام کئے اندر مت جاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم اس کو یاد رکھو۔	۲۴	۴	۱
۱۵۱	۶- اور اگر (اندر سے) تم کو یہ کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس آجایا کرو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔	۲۴	۴	۲
۱۵۲	۷- جب کسی مشورے کے لئے جمع ہو تو امیر کی اجازت کے بغیر اُٹھ کر نہ جاؤ۔	۲۴	۹	۱

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
(۱)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا - اسلام میں سب سے بہتر عمل کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا : "(بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور آشنا ہو یا ناآشنا سب کو سلام کرنا " (متفق علیہ)
(۲)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے قبل منجملہ اور علامات کے چند یہ علامات بھی ضروری ہیں :- (۱) سلام کا رواج خاص خاص دائروں میں محدود ہو جانا ۔ (۲) تجارت کا اتنا عام طور پر رواج پا جانا کہ بیوی بھی اس میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے ۔ (۳) اہل و نااہل سب کا قلم چل پڑنا۔ (۴) جھوٹی شہادت دینے میں بہادر بن جانا اور سچی شہادت کا اخفا ۔" (الادب المفرد)
(۳)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو سلام اپنے تعارف کی بنا پر کرے گا (نہ کہ اسلامی اخوت کی بنا پر)۔" (مسند احمد)
(۴)	حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں آیا کرتے۔ وہ ان کو صبح صبح اپنے ہمراہ بازار لے جاتے۔ جب خوردہ فروش یا تاجر یا مسکین یا اور کسی شخص پر بھی ان کا گذر ہوتا وہ اس کو ضرور سلام کرتے۔ طفیلؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ پھر حسب دستور مجھے بازار لے جانے لگے۔ میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ نہ تو آپ کسی خرید و فروخت کے لئے کہیں کھڑے ہوتے ہیں اور نہ کسی چیز کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، نہ اس کا بھاؤ پوچھتے ہیں اور نہ بازار کی کسی اور مجلس ہی میں بیٹھتے ہیں۔ پھر آئیے یہاں بیٹھ کر ہم کچھ باتیں ہی کریں۔ اس پر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اے ابوبطن! ہم تو صرف اس لئے جاتے ہیں کہ جس سے ملاقات ہو جائے اس کو سلام کر لیا کریں۔ (الادب المفرد)			

(۶) حفظِ مراتب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۵۳	۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے کہ اس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے۔	۶	۲۰	۱۱
۱۵۴	۲۔ تم کو چاہیئے کہ بھلائی کو اللہ کا فضل سمجھو اور برائی کو اپنے اعمال کی شامت تصور کرو۔	۴	۱۱	۳
۱۵۵	۳۔ اور جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر بڑائی دی ہو اس کی ہوس مت کرو (کہ ایسا کر کے تم حسد کی آگ میں جلنے اور دوسروں کو گرانے کی فکر میں رہنے لگو)	۴	۵	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگو ہر کسی کو اپنی اپنی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔			
۱۵۶	۴-اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔	۲۴	۹	۴
۱۵۷	۵-اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں بھی سبقت نہ کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔	۴۹	۱	۱-۳

ف: متذکرہ بالا آخری آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:

"حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہیئے اور قبر شریف کے پاس حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ نیز آپ کے خلفاء، علمائے ربانیین اور اولوالامر کے ساتھ درجہ بدرجہ اسی ادب سے پیش آنا چاہیئے۔ تا جماعتی نظام قائم رہے۔ فرق مراتب نہ کرنے سے بہت مفاسد اور فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔"

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہمارے مشرب کا انسان نہیں۔" (ترمذی)

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"کوئی نوجوان کسی بوڑھے شخص کی صرف اس کے بڑھاپے کی خاطر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تعظیم نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایسا شخص مقدر فرمادیتا ہے جو اس کی ضعیفی میں اس کی تعظیم کرتا ہے۔" (ترمذی)			
۳	حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "کسی مسلمان کی تعظیم کرنا اور ایسے حافظ قرآن کی جو اس میں افراط وتفریط سے کام نہ لے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ اسی طرح اس بادشاہ کی تعظیم کرنا بھی جو منصف ہو۔" (ابو داؤد ۔ بیہقی)			

(۷) رواداری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۵۸	۱۔ اگر دشمن کو دوست بنانا اور اقبال مند بننا چاہتے ہو تو بدی کا جواب نیکی سے دو۔	۴۱ ۲۳	۵ ۶	۴-۳ ۴
۱۵۹	۲۔ کفار کی باتوں پر بھی صبر کرو اور بھلائی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔	۷۳	۱	۱۰
۱۶۰	۳۔ اور جن معبودانِ باطل کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو بھی برا مت کہو، ورنہ وہ اپنی بے سمجھی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو برا کہنے لگیں گے۔	۶	۱۳	۸
۱۶۱	۴۔ مشرک بھی اگر پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو اور اس کو اس کی جائے امن تک پہنچا دو۔	۹	۱	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۶۲	۵۔ جو اللہ کے دنوں سے نااُمید ہیں (یعنی اللہ کی رحمت سے نااُمید اور اس کے عذاب سے بے فکر ہیں) ان سے درگذر کرو۔	۴۵	۲	۳

ف: اس سلسلے میں دو احادیث بھی ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال رواداری کا پتہ چلتا ہے:۔

(۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف غزوہ کرنے کے لئے گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو آپ کے ہمراہ یہ بھی واپس ہو گئے اور دوپہر کے وقت ایک ایسی وادی میں جا پہنچے جہاں بہت سی خاردار جھاڑیاں تھیں۔ آپ وہاں اُتر پڑے۔ اور لوگ بھی درختوں کے سایہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے فروکش ہو گئے اور اپنی تلوار ایک درخت پر لٹکا دی۔ ابھی ہماری آنکھ ذرا لگی ہو گی کہ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں بلا رہے ہیں اور ایک گنوار شخص آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا، اس شخص نے میری تلوار میرے قتل کے ارادہ سے کھینچ لی۔ اتفاقاً میں بیدار ہو گیا۔ دیکھا تو تلوار اس کے ہاتھ میں کھنچی ہوئی موجود تھی۔ اس نے کہا۔ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ۔ تین بار فرمایا۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اس سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ (متفق علیہ)

(۲) حضرت ابوبکر اسماعیلیؒ نے اپنی صحیح میں اس واقعہ کو یوں روایت کیا ہے:۔
جب اس نے کہا تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا تو میں نے کہا اللہ۔ (یہ جواب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	سن کر ہیبت کے مارے) اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور اس تلوار کو آپ نے اٹھا لیا اور فرمایا۔ بول اب تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ وہ بولا تلوار پر قبضہ کرنے والوں میں افضل آپ ہی بن جائیے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا کیا گواہی دے گا کہ معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا نہیں، ہاں یہ عہد کرتا ہوں کہ آئندہ نہ کبھی خود آپ سے جنگ کروں گا اور نہ ایسے لوگوں کا ساتھ دوں گا جو آپ سے جنگ کریں گے۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس سے آ رہا ہوں جو انسانوں میں سب سے بہتر انسان ہے۔ (کتاب الحمیدی۔ الریاض)			
ف:	متذکرہ بالا احادیث کتاب ترجمان السنۃ جلد دوم سے نقل کی گئی ہیں۔			

(۸) معافی اور صلح

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۶۳	۱۔ معافی اور صلح کا بہت بڑا ثواب ہے۔	۴۲	۴	۱۱
۱۶۴	۲۔ پس تم آپس میں صلح کر لیا کرو۔	۸	۱	۱
۱۶۵	۳۔ درگذر کرو، نیکی کا حکم کرو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔	۷	۲۴	۱۱
۱۶۶	۴۔ جو لوگ غصّے میں معاف کر دیتے ہیں، ان کے لئے جو کچھ ان کے رب کے ہاں ہے، وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔	۴۲	۴	۷-۸
۱۶۷	۵۔ پس تم اپنے رب کی بخشش اور جنّت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان و زمین (کے مثل) ہے اور	۳	۱۴	۴-۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو خوشی اور تکلیف (ہر حال) میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، غصے کو پی جاتے ہیں، لوگوں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔			
۱۶۸	۶۔ اپنی اولاد اور بیویوں کے قصور بھی معاف کر دیا کرو، ان سے درگذر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔	۶۴	۲	۴
۱۶۹	۷۔ کسی میں باہم مصالحت نہ کرانے کی قسم مت کھاؤ۔	۲	۲۸	۳
۱۷۰	۸۔ اللہ تعالیٰ صلح کرانے والوں کی نیک نیتی (کی برکت) سے لڑنے والوں میں موافقت پیدا فرما دیتا ہے۔	۴	۶	۲
۱۷۱	۹۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرا دیا کرو۔ اگر ایک جماعت دوسری پر سرکشی کرے تو اس سے لڑو اور اگر وہ باز آ جائے تو ان میں صلح کرا دو اور صلح کراتے وقت نہایت عدل و انصاف سے کام لو۔	۴۹	۱	۹
۱۷۲	۱۰۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس (ان کو اپنا بھائی سمجھ کر) ان میں صلح کرا دو۔	۴۹	۱	۱۰
۱۷۳	۱۱۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، آپس میں مت جھگڑو۔ ورنہ تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو۔	۸	۶	۲
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			

نمبر شمار	مضمون
①	حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگو! کیا تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو نماز، روزے بلکہ صدقہ کے ثواب سے بھی بہتر ہے؟" لوگوں نے عرض کیا فرمائیے یا رسول اللہ! سرکار نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں میں باہمی صلح کرا دینے کا ثواب سب سے افضل ہے۔ فسادیوں کی مثال ایسی ہے جیسے حلاق (یعنی بال مونڈنے والا)۔" (ابوداؤد۔ ترمذی)
②	حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دو مسلمانوں میں صلح کرانے کی غرض سے اگر کچھ جھوٹ بھی بول دیا جائے تو جھوٹ کا گناہ نہیں ہوتا۔" (ابوداؤد)
③	حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نماز پڑھنے اور لوگوں میں صلح کرانے اور لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے پیش آنے سے اچھا کوئی عمل نہیں۔" (اصبہانی)
④	حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: "بے شک پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے مگر ان دو مسلمانوں کو نہیں بخشتا جو آپس میں ناراض ہوں۔ اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو جب تک یہ دونوں صلح کریں ۔ (ابن ماجہ)			

(۹) انتقام اور عدل

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۷۴	۱۔ اگر کوئی دوسرا تم پر چڑھائی کرے تو تم کو بدلہ لینے کی اجازت ہے۔	۴۲	۴	۱۰
۱۷۵	۲۔ جو کوئی مظلوم ہو کر بدلہ لے تو اس پر کچھ بھی الزام نہیں۔	۴۲	۵	۱۲
۱۷۶	۳۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق اودھم مچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے	۴۲	۵	۱۳
۱۷۷	۴۔ بدلہ لینے میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ دوسرے پر زیادتی نہ ہونے پائے۔ جتنی تکلیف دوسرے نے پہنچائی ہو، اتنی ہی تکلیف اس کو پہنچائی جائے۔ ایسا کرنے پر اگر دوسرا زیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوم کے شامل حال ہوتی ہے۔	۲۲ ۱۶ ۴۲	۸ ۱۶ ۴	۳ ۷ ۱۱
۱۷۸	۵۔ بدلہ لینے کی قدرت ہوتے ہوئے اگر کوئی صبر کرے تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت بہتر بات ہے۔	۱۶	۱۶	۷-۸
۱۷۹	۶۔ اور جو کوئی (اپنے مقابل کو) معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو ظالم نہیں بھاتے۔	۴۲	۴	۱۱
۱۸۰	۷۔ صبر کرنا اور معاف کردینا یقیناً ہمت کا کام ہے۔	۴۲	۴	۱۴

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
(۱)	حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "جو شخص باوجود قدرت کے انتقام کے غصّہ کو پی گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو اختیار دے گا کہ وہ جس حُور کو چاہے پسند کرلے " (ابو داؤد)
(۲)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ " منجملہ کبائر کے مسلمان کی آبرو ریزی میں زبان چلانا بھی کبیرہ گناہ ہے اور ایک گالی کے عوض دو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے " (ابن ابی الدنیا)
(۳)	حضرت جابر اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا : "جس نے کسی مسلمان کی آبرو ریزی کے موقع پر اس کی امداد کی تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کی ایسے موقع پر امداد کرے گا کہ جہاں اس کو امداد کی ضرورت ہوگی " (ابو داؤد)
(۴)	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جس شخص نے جھگڑے کو ترک کر دیا، ایسی حالت میں کہ وہ غلطی اور ناحق پر تھا، تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا مکان جنّت کے ابتدائی حصّہ میں بنا دیتا ہے اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے پھر بھی اپنا مطالبہ محض جھگڑے کو روکنے کے لئے چھوڑ دیا تو ایسے بندہ کا مکان جنت کے وسط میں بنا دیا جاتا ہے اور جس نے اپنے اخلاق کو درست کرلیا تو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس کا مکان جنت کے بالائی حصہ میں تعمیر کر دیا جاتا ہے۔"			

(۱۰) ایفائے وعدہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۸۱	۱- جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔	۲	۲۲	۱
		۵	۱	۱
		۱۷	۴	۴
۱۸۲	۲- وعدہ کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرو۔ اگر بھول جاؤ تو جب یاد آئے اس وقت کہہ لو۔	۱۸	۴	۲-۱
۱۸۳	۳- اور یاد رکھو انشاء اللہ نہ کہنے والے عذاب میں مبتلا کئے گئے تھے۔	۶۸	۱	۳۳-۱۷
۱۸۴	۴- مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ وعدے کو پورا کرے۔	۲۳	۱	۸
۱۸۵	۵- وعدوں کو پورا کرو۔ قیامت کے دن اس بارے میں سوال ہوگا۔	۱۷	۴	۴
۱۸۶	۶- اپنی شرمگاہوں اور امانتوں کی حفاظت کرنے اور عہد کو پورا کرنے والے جنتی ہیں۔	۷۰	۱	۳۵-۲۲

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص چھ باتوں کا وعدہ کرے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ (i) جب بات کرے تو جھوٹ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نہ بولے (۲) کبھی وعدہ خلافی نہ کرے (۳) جب کوئی امانت رکھے تو اس میں خیانت نہ کرے (۴) نگاہ کو نیچا رکھے (۵) ہاتھوں کو ظلم سے روکے (۶) شرمگاہ کی حفاظت کرے۔"			
(۲)	حضرت عبداللہ بن ابی الحماءؓ سے روایت ہے کہ میں نے بعثت سے قبل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کیا۔ مجھے آپ کو کچھ دینا رہ گیا تھا، اس لئے میں نے وعدہ کیا کہ میں آپ کو اسی مقام پر لاکر دیتا ہوں۔ پھر مجھے یہ بات یاد نہ رہی اور تین دن کے بعد یاد آئی۔ آکر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ برابر اسی جگہ موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے بڑی تکلیف دی، میں تین دن سے برابر تمہارے انتظار میں یہاں موجود ہوں۔" (ابو داؤد)			

(۱۱) شرم و حیا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۸۷	۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی حیادار تھے۔	۳۳	۷	۱
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔			
(۱)	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس باکرہ عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے جو اپنے پردہ میں ہو۔ آپ جب کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہم آپ کے چہرے سے اس بات کو پہچان لیتے تھے۔ (متفق علیہ)			
(۲)	حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ			

نمبر شمار	مضمون
	صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر دین کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے۔ ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔" (مالک)
(۳)	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انصاری شخص کے پاس سے گذر ہوا، جو اپنے بھائی کو زیادہ شرم و حیا کرنے پر سمجھا رہا تھا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: "اس کو چھوڑ دے حیا تو ایمان ہے۔" (بخاری)
(۴)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔" (بخاری۔ مسلم)
(۵)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب ایک چیز گئی تو سمجھو دوسری بھی گئی۔" (بخاری۔ مسلم)
(۶)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ: "جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس میں شرم و غیرت نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر و مبغوض بن جاتا ہے۔ جب اس کی حالت اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں امانت داری نہیں رہتی تو وہ خیانت در خیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد اس سے صفت رحمت اٹھالی جاتی ہے۔ پھر تو وہ پھٹکارا ہوا مارا مارا پھرنے

نمبر شمار	مضمون
	لگتا ہے۔ جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اب اس سے رشتۂ اسلام ہی چھین لیا جائے۔" (ابن ماجہ)
۷	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فحش عیب ہے، حیا زینت ہے۔ جس میں فحش ہوگا عیب ظاہر ہو جائے گا۔ حیادار میں زینت کی خوبی پیدا ہو جائے گی۔" (ابن ماجہ)
۸	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہو جائیگی۔" (ترمذی)
۹	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "حیا میں خیر ہی خیر ہے۔" (مسلم)
۱۰	اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حیا کو اگر انسانی صورت عنایت کی جاتی تو ایک مرد صالح کی شکل کا آدمی ہوتا۔" (مؤطا امام مالک بطولہ)
۱۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو اور حیا کا حق ادا کرو۔" کسی نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ سے شرماتے تو ہیں۔ فرمایا: "یہ حیا نہیں ہے بلکہ دماغی تخیلات پر پورا پورا قابو رکھا جائے، پیٹ کو حرام سے بچایا جائے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	موت کو یاد رکھے، قبر میں ہڈیوں کے گل جانے کا دھیان رہے، جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے۔ جس نے یہ کام کئے اس نے اللہ کی حیا کا حق ادا کیا۔ (ترمذی)			

۴۔ مخاربِ اخلاق

(۱) استکبار و تکبّر

ف: قرآن کریم میں دو لفظ مستکبر اور متکبّر متعدد مقامات پر استعمال کئے گئے ہیں۔ مستکبر اس کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ یہ دل سے ہوتا ہے۔ اور متکبّر وہ ہے جو اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے۔ اس کا اظہار دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو افعال سے اور دوسرے اقوال سے۔ جب تکبّر کا اظہار افعال اور چال ڈھال سے ہو تو اس آدمی کو مختال کہتے ہیں اور جب زبان سے بھی ظاہر ہونے لگے تو ایسے آدمی کو فخور کہتے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۸۸	۱۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، ان کے دل منکر ہیں اور وہ لوگ مستکبر ہیں۔	۱۶	۳	۱
۱۸۹	۲۔ اللہ تعالیٰ مستکبرین کو پسند نہیں کرتا۔	۱۶	۳	۲
۱۹۰	۳۔ جو شخص اللہ کی آیتوں کو سن کر مستکبر ہو کر پیٹھ پھیرے گویا اس نے سنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، اس کو	۳۱	۱	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔	۴۵	۱	۸
۱۹۱	۴۔متکبر اور متکبر کو جب ہدایت کی طرف دعوت دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہے اور کپڑے لپیٹ لیتا ہے (تاکہ وہ اس کو سُن ہی نہ سکے) اور ضد کرتا ہے۔	۷۱	۱	۷
۱۹۲	۵۔(جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ہر متکبّر اور سرکش دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے۔	۴۰	۴	۸
۱۹۳	۶۔اور متکبّروں کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیتا ہے جو بہت بُرا ٹھکانا ہے۔	۱۶	۴	۴
		۳۹	۶	۸
		۳۹	۸	۲
		۴۰	۸	۸

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں نہ جائے گا" (مسلم۔ابوداؤد۔ترمذی۔ابن ماجہ)

(۲) حضرت مسلم بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:۔
"انسان تکبّر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے

نمبر شمار	مضمون
	یہاں تک کہ اس کا نام جبارین کی فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ یعنی پھر عذاب دیا جاتا ہے ۔" (ترمذی)
(۳)	حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ: "متکبر قیامت میں چیونٹیوں کے مثل ہوں گے، ان کو اہلِ محشر روندتے ہوں گے ۔ آگ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی۔ جہنم کے ایک خاص قیدخانہ میں ان کو عذاب کیا جائے گا جس کا نام بولس ہے۔ ان پر نار الدینار یعنی نہایت تیز آگ جلائی جائے گی اور ان کو دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا کچ لہو پینے کو دیا جائے گا ۔" (ترمذی)
(۴)	حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک حدیثِ قدسی میں ارشاد ہے : "کبر اور عظمت میری دو چادریں ہیں ۔ جو ان کو مجھ سے چھینتا ہے اور کھینچا تانی کرتا ہے میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا ۔" (مسلم - ابوداؤد - ابن ماجہ)
(۵)	حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے کہ "جس وقت میری امت فارس و روم کو فتح کرے گی اور اس میں تکبر پیدا ہو جائے گا اور لوگ اترا کر چلنے لگیں گے تو حق تعالیٰ ان کے بعض پر بعض کو مسلط کر دے گا ۔" (یعنی ان میں خونریزی شروع ہو جائے گی)۔ (ترمذی - ابن حبان)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) اختال و تفاخر			
۱۹۴	۱- اللہ تعالیٰ مختال (اترانے والے) اور فخور (شیخی خورے) کو پسند نہیں کرتا۔	۴ ۵۷	۶ ۳	۴ ۴
۱۹۵	۲- تم (بات چیت کرتے وقت) لوگوں کی طرف اپنے گالوں کو مت پھلاؤ اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو بیشک اترانے والے اور بڑائیاں کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے۔	۳۱	۲	۷
۱۹۶	۳- اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو خاندان اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایکدوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔	۴۹	۲	۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"سب سے زیادہ غصہ اس شخص پر ہوگا جس کا نام "ملک الموت" یا شہنشاہ ہوگا" (مسلم)

(۲) امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"علاماتِ قیامت میں سے یہ بات بھی ہے کہ معمولی طبقے کے لوگ بڑے بڑے مکان اور اونچی اونچی حویلیاں بنا کر ان پر فخر کریں گے" (بخاری مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
(۳)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "لوگوں کو چاہئیے کہ یا تو وہ اپنے باپ دادا کے نام پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ خدا ان کو نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا " (ابوداؤد - ترمذی)			
(۴)	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "جو شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہیں یا اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے " (ابوداؤد)			

(۳) استہزا و تمسخر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۹۷	۱ - اللہ کی آیتوں کا مذاق مت اُڑاؤ ورنہ تم کو ذلت کا عذاب ہوگا -	۴۵	۱	۹
۱۹۸	۲ - نہ ایک قوم دوسری قوم کا مذاق اُڑائے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کا مذاق اُڑائے، شاید وہ ان (مذاق اُڑانے والوں) سے بہتر ہوں - اور ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ چڑانے کو نام رکھو - ایمان لانے کے بعد اس طرح کے نام رکھنا گناہ ہے - جو کوئی اب بھی ان باتوں سے توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے -	۴۹	۲	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۹۹	۳ - اس دُنیا میں مجرم ایمانداروں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ جب ان کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو آپس میں آنکھ مارتے ہیں اور جب لوٹ کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو باتیں بناتے ہوئے جاتے ہیں اور جب ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بے شک یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں۔ اُن (مجرموں) کو اِن (ایمانداروں) پر داروغہ بنا کر تو نہیں بھیجا گیا (جو یہ ایسا کرتے ہیں) قیامت کے دن ایماندار (ان) منکروں پر ہنسیں گے اور تختوں پر بیٹھے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہوں گے اور اس دن منکر اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔	۸۳	۱	۲۹-۳۶
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں :-			
(۱)	حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "ایک شخص کو جنّت کا دروازہ کھول کر بلایا جائے گا۔ جب وہ قریب پہنچے گا تو بند کر لیا جائے گا۔ پھر دوسرے دروازے سے آواز دی جائے گی، وہاں بھی یہی سلوک ہو گا۔ غرض یہاں تک کہ وہ نا اُمید ہو کر جانا چھوڑ دے گا" یہ اس شخص کی سزا ہے جو لوگوں کا مذاق اُڑایا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو دھوکا دیا کرتا تھا۔" (بیہقی)			
(۲)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "بد ترین انسان وہ شخص ہے جو دو منہ رکھتا ہو۔ ایک منہ سے ایک کے پاس جاتا ہو اور دوسرے منہ سے دوسرے کے پاس۔" (بخاری، مسلم)			

نمبر شمار	مضمون
(۳)	حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "خون، مال، آبرو یہ تینوں چیزیں ایک حکم میں ہیں۔ ان کی حرمت مکہ معظمہ اور ماہ ذوالحجہ جیسی ہے۔" (بخاری۔مسلم)
(۴)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "مسلمان کا خون، اس کی آبرو، اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔" (مسلم۔ترمذی)
(۵)	حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "سود کے بہتر۷۲ درجے ہیں اور ادنیٰ درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبرو ریزی میں زبان کھولی جائے۔" (طبرانی)
(۶)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب سے بڑا سود اور سب سے بدترین اور تمام سودوں میں خبیث سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کی جائے اور ایک مسلم کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔" (ابن ابی الدنیا۔بیہقی)
(۷)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	یعنی موجب عذاب ہیں (۱) بخل کی پیروی (۲) ہوائے نفسانی کا اتباع (۳) خود بینی و خود رائی " (طبرانی)			

(۴) ریا اور احسان جتانا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۰۰	۱۔ ریا کو دل سے نکال دو۔	۸	۶	۳
۲۰۱	۲۔ نیک کاموں میں ریا کا ہونا ان عملوں کو اس طرح ضائع کر دیتا ہے جیسے بارش پتھر کی گرد کو دھو کر بالکل صاف کر دیتی ہے۔	۲	۳۶	۴
۲۰۲	۳۔ یا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بڈھا ضعیف آدمی ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ اس کا ایک باغ ہو جس میں ہر قسم کے میوہ دار درخت ہوں۔ اچانک ایک بگولا آئے جس میں آگ ہو اور وہ اس باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر دے۔	۲	۳۶	۶
۲۰۳	۴۔ جو شخص اپنا مال دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، شیطان اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے جو بہت بُرا ساتھی ہے۔	۴	۶	۵
۲۰۴	۵۔ ریاکاروں کے لئے تباہی ہے۔	۸	۶	۳
۲۰۵	۶۔ کسی کے ساتھ نیکی کرنے کے بعد احسان مت جتاؤ۔			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ کسی کی امداد کر کے احسان جتانے سے تو یہ بہتر ہے کہ اس کو نرم بات کہہ کر ٹال دو اور درگذر کرو۔	۲	۳۶	۳-۴
۲۰۶	۷- اپنے ایمان لانے کا بھی کسی کو احسان مت جتاؤ۔ بلکہ اللہ کا احسان مانو کہ اس نے تم کو دولتِ ایمان سے مالا مال کر دیا۔	۴۹	۲	۷

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"اس امت میں سے جس شخص نے کوئی بھلا کام دنیا کے لئے کیا اور آخرت کا کام دنیا دکھاوے کو کیا تو آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔"

(احمد - ابن حبان)

(۲) حضرت جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

"آخرت کے کام میں دنیا کی شہرت کا طالب ذلیل و رسوا ہے۔ اس کا نام دوزخ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کا چہرہ بگاڑ دیا جاتا ہے اور اس کا ذکر مٹ جاتا ہے۔" (طبرانی)

(۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

"جس نے نماز، روزہ، صدقہ دنیا دکھاوے کو کیا وہ مشرک ہو گیا۔" (بیہقی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
(۴)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " ریاکار قاری جہنم کی اس وادی میں عذاب کئے جائیں گے جس کا نام جُبّ الحزن ہے " (ترمذی)			
(۵)	حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: " تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے " (ابن ماجہ - بیہقی)			

(۵) غصہ، سخت دلی اور تند خوئی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۰۷	۱- غصے کو پی جاؤ اور لوگوں کو ان کے قصور معاف کر دیا کرو۔	۳	۱۴	۵
۲۰۸	۲- سخت دل اور تند خو مت بنو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔	۳	۱۷	۴
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-			
(۱)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " پہلوان وہ نہیں ہے جو زیادہ بوجھ اٹھائے یا لوگوں کو پچھاڑتا پھرے بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کو ضبط کرے اور غصے کی وجہ سے خدا کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو " (بخاری - مسلم)			

نمبر شمار	مضمون
۲	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "اے معاویہ! غصہ نہ کیا کر، غصہ ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بدمزہ کر دیتا ہے۔" (بیہقی۔ ابن عساکر)
۳	حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: "جہنم میں ایک دروازہ ہے، اس سے وہی لوگ داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ ہی کے بعد ٹھنڈا ہوتا ہے۔" (ابن ابی الدنیا)
۴	حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائیے جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "غصہ نہ کیا کر، تجھ کو جنت مل جائے گی۔" (طبرانی)
۵	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس سے خدا کا غضب دور رہتا ہے۔ ارشاد فرمایا: "غصہ کا ترک کر دینا۔" (احمد۔ ابن حبان)
۶	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "رضائے الٰہی کے لئے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔" (ابن ماجہ)
۷	حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم

نمبر شمار	مضمون
	صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جو شخص باوجود قدرت کے انتقام کے غصّہ کو پی گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کرے" (ابوداؤد)
(۸)	حضرت ابی وائل القاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "غصّہ کا تعلق شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے آگ کو پانی ہی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصّہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ غسل کر لیا کرے" (ابن عساکر)
(۹)	حضرت ابی وائل کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جب غصّہ آئے تو وضو کر لینا چاہیئے" (احمد۔ ابوداؤد)
(۱۰)	حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "غصّہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان آگ سے بنا ہے، آگ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ جب کسی کو غصّہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ پانی پی لیا کرے" (ابوداؤد)
(۱۱)	حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا :۔ "اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصّہ آئے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھنے کی حالت میں غصّہ آئے تو لیٹ جائے" (ابوداؤد۔ ابن حبان)
(۱۲)	حضرت سلمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "غصہ کے وقت "اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کہنے سے غصہ جاتا رہتا ہے" (بخاری۔مسلم)			
(۱۴)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جس نے غصے کو روک لیا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے اور جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے، خدا تعالیٰ اس کے عیوب چھپا لیتا ہے" (طبرانی)			

(۶) کینہ اور حسد

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۰۹	۱۔کیا لوگ دوسروں پر اس بنا پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (دوسروں) کو اپنے فضل سے (زیادہ) کیوں دے دیا؟	۴	۸	۴
۲۱۰	۲۔تم کو چاہیئے کہ جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر فضیلت دی ہو اس کی تمنا مت کرو۔ ہر کسی کے لئے اپنی اپنی کمائی کا حصہ ہے۔ تم تو اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو۔ (یعنی دوسروں کی فضیلت کو دیکھ کر جلو نہیں بلکہ خود محنت کرکے اور اللہ سے مانگ کر بڑائی حاصل کرنے کی کوشش کرو)	۴	۵	۷
۲۱۱	۳۔اور حاسدوں کے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔	۱۱۳	۱	۵

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث نبی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
①	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "کسی بندہ کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔" (ابن حبان ۔ بیہقی)
②	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے :۔ "حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔" (بیہقی)
③	حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر حرص اور حسد دونوں مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔" (رزین)
④	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :۔ "جو حسد کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (طبرانی)
⑤	حضرت حمزہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا : "لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ فگن رہے گی جب تک وہ باہمی حسد نہ کریں۔" (طبرانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :۔ " اللہ کے سامنے ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن ان دو آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی جن کے درمیان عداوت اور کینہ ہو " (طبرانی)			
۷	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن کینہ پرور نہیں بخشا جاتا۔" (بیہقی)			
۸	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ " کبر سے بچو، کبر ہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے پہلے شیطان کو تباہ کیا۔ حرص سے بچو، حرص ایسی بری چیز ہے جس نے آدمؑ کو جنت سے باہر نکال پھینکا۔ حسد سے بچو، وہ بری بلا ہے جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کرادیا" (ابن عساکر)			

(۷) ظلم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۱۲	۱۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا۔	۳	۶	۳
		۴۲	۴	۱۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۱۳	۲- ظالم کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔	۶	۵	۴
۲۱۴	۳- ظالم فلاح نہیں پاتا،	۶	۱۶	۹
۲۱۵	۴- اور نامراد ہوتا ہے۔	۲۰	۹	۷
۲۱۶	۵- ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔	۷	۵	۵
۲۱۷	۶- اللہ تعالیٰ انتقام لینے میں بھی مظلوم کی امداد کرتا ہے۔	۲۲	۸	۳
۲۱۸	۷- اور اس نے ظالموں کے لئے جہنّم اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔	۷۶	۲	۹

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعًا بیان کیا ہے: "گھڑی بھر ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے" (اصبہانی)

(۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام کیا ہے، تم پر بھی ظلم حرام ہے۔ دیکھو کسی پر ظلم مت کرنا" (ترمذی - ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی، نہ اس کی طلب سے بارش ہوتی ہے، نہ خدا کی جانب سے امداد نازل ہوتی ہے" (طبرانی)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن ایک اندھیرا ہے" (مسلم)

نمبر شمار	مضمون
۵	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ظالم کی نیکیاں مظلوم کو اور مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔" (احمد - طبرانی)
۶	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "اگر کسی کا کسی پر کوئی حق ہو، کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو یا آبروریزی کی ہو تو اس کو دنیا ہی میں معاف کرالو۔ قیامت میں روپیہ پیسہ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔" (بخاری - ترمذی)
۷	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو، بادلوں کے اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں تیری امداد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ وقفہ سے ہو۔" (احمد - ترمذی)
۸	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "مظلوم کی بددعا سے بچو، یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔" (حاکم)
۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قسم ہے مجھ کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اپنی عزت اور جلال کی، میں جلدی یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔" (ابوالشیخ)			
(۱۰)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی ظالم کی باطل پر مدد کی تاکہ حق کو مٹائے تو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ایسے شخص سے بری ہے۔" (طبرانی)			

(۸) بدگمانی تجسس و عیب جوئی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۱۹	۱۔ بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔	۴۹	۲	۲
۲۲۰	۲۔ گمان کی پیروی کرنا تو کفار و مشرکین کا شیوہ ہے۔	۶	۱۴	۶
		۶	۱۸	۴
		۱۰	۴	۶
		۱۰	۷	۶
		۵۳	۱	۲۳
۲۲۱	۳۔ بے علم گمان کی پیروی کرتے ہیں۔	۵۳	۲	۳
۲۲۲	۴۔ گمان تو حق بات میں کچھ بھی کام نہیں دیتا۔	۱۰	۴	۶
		۵۳	۲	۳
۲۲۳	۵۔ تجسس مت کرو۔ (یعنی ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولو)	۴۹	۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۲۴	۶۔ ہر وہ شخص جو دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے اور طعنے دیتا ہے اس کے لئے تباہی ہے۔	۱۰۴	۱	۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً منقول ہے کہ "جس نے جھوٹا خواب گھڑا اس کو قیامت میں مجبور کیا جائے گا کہ وہ دو جَوؤں میں گرہ لگا دے اور ظاہر ہے کہ جَو میں کون گرہ لگا سکتا ہے۔ جس نے کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنیں اس کے کان میں گرم سیسہ ڈالا جائے گا۔ تصویر بنانے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر کو زندہ کرے۔"

(زواجر)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور یہ جھانکنا بھی بلا اجازت و اطلاع کے تھا اور پھر گھر والوں میں سے کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو ان کو یہ جائز ہے۔" (بخاری۔ مسلم)

(۳) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی مکان کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکا تو اس نے حد کا کام کیا (یعنی اس پر حد قائم کی جا سکتی ہے) اگر مکان والوں میں سے کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو یہ آنکھ رائیگاں گئی (یعنی اس کا کوئی قصاص واجب نہ ہوگا)۔" (ترمذی)

نمبر شمار	مضمون
۴	حضرت راشد بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا۔ عیب چیں اور غیبت کرنے والے۔" (احمد)
۵	حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہو لیکن تمہارے قلب میں اسلام نے جگہ نہیں پکڑی دیکھو! مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور لوگوں کے خفیہ عیوب کے پیچھے مت لگو۔ جو لوگ مسلمانوں کے خفیہ عیوب کی تلاش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ بھی ان کے عیوب کے درپے ہو جاتا ہے اور خدا جس کے درپے ہو جاتا ہے تو اس کو اس کے کجاوے میں رسوا کر دیتا ہے۔" (ترمذی)
۶	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تو لوگوں کے خفیہ عیوب کی تلاش شروع کر دے تو ان کو تباہ کر دے گا۔" (یعنی وہ بیباک ہو کر زیادہ گناہ کرنے لگیں گے اور تباہ ہو جائیں گے)۔ (ابو یعلی)
۷	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اپنے بھائی مسلمان کے خفیہ عیب پر اس کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	عار نہ دلا - کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تجھ کو اس میں مبتلا کردے اور اس پر رحم کرے" (ترمذی)			
⑧	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "جس نے اپنے بھائی مسلمان کو اس کے گناہ پر عار دلائی تو جب تک یہ عار دلانے والا خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہوجائے، اس کو موت نہ آئے گی" (ترمذی)			

(۹) غیبت اور بہتان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۲۵	۱- ایک دوسرے کی غیبت مت کرو- ایسا کرنا گویا اپنے مُردار بھائی کا گوشت کھانا ہے -	۴۹	۲	۲
۲۲۶	۲- کسی پر تہمت مت لگاؤ - جو لوگ پاکدامنوں پر تہمت لگا کر چار گواہ پیش نہ کرسکیں اُن کے اسّی دُرّے مارو اور پھر کبھی ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو- وہ فاسق ہیں- ان میں سے جو توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے -	۲۴	۱	۴-۵
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، " نَمَّام یعنی چغل خور جو			

نمبر شمار	مضمون
	اِدھر کی اُدھر لگاتا ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)
(۲)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو قبر میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: "ایک ان میں چغل خور ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔" (بخاری۔ مسلم)
(۳)	حضرت ابن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خدا کی بدترین مخلوق چغل خوری کرنے والا ہے۔" (احمد)
(۴)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: "غیبت اور چغل خوری دونوں ایمان کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح کوئی چرواہا پتوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔" (اصبہانی)
(۵)	حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی شخص پر ایسا عیب لگایا جو اس میں نہیں ہے تو خدا عیب لگانے والے کو دوزخ میں قید رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کئے کی سزا پائے۔" (طبرانی)
(۶)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بہتان اور جھوٹے عیب کا کوئی کفارہ نہیں۔" (احمد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک آدمی کا نامۂ اعمال کھلا ہوا اس کے سامنے لایا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا۔ الٰہی! میری نیکیاں اس میں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ارشاد ہوگا۔ تو نے غیبت کی تھی، اس نے تیری نیکیوں کو مٹا دیا" (اصبہانی)

(۱۰) سرگوشی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۲۷	۱۔ سرگوشی (کانا پھوسی) مت کرو، اس میں بھلائی کم ہوتی ہے۔ البتہ کسی نیک کام یا دو فریقوں میں صلح کرانے اور رضاء الٰہی کو حاصل کرنے کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔	۴	۱۷	۲
۲۲۸	۲۔ منع کرنے کے باوجود سرگوشیاں کرنا منافقوں کی نشانی ہے	۵۸	۲	۲
۲۲۹	۳۔ جب لوگ آپس میں کانا پھوسی کرتے ہیں تو اللہ بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے اور قیامت کے دن ان کے تمام اعمال ان کو بتا دے گا۔ بے شک اس کو ہر بات معلوم ہے۔	۵۸	۲	۱
۲۳۰	۴۔ اے ایمان والو! اگر تم کو کبھی سرگوشی کرنے کی ضرورت پڑے تو بدی، سرکشی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے لئے سرگوشی مت کیا کرو۔ بلکہ نیکی اور خدا ترسی کے لئے کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب کو اکٹھے ہونا ہے۔	۵۸	۲	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۳۱	۵۔ یاد رکھو اکانا پھوسی تو شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ مومنوں کو رنجیدہ کرے اور شیطان بغیر اذنِ الٰہی مومنوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔	۵۸	۲	۴

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کیا کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو رنج ہوگا۔" (ابوداؤد)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو اس بات کا یقین رکھے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تیرے ساتھ ہے جہاں بھی تو ہو۔" (طبرانی)

(۱۱) خود پسندی، خوشامد اور طلبِ تعظیم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۳۲	۱۔ جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور (کسی اچھے کام کے) بن کئے پر اپنی تعریف چاہتے ہیں، ان کے متعلق یہ نہ سمجھو کہ وہ عذاب سے چھوٹ گئے۔ ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔	۳	۱۹	۸

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
①	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو بھی مجھ کو ایک گناہ کا خطرہ یقینی ہے کہ تم اس میں مبتلا ہو جاؤ گے ۔ اور وہ عُجب یعنی خود بینی ہے " (بزار)
②	حضرت مسلم بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا : "انسان تکبر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے ، یہاں تک کہ اس کا نام جبّارین کی فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے " (یعنی پھر عذاب دیا جاتا ہے) ۔ (ترمذی)
③	زواجر میں دیلمی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "خود بینی ایسی بُری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں " (دیلمی)
④	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جو شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہیں یا اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے " (ابوداؤد)
⑤	حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کا ارشاد ہے: "منافق کو سید نہ کہو۔ اگر تم نے کسی منافق کو تعظیم کے الفاظ سے یاد کیا تو تم نے اپنے رب کو خفا کر دیا۔" (ابوداؤد)			
(۶)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کو غصہ آجاتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے۔" (بیہقی)			

(۱۴): بیہودہ گوئی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۳۳	۱۔ بتوں کی گندگی اور بیہودہ گوئی سے بچتے رہو۔	۲۲	۴	۵
۲۳۴	۲۔ جو لوگ قرآن کریم کو منزل من اللہ نہیں مانتے اور قرآن کو قصوں، کہانیوں کا مجموعہ بتاتے ہیں اور جو لوگ اس بات میں ان کی اعانت کرتے ہیں، یہ سب (ظلم) بے انصافی اور بیہودگی پر آگئے ہیں۔	۲۵	۱	۴-۵
۲۳۵	۳۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں یہ بھی ناپسندیدہ اور بیہودہ بات ہے۔	۵۸	۱	۲
۲۳۶	۴۔ مومن کی تو یہ شان ہونی چاہیئے کہ بیہودہ باتوں میں بالکل شریک نہ ہوں اور جب لغویت سے سامنا پڑ جائے تو بزرگانہ انداز سے وہاں سے گذر جائیں۔	۲۵	۶	۱۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۳۷	۵- بعض لوگ (اتنے باتونی اور جھگڑالو ہوتے) ہیں کہ ان کی بات دُنیا کی زندگی میں اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اپنی قلبی حالت پر گواہ بھی ٹھہراتے ہیں، حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتے ہیں۔ جب ان کو حکومت ملے تو ملک میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں اور کھیتیوں اور نسل کو تباہ کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور ان کو گناہ پر آمادہ رکھتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جہنم کافی ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔	۲	۲۵	۱۰-۸
۲۳۸	۶- بیہودہ اور گندی بات کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک گندا درخت کہ جس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا گیا ہو اور اس کو کچھ بھی قرار نہ ہو۔	۱۴	۴	۵
۲۳۹	۷- پس تم جھوٹ اور بیہودگی سے بچتے رہو۔	۲۲	۴	۵
۲۴۰	۸- جھوٹوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔	۲۶	۱۱	۳۲-۳۰
۲۴۱	۹- جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔	۳	۶	۷
۲۴۲	۱۰- اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔	۴۰	۴	۱

نوٹ: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص اپنے مسخرہ پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پہ غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کر دے، راضی نہیں ہوتا۔" (بخاری، مسلم)

نمبر شمار	مضمون
②	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بعض دفعہ انسان کے منہ سے ایسی بات اس کی بے پرواہی سے نکل جاتی ہے کہ وہ بات اس کو جہنم کی انتہائی گہرائی کا مستحق بنا دیتی ہے۔" (بخاری۔ مسلم)
③	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بدزبانی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔" (احمد۔ ترمذی)
④	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بدزبانی نفاق ہے۔" (ترمذی)
⑤	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنت سے دور کرتے ہیں۔" (طبرانی)
⑥	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مرتبہ میں سب سے بدتر قیامت کے دن خدا کے سامنے وہ شخص ہوگا جس کے فحش اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔" (بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون
⑦	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ سب سے دور خدا سے وہی دل ہے جو سخت ہے" (ترمذی)
⑧	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب لوگوں میں زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جو کثرت کے ساتھ بے فائدہ باتیں کرتا ہے" (ابوالشیخ)
⑨	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابن آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان میں ہیں" (طبرانی)
⑩	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ :- "تمام اعضاء کے مقابلے میں زبان کو سخت ترین عذاب ہو گا۔ زبان کہے گی، اے رب! تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے ایسی بات نکلی تھی جو مشرق اور مغرب تک پہنچ جاتی تھی اور خون ریزی کا سبب بن جاتی تھی۔ مجھے اپنی عزت کی قسم!! تجھ کو تمام اعضا سے زیادہ عذاب کروں گا" (ابونعیم)

(۱۳) قسمیں اور عہد شکنی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۴۳	۱۔ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے لئے نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی خواہ مخواہ بیہودہ قسمیں مت کھایا کرو)	۲	۲۸	۳
۲۴۴	۲۔ اور ایسی قسمیں؀ مت کھاؤ جن کے ذریعے تم دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور پرہیز گاری کے کاموں اور لوگوں میں صلح کرانے سے رُک جاؤ۔	۲	۲۸	۳
۲۴۵	۳۔ جن قسموں کو تم دل کے پختہ ارادے سے اُٹھاتے ہو ان پر اللہ کے ہاں مواخذہ ہوگا۔	۲	۲۸	۴
۲۴۶	۴۔ ایسی قسموں کے توڑنے پر تم کو کفارہ ادا کرنا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنا دو۔ یا ایک غلام آزاد کراؤ۔ اور جس کو یہ میسّر نہ ہو وہ تین روزے (لگاتار) رکھے۔	۵	۱۲	۴

ف: "یعنی کسی اچھے کام نہ کرنے پر خدا کی قسم کھا بیٹھے۔ مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا فقیر کو کچھ نہ دوں گا یا باہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا۔ ایسی قسموں میں خدا کے نام کو بُرے کاموں کے لئے ذریعہ بنانا ہوا۔ سو ایسا ہرگز مت کرو اور اگر کسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اور کفارہ دینا واجب ہے۔"

(حواشی عثمانیؒ)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۴۷	۵۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں عہد کرو اور پختہ کرنے کے بعد قسموں کو مت توڑو جبکہ تم (قسم کھا کر) اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔	۱۶	۱۳	۲
۲۴۸	۶۔ اور اس عورت کی طرح مت ہو جاؤ جس نے خوب محنت سے سوت کاتا اور پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اپنی قسموں کو ایک دوسرے کے درمیان دخل دینے کا بہانہ مت بناؤ کہ (قسموں کے ذریعے) ایک فریق کو دوسرے فریق پر غالب کرنا مقصود ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہاری مختلف فیہ باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔	۱۶	۱۳	۳
۲۴۹	۷۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا دینے کا بہانہ مت ٹھہراؤ ورنہ جمنے کے بعد تمہارا قدم ڈگمگا جائے گا اور تم کو اللہ کی راہ سے روکنے کی سزا کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تم کو بڑا عذاب ہوگا۔	۱۶	۱۳	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت	سورت	رکوع	آیت
۲۵۰	۸۔ زیادہ قسمیں کھانا تو منافق کی نشانی ہے۔	۴	۹	۳	۹	۶	۵
		۹	۷	۱۴	۹	۸	۳
		۹	۱۰	۲	۹	۱۲	۶/۷
		۵۸	۳	۱/۵	۶۳	۱	۲

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

نمبر شمار	مضمون
①	حضرت حارث بن برصا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ : "جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے ۔" (حاکم)
②	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ : "جھوٹی قسم سے شہر کے شہر ویران کر دیئے جاتے ہیں ۔" (بیہقی)
③	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جو شخص کسی سے عہد کرنے کے بعد بلا وجہ غدر (بے وفائی) کرے گا تو قیامت میں ایک جھنڈا اس کے ساتھ بلند کیا جائے گا جس سے ہر شخص یہ سمجھ لے گا کہ یہ غدار اور بدعہد ہے ۔" (مسلم)
④	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "منافق کی چار علامتیں ہیں : ۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۔ ۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے ۔ ۳۔ کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں دے ۔ ۴۔ جب کسی امانت کا امین بنے تو خیانت کرے ۔" (بخاری ۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

باب ۳- تقسیم حقوق و فرائض

ف: دُنیا کے نظام کو پُرامن اور احسن طریقے سے چلانے کے لئے حقوق اور فرائض کی تقسیم کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ حقوق اور فرائض پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ جو ایک کے حقوق ہیں وہ دوسرے کے فرائض ہیں۔ مثلاً اولاد کے حقوق والدین کے فرائض ہیں۔ اور والدین کے حقوق اولاد کے فرائض ہیں۔ اس لئے اس باب میں صرف حقوق کے عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ ان ہی سے فرائض بھی آسانی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

۱- اللہ کا حق

(۱) عبادت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۵۱	۱- اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو پیدا کر کے،	۵۰	۲	۱
۲۵۲	۲- اس کو اشرف المخلوقات بنایا۔	۱۷	۷	۱۰
۲۵۳	۳- انسانوں سے پیشتر اس نے جنوں کو نار سموم سے پیدا فرمایا تھا جو لطیف اور شعلوں والی آگ ہے۔	۱۵ ۵۵	۳ ۱	۲ ۱۵
۲۵۴	۴- جنوں اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ اس کی عبادت کیا کریں۔	۵۱	۳	۱۰
۲۵۵	۵- اللہ تعالیٰ ان سے رزق تو نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہے کہ	۵۱	۳	۱۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	وہ (کما کما کر) اس کو کھلائیں۔			
۲۵۶	۶۔ اللہ تعالیٰ تو خود سب سے بڑا روزی دینے والا، زور آور اور متین ہے۔	۵۱	۳	۱۲
۲۵۷	۷۔ پس اے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو۔ وہی تمہارا اور تم سے پہلوں کا رب ہے۔ اس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اُتار کر اس سے تمہارے کھانے کو پھل اور میوے پیدا کئے۔	۲	۳	۱-۲

(۲) شرک سے بیزاری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۵۸	۱۔ تمہارے رب نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کی جائے۔	۱۷	۳	۱
۲۵۹	۲۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرایا جائے۔	۵۱	۳	۵
۲۶۰	۳۔ وہ زندہ ہے اور عبادت تو صرف اسی کا حق ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معبود ہے ہی نہیں سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔	۴۰ ۳۹ ۶۴ ۲۰	۷ ۱ ۲ ۵	۵ ۳ ۳ ۹
۲۶۱	۴۔ پس تم عبادت کو صرف اسی کیلئے خالص کرکے بس اسی کو پکارو چاہے تمہارا یہ فعل کافروں کو بُرا ہی لگے۔	۴۰	۲	۵
۲۶۲	۵۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہرگز نہ ٹھہراؤ، ورنہ تم کو عذاب ہوگا۔	۲۶	۱۱	۲۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۶۳	۶۔ والدین کے کہنے پر بھی شرک مت کرو۔	۲۹	۱	۸
۲۶۴	۷۔ شرک سے اس طرح بیزار ہو جاؤ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام بیزار ہو گئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور آپ کے ساتھیوں میں تمہارے لئے پیروی کا بہترین نمونہ ہے۔	۶۰	۱	۴
		۶	۹	۷-۱۳
۲۶۵	۸۔ ان ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا اور وہی نام اس قرآن میں بھی باقی رکھا گیا۔ پس تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملّت پر قائم رہو۔	۲۲	۱۰	۶
		۲	۱۵	۶-۸
۲۶۶	۹۔ شرک گناہ کبیرہ اور سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بخش دے گا مگر مشرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔	۴	۷	۶
		۴	۱۸	۱
۲۶۷	۱۰۔ مشرک پر جنّت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔	۵	۱۰	۶

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ خدا کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ فرمایا (خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ) اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا حق خدا پر کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ ایسا کریں (یعنی شرک نہ کریں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ ارشاد فرمایا: (بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ) ان کو عذاب نہ دے۔

(مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

۲۔ رسول کا حق

(۱) محبّت و اطاعت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۶۸	۱۔ اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے اور تمہارے گناہ بخش دے ۔ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔	۳	۴	۱
۲۶۹	۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس میں یقیناً تمہارے لئے پیروی کا بہترین نمونہ ہے ۔ ان لوگوں کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔	۳۳	۳	۱
۲۷۰	۳۔ (اے میرے حبیبؐ!) تیرے رب کی قسم!! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کے فیصلوں کو سر و چشم قبول نہ کرلیں اور اس بارے میں اپنے جی میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔	۴	۹	۶
۲۷۱	۴۔ جتنے رسول بھی ہم نے بھیجے ان کے بھیجنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی جائے۔	۴	۹	۵
۲۷۲	۵۔ رسول کی اطاعت تو اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے۔	۴	۱۱	۴
۲۷۳	۶۔ پس اے لوگو! تم اللہ اور رسول کی بات کو غور سے سنو اور اسے قبول کرو تاکہ تم کو زندگی عطا ہو۔	۸	۳	۵
۲۷۴	۷۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو۔	۳ ۴ ۵	۱۴ ۸ ۱۲	۳ ۹ ۶

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
①	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "اللہ سے محبت رکھو، اس لئے کہ وہ تمہیں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو خدا کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے" (ترمذی)
②	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں" (بخاری - مسلم)
③	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "میری تمام اُمت جنّت میں جائے گی مگر جو انکار کرے (وہ نہیں جائے گا)" صحابہؓ نے دریافت کیا - یا رسول اللہ! وہ کون ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا : "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی اس نے مجھے نہ مانا اور میرا انکار کیا" (بخاری)
④	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کی تابع نہ بن جائے جو میں لایا ہوں۔" (شرح السنۃ)			

(۲) ادب و احترام

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۷۵	۱۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو اور ان سے اس طرح تڑخ کر مت بولو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے تڑختے ہو۔ کہیں (ایسا کرنے سے) تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔	۴۹	۱	۲
۲۷۶	۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے اور حضور کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔	۳۳	۱	۶
۲۷۷	۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے ساتھ نکاح کرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔	۳۳	۷	۱

ف[1]: متذکرہ بالا پہلی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی[2] نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:

"حضور کی وفات کے بعد حضور کی احادیث سُننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہیئے اور قبر شریف کے پاس حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔"

نمبر شمار	مضمون
ف ۲	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
①	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ میری آنکھوں میں کوئی بزرگ و برتر تھا۔ میں آپ کے جلال و بزرگی کی وجہ سے آپ کو آنکھیں بھر کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا حتیٰ کہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آپ کیسے تھے تو میں آپ کی صورت بیان نہیں کرسکتا۔ (شفا - شرح المواہب)
②	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین و انصار مع ابوبکرؓ اور عمرؓ کے (جمع ہوتے تھے) آپ ان کے پاس باہر تشریف لاتے تو ان میں کوئی ایسا شخص نہ ہوتا جو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکتا سوائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے، کہ یہ دونوں صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے اور آپ انھیں دیکھا کرتے۔ یہ آپ کو دیکھ دیکھ کر مسکرایا کرتے۔ آپ بھی انھیں دیکھ دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ (ترمذی)
③	حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے صحابہؓ آپ کے اردگرد (ادباً) اس طرح بے حس و حرکت خاموش بیٹھے ہیں گویا ان کے سروں پر کوئی پرندہ (گھوم رہا) ہے۔ (ترمذی)
④	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ (ضرورت کے وقت) آپ کا دروازہ ناخنوں سے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کھٹکھٹایا کرتے تھے ۔ (حاکم - بیہقی)			
⑤	حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہتا تھا تو مارے رعب کے دو دو سال تک نہ پوچھ سکتا تھا ۔ (ابو یعلیٰ)			
⑥	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا، ایک شخص نے میرے کنکری ماری ۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے ۔ انھوں نے فرمایا ۔ جاؤ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ ۔ میں انھیں لے آیا ۔ فرمایا تم کون لوگ ہو یا یہ فرمایا کہ کہاں کے ہو؟ انھوں نے جواب دیا ۔ طائف کے باشندہ ہیں ۔ فرمایا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں اس وقت تمہیں سزا دیتا ۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو ۔ (بخاری)			

(۳) درود و سلام

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۷۸	بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں ۔ اے ایمان والو! تم بھی (ایسے پیارے اور شفیق) رسول پر درود و سلام بھیجا کرو ۔	۳۳	۷	۴
ف:	اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے : "حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ۔			

نمبر شمار	مضمون
	یا رسول اللہ! اسلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ) صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے جو نماز میں پڑھا کریں۔ آپ نے یہ درود شریف تلقین کیا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ غرض یہ کہ حق تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ نبی نے بتلا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ اللہ سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے۔ کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں۔ گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال رحمت بھیجنے والا وہ ہی اکیلا ہے۔ کسی بندہ کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔"
	(یہ درود والی حدیث جس کا ذکر حضرت علامہ عثمانیؒ نے فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ میں موجود ہے اور اس کے راوی حضرت عبد الرحمان ابن ابی لیلیٰؓ ہیں۔ مؤلف)
ف۲	اس سلسلے میں چند اور احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔
(۱)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

نمبر شمار	مضمون
	"جس کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود بھیجنا چاہیئے۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔" (ترمذی)
۲	حضرت انس بن مالک رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔" (نسائی)
۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت میں سب سے زیادہ مجھ سے وہ شخص قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے۔" (ترمذی)
۴	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دن درود پڑھنے والوں میں جس کا درود زائد ہوگا وہ مجھ سے باعتبار مرتبہ کے قریب ہوگا۔" (بیہقی)
۵	حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔" (ابن ماجہ)

نمبر شمار	مضمون
۶	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے" (طبرانی)
۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے مخصوص فرشتے پھرتے رہتے ہیں، جب کوئی میرا اُمتی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ مجھ تک اس درود کو پہنچا دیتے ہیں" (نسائی)
۸	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو کوئی مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے تو میں اس کو (براہِ راست) سنتا ہوں۔ اور جو کوئی مجھ پر دور فاصلے سے درود بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے" (بیہقی)
۹	حضرت اُبی بن کعب رضؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر حضورؐ اجازت دیں تو میں اپنے تمام خالی اوقات میں درود پڑھا کروں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے تمام تفکرات کی اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہوں کو بخش دے گا" (احمد)
۱۰	حضرت اُبی رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"اے ابیؓ! اگر تو تمام وقت درود میں صرف کردے گا تو تیری دُنیا اور آخرت کی کفالت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگی۔" (احمد)			

۳۔ اُولوا الامر منکم کا حق

(۱) اطاعت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۷۹	۱۔ اپنے میں سے صاحب امر لوگوں کی اطاعت کرو اور اگر تم میں کسی بات میں تنازعہ ہو جائے تو قرآن و حدیث سے اس کا فیصلہ کر لو۔ یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔	۴	۸	۹

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے میرا حکم مانا اس نے خدا کا حکم مانا۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ جو حاکم کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ جو حاکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔" (مسلم)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تنگ دستی اور فراخ حالی میں خواستہ اور ناخواستہ اور تمہاری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	حق تلفی ہونے کی حالت میں بھی حاکم کے حکم کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری ہے۔" (مسلم)			
(۳)	حضرت ابوہریرہ رضی سے ایک اور روایت ہے کہ میرے پیارے (یعنی حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے نصیحت کی تھی کہ "(حاکم کا حکم) سننا اور ماننا خواہ حاکم ہاتھ کٹا ہوا غلام ہی ہو۔" (مسلم)			
(۴)	حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری دادی نے خود سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں تقریر کے دوران میں فرما رہے تھے۔ "اگر کسی غلام کو تمہارا حاکم بنا دیا جائے جو کتاب الٰہی کے موافق تمہاری رہبری کرے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔" (مسلم)			
(۵)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان آدمی پر خواستہ اور ناخواستہ (حاکم کا حکم) سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ حاکم اس کو معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر معصیت کا حکم اس کو دیا جائے تو پھر سننا اور ماننا نہ چاہیئے۔" (مسلم)			

(۲) حفظِ مراتب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۰	۱ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے کہ اس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے۔	۶	۲۰	۱۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۱	۲- جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر بڑائی دی ہو اس کی ہوس مت کرو (کہ دوسروں کو گرا کر خود ان کے اقتدار پر قابض ہونا چاہو اور اس طرح ملک میں بدنظمی کا ذریعہ بنو) بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگو ہر کسی کو اپنی اپنی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے	۴	۵	۷

(۳) اُمورِ سلطنت میں امداد

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۲	۱- اگر تم کو کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے جس کا تعلق امن یا خوف سے ہو تو اس کو اپنے حاکموں تک پہنچا دیا کرو، تاکہ تحقیق کرنے والے حضرات اس کو	۴	۱۱	۷

معلوم کرکے اس کی تحقیق کر سکیں (اور حکومت کو مناسب کارروائی میں سہولت ہو)

ف: لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں سے اپنی دشمنیاں نکالنے کے لئے خواہ مخواہ حکام وقت کے پاس لوگوں کی شکایتیں کرتے پھرو کہ اس طرح حکومت میں تم کو عزت مل جائے۔ ایسا کرنا سخت گناہ کا کام ہے۔ جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے:-

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:-

"جو لوگ ظالم اُمرا کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا،

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار
			نہ وہ میرے حوض پر آئیں گے خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔" (اہلِ سنن)	
			(۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہؓ سے ارشاد فرمایا:- "خدا تجھے امارت سفہاء سے بچائے۔" انھوں نے عرض کیا کہ سفہاء کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا:- "میرے بعد کچھ امیر ہوں گے جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے، نہ میری سنت پر عمل کریں گے۔ جس نے ایسے امرا کی تصدیق کی، ان کے ظلم میں ان کی امداد کی، تو ایسا شخص نہ ہمارا ہے، نہ ہم اس کے ہیں۔ یہ شخص میرے حوض پر قیامت کے دن نہ آسکے گا۔" (ابوداؤد)	
			(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص بادشاہ کے دروازہ پر آیا وہ فتنہ میں مبتلا ہوا۔ بندہ جتنا کسی بادشاہ سے قریب ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے دور رہتا ہے۔" (احمد)	

۴- رعایا کا حق

(ا) عدل و انصاف

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار
۸	۸	۴	۱- اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جب تم کو حکومت ملے تو عدل و انصاف سے حکومت کرو۔	۲۸۳
۸	۶	۵		

نمبر شمار	مضمون
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں:۔
①	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہوں گے، ایک ان میں سے امام عادل ہوگا۔" (بخاری)
②	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت میں ظالم حاکم سے اس کی رعایا جھگڑا کرے گی اور حجت و دلائل بحث و مباحثہ سے اس پر غالب آجائے گی تو اس ظالم کو حکم ہوگا۔ جاؤ! جہنم میں ایک گوشہ تمہارے لئے خالی ہے، اس کو پُر کرو۔" (بزار)
③	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ظالم امیر کی نماز قبول نہیں ہوتی۔" (حاکم)
④	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔ "تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔" (طبرانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۲) حفاظت جان و مال و عزت و آبرو

ف: رعایا کا سب سے بڑا حق جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ہے۔ جب ملک میں غنڈہ گردی کا دور ہو جاتا ہے تو جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت خطرے میں پڑ جاتی ہے اس لئے حکومت پر یہ لازم ہے کہ وہ غنڈہ گردی کے انسداد کا اہتمام کر کے رعایا کے ان بنیادی حقوق کی حفاظت کرے۔ قرآن کریم نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۴	۱۔ جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو خواہ مخواہ ستاتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔	۳۳	۷	۶
۲۸۵	۲۔ ایسے لوگ اگر باز نہ آئیں تو (ان کے انسداد کے بالترتیب یہ تین طریقے ہیں) (۱) حکومت کے متعلقہ محکمہ کو ان کے پیچھے لگایا جائے کہ وہ ان کی حرکات پر نگاہ رکھے (اگر اس پر بھی وہ لوگ باز نہ آئیں تو) (۲) ان کو اس شہر یا ملک سے جلا وطن کر دیا جائے (اگر اس پر بھی ان کی سرکشی بدستور رہے تو) (۳) جس جگہ بھی وہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے۔	۳۳	۸	۲-۳
۲۸۶	۳۔ اللہ کا یہ قدیم دستور ہے اور تم اللہ کے دستور کو ہرگز بدلا ہوا نہ پاؤ گے۔	۳۳	۸	۴
۲۸۷	۴۔ جو لوگ حکومت ملنے پر اپنی مساعی کو ملک میں فساد پھیلانے اور کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کرنے کے لئے	۲	۲۵	۱۰

نمبر شمار	مضمون
	صرف کرتے ہیں اور جب ان کو اللہ سے ڈرایا جائے تو حکومت کے غرور میں گناہ پر جمے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
(۱)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "جو لوگوں پر والی ہوا اور اس نے لوگوں کو اپنی جان کی طرح عزیز نہ رکھا اور اچھا سلوک نہ کیا تو اس کو جنّت کی خوشبو بھی میسّر نہ ہوگی۔" (طبرانی)
(۲)	حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو راعی اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرتا ہے تو مرنے کے بعد جنّت اس پر حرام کر دی جائے گی۔" (بخاری ۔ مسلم)
(۳)	حضرت ابو مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو حاکم اور راعی لوگوں کی حاجت، مصیبت اور فقر سے بے پرواہی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور حاجت سے قیامت کے دن بے پرواہی کرے گا۔" (ابو داؤد)
(۴)	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جو حاکم ضرورت مند کے لئے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور رعایا کے دکھ درد میں شریک نہیں ہوتا تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے اپنی رحمت کا دروازہ بند کرلے گا۔" (احمد)			
۵	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "جس بادشاہ نے کسی ایسے شخص کو لوگوں پر عامل بنادیا جو اس کا اہل نہ تھا اور اس سے بہتر لوگ اس خدمت کے لئے موجود تھے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی اور تمام اہلِ ایمان کی خیانت کی۔" (حاکم)			
۶	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن سفیان سے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی کو محض اپنی قرابت اور رشتہ داری کے باعث عامل بناتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اس کا فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں ہوتا اور وہ جہنم میں داخل کیا جاتا ہے۔" (حاکم)			

۵۔ والدین کا حق

(ا) احسان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۸	۱۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔	۲	۱۰	۱
		۴	۶	۳
		۶	۱۹	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۹	۲۔ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔	۱۷	۳	۱
۲۹۰	۳۔ اور مزید تاکید کی ہے کہ والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔ تمہاری ماں نے تم کو تکلیف اُٹھا کر پیٹ میں رکھا۔ پھر تکلیف سہہ کر جنا۔ پھر دو برس تک تم کو دودھ پلایا اور یہ حمل (جب اس کا بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے اس وقت سے) اور دودھ پلانے کی مدت تیس[۳۰] مہینے میں پوری ہوئی۔	۳۱ ۴۶	۲ ۲	۳-۴ ۵

(۲) مالی امداد

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹۱	۱۔ (اے میرے حبیبؐ!) لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں۔ آپ فرما دیجئے کہ مال میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ (سب سے اوّل نمبر پر) والدین کے لئے خرچ ہونا چاہیئے (بعد میں دوسروں کا حق ہے)۔	۲	۲۶	۵

(۳) فرمانبرداری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹۲	۱۔ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو	۱۷	۳	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اُن کو اُف (ہوں) بھی مت کہو اور نہ ان کو جھڑکو، بلکہ ان کے ساتھ ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے نیازمندی کے ساتھ اپنے کندھے کو جُھکا دو۔			
۲۹۳	۲۔ اور ہم نے انسان کو تاکید کر دی ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے رہے، لیکن اگر وہ تجھ کو زور دیں کہ میرے ساتھ شریک کر جس کی تجھ کو خبر نہیں تو (اس معاملے میں) ان کا کہنا مت مان۔	۲۹	۱	۸
۲۹۴	۳۔ حضرت لقمان علیہ السّلام نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیو، بے شک شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے اور یہ کہ اللہ نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر دی ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا حق مان۔ تیری ماں نے تھک تھک کر تجھ کو اپنے پیٹ میں رکھا، پھر دو سال میں تیرا دودھ چھڑایا۔ لیکن اگر وہ تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ اس چیز کو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھ کو علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان۔ لیکن دُنیا میں دستور کے موافق اُن کا ساتھ دے اور پیروی اسی شخص کی کر جو میری طرف رجوع ہو چکا ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، میں تم سب کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔	۳۱	۲	۲-۴
۲۹۵	۴۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں، کیا تم مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے بہت جماعتیں گذر چکیں۔ اور (اس پر) وہ	۴۶	۲	۷-۱۰

نمبر شمار	مضمون
	دونوں (ماں باپ) اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور اس کو کہتے ہیں کہ) تیری مٹی پلید ہو، ایمان لے آ، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو بس پہلوں کے قصے ہیں (تو ایسا شخص اور اس جیسے اور بھی) وہ لوگ ہیں جن پر عذاب کی بات ثابت ہو گئی۔ یہ ان گروہوں کے ساتھ ہیں جو ان سے پیشتر جنوں اور انسانوں میں گذر چکے۔ بے شک وہ خسارے میں پڑ گئے اور ہر گروہ کے لئے اپنے عملوں کے مطابق درجے ہیں اور ان کے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔ اور جس دن کافر آگ کے کنارے پر لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی پاکیزہ چیزیں دنیوی زندگی میں ضائع کر چکے اور ان سے فائدہ حاصل کر چکے، آج ذلت کے عذاب کی سزا پاؤ، جو بدلہ ہے اس بات کا جو تم زمین میں ناحق غرور کرتے تھے اور نافرمانی کرتے تھے۔
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
(۱)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ بہترین عمل کون سا ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ اس نے عرض کیا، اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا: ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ اس نے عرض کیا، پھر کون سا عمل ؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری۔ مسلم)
(۲)	حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے جہاد کی اجازت

نمبر شمار	مضمون
	طلب کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہیں۔ فرمایا ان ہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب موجود ہے۔ (بخاری۔ مسلم)
(۳)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے جہاد اور ہجرت دونوں کی اجازت طلب کی تھی اور اس کے ماں باپ دونوں زندہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جا ان ہی سے جا کر اچھا برتاؤ کر۔ (مسلم)
(۴)	حضرت عبداللہ بن عمر رض کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا۔ میں ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں۔ جب میں چلا تھا تو ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ فرمایا۔ فوراً واپس جا۔ اور اُن دونوں کو جس طرح رُلایا ہے اسی طرح ہنسا۔ (ابو داؤد)
(۵)	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رض نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں جہاد پہ جانا چاہتا ہوں مجھے مشورہ دیجئے۔ فرمایا۔ تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں ماں تو ہے۔ فرمایا۔ اسی کے پاس رہ۔ جنت اس کے پاؤں کے نزدیک ہے۔ (نسائی)
(۶)	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت ماں باپ کے پاؤں کے نیچے ہے" (طبرانی)
(۷)	حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کیا۔ میری ماں مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں، آپ کی

نمبر شمار	مضمون
	کیا رائے ہے ؟ ابو درداء رضؓ نے جواب دیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ باپ اور اسی طرح ماں جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہیں۔ اب تجھے اختیار ہے۔ چاہے اس دروازہ کو سلامت رکھ یا برباد کر ڈال۔ سائل نے ابو درداءؓ سے یہ روایت سُن کر اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ (ترمذی ۔ ابن حبان)
⑧	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا اس کو طلاق دیدے۔ ابن عمر رضؓ نے اس بات کو ٹال دیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد)
ف:	آج کل کے زمانے میں بعض دفعہ ماں باپ معمولی سی بات پر بہت سے خفا ہوجاتے ہیں اور طلاق کا حکم دے دیتے ہیں۔ اس قسم کا فوری حکم جو غصّے کی وجہ سے نکل جائے واجب التعمیل نہیں۔ البتہ عورت میں اگر کوئی شرعی خرابی ہو یا ماں باپ طلاق دینے کی شدید تاکید کریں تو پھر طلاق دینا مستحب ہے۔
⑨	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہئیے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے" (احمد)

نمبر شمار	مضمون
۱۰	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "ناک خاک آلود ہو" کسی نے عرض کیا۔ حضور! کس شخص کی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "جس نے بڑھے ماں باپ پائے اور پھر جنت حاصل کرنے میں کوتاہی کی۔" (بخاری۔ مسلم)
۱۱	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا۔ نیک سلوک اور اچھے برتاؤ میں کس کو مقدم کرنا چاہیئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ماں کو۔ سائل نے کہا۔ پھر کس کو؟ فرمایا: ماں کو۔ تین مرتبہ ماں کا ذکر کرنے کے بعد سرکار نے چوتھی مرتبہ فرمایا: باپ کو۔ (بخاری۔ مسلم)
۱۲	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور اللہ کا غصہ ماں باپ کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔" (بخاری)
۱۳	حضرت عبداللہ بن عمر رضی کی ایک دوسری روایت میں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا ہے، کیا میری توبہ ہوسکتی ہے؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا۔ تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔ (ترمذی)
۱۴	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ

نمبر شمار	مضمون
	اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)
(۱۵)	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے - ایک ان میں سے ماں باپ کا نافرمان بھی ہے۔" (احمد)
(۱۶)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ "جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے مگر ماں باپ کا نافرمان ایسا بدنصیب ہے کہ وہ اس ہوا سے بھی محروم رہے گا۔" (طبرانی)
(۱۷)	حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ماں باپ کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا۔" (ابن عاصم)
(۱۸)	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: "ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تجھ کو اپنے مال اور اہل و عیال سے بھی نکل جانے کا حکم کریں۔" (احمد)
(۱۹)	حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ماں باپ کا نافرمان

نمبر شمار	مضمون
	اوران کو گالی دینے والا ملعون ہے۔" (طبرانی ۔ ابن حبان)
(۲۰)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "منجملہ کبیرہ گناہوں کے ایک کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔" (بخاری ۔ مسلم)
(۲۱)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔" لوگوں نے عرض کیا۔ حضور! یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے؟ فرمایا کہ "دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا ایسا ہی ہے جیسے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ کیونکہ جب تم دوسرے کے ماں باپ کو برا کہو گے تو وہ یقیناً اس کے بدلہ میں تمہارے ماں باپ کو برا کہے گا۔" (بخاری ۔ مسلم ۔ ابوداؤد)
(۲۲)	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "ہر گناہ کے بدلہ میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔" (حاکم)
(۲۳)	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علقمہ نامی ایک شخص جو نماز روزہ کا بہت پابند تھا ۔ جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو

نمبر شمار	مضمون
	اُن کے منہ سے باوجود تلقین کے کلمہ شہادت جاری نہ ہوتا تھا۔ علقمہ کی بیوی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر اس واقعہ کی اطلاع کرائی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا علقمہ کے والدین زندہ ہیں یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ صرف والدہ زندہ ہے اور وہ علقمہ سے ناراض ہے۔ آپ نے علقمہ کی ماں کو اطلاع کرائی کہ میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، تم میرے پاس آتی ہو یا میں خود تمہارے پاس آوٴں؟ علقمہ کی بڑھیا ماں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی، بلکہ میں خود حاضر ہوتی ہوں۔ چنانچہ بڑھیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے علقمہ کے متعلق کچھ دریافت فرمایا تو اس نے کہا۔ علقمہ نہایت نیک آدمی ہے لیکن وہ اپنی بیوی کے مقابلہ میں ہمیشہ میری نافرمانی کرتا ہے اس لئے میں اس سے ناراض ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس کی خطا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے، لیکن اس نے انکار کیا۔ تب آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو جلا دو۔ بڑھیا یہ سنکر گھبرا گئی اور اس نے حیرت سے دریافت کیا۔ کیا میرے بچے کو آگ میں جلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں ہمارا عذاب ہلکا ہے۔ خدا کی قسم!! جب تک تو اس سے ناراض ہے، نہ اس کی نماز قبول ہے۔ نہ کوئی صدقہ قبول ہے۔ بڑھیا نے کہا۔ میں آپ کو اور لوگوں کو گواہ کرتی ہوں کہ میں نے علقمہ کا قصور معاف کر دیا۔ آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ دیکھو! علقمہ کی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوا یا نہیں؟ لوگوں نے بیان کیا۔ یا رسول اللہ! علقمہ کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہو گیا اور کلمۂ شہادت کے ساتھ اس نے انتقال کیا۔ آپ نے علقمہ کے غسل و کفن کا حکم دیا اور خود جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے۔ علقمہ کو دفن کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

"مہاجرین و انصار میں سے جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اس کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرے اور جس طرح ممکن ہو اس کو راضی کرے۔ اس کی رضا ماں کی رضامندی پر موقوف ہے اور خدا تعالیٰ کا غصہ اس کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔" (احمد۔ طبرانی)

(۴) دعائے مغفرت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹۶	۱۔ والدین کے حق میں یہ دعا کیا کرو: (رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝) اے رب! تو ان پر رحم فرما جیسے انھوں نے مجھ کو پالا جبکہ میں چھوٹا سا تھا۔	۱۷	۳	۲
۲۹۷	۲۔ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور	۴۶	۲	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس کو تکلیف سے جنا اور اس کا حمل میں رہنا اور دودھ چھڑانا تیس ۳۰ مہینے میں ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس ۴۰ برس کی عمر کو پہنچ گیا تو کہنے لگا:۔ " اے میرے پروردگار! میری قسمت میں کر کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور مجھ کو نیک اولاد دے۔ میں نے توبہ کی اور میں حکم بردار ہوں "			
۲۹۸	۳۔ ایسے ہی لوگوں سے ہم ان کے اچھے عمل قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگذر کرتے ہیں۔ وہ اصحاب جنت میں سے ہیں۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے۔	۴۶	۲	۶

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی کوئی خدمت اولاد کے ذمہ ہے؟ ارشاد فرمایا۔ " ہاں! نماز ۱ پڑھنا۔ ماں ۲ باپ کے لئے استغفار کرنا۔ اگر ۳ انھوں نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرنا۔ ماں ۴ باپ کے واسطے سے جن لوگوں کی رشتہ داری ہوتی ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ ماں ۵ باپ کے دوستوں کی عزت اور اکرام کرنا۔ یہ سب باتیں ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں شامل ہیں " (ابو داؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

نمبر شمار	مضمون
	عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک اعرابی مکہ کے راستہ میں ملا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس پر اس کو سوار کرایا۔ اپنے سر کا عمامہ اُتار کر بھی اس کو دے دیا۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کا بھلا کرے، یہ دیہاتی لوگ تھوڑی سی چیز سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ ابن عمر رضؓ نے فرمایا۔ اس شخص کا باپ (میرے والد بزرگوار) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ کا دوست تھا اور میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ :۔
	"سعادت مند اولاد کی بڑی خدمت یہ ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک اور بہترین برتاؤ کرے۔" (مسلم)
(۳)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ گیا تو میرے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے اور فرمانے لگے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے آپ کی تشریف آوری کی وجہ معلوم نہیں۔ عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ :۔
	"جو اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ میرے والد اور تمہارے بھائی کی دوستی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ سلوک کروں تاکہ میرے ماں باپ کی روح خوش ہو۔"
	(ابن حبان)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	۶۔ اولاد کا حق			
	(۱) اچھے نام رکھنا			
۲۹۹	۱۔ ایمان لانے کے بعد بُرے نام رکھنا گنہگاری کا کام ہے۔	۴۹	۲	۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"لوگو! تم قیامت میں اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔" (ابو داؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔" (بخاری)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ناموں میں محبوب ترین نام اللہ کی نظر میں عبداللہ ہے۔" (مسلم)

(۴) حضرت وھب الجشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو عبداللہ، عبدالرحمٰن نام بہت محبوب ہیں" (ابو داؤد)			
۵	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا نام برّہ تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا" (بخاری)			
۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا۔ سرکار نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ (ترمذی۔ مسلم)			

(۲) پرورش

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۰۰	۱۔ اولاد کو دودھ پلانے کی کل مدت پورے دو سال ہے۔	۲ ۳۱	۳۰ ۲	۲ ۳
۳۰۱	۲۔ حمل کے بوجھل ہونے سے دودھ چھڑانے تک کی کل مدت تیس ۳۰ مہینے ہے۔	۴۶	۲	۵
۳۰۲	۳۔ بچوں والی عورتوں کو چاہئیے کہ اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں ان عورتوں کا کھانا اور کپڑا دستور کے موافق باپ کے ذمّے ہوگا۔ کسی کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو۔ اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے۔ پھر اگر ماں باپ دونوں اپنی رضا مندی اور باہمی مشورے سے	۲	۳۰	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	یہ چاہیں کہ (دو برس کے اندر ہی) دودھ چھڑالیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم یہ چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دایہ سے دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ جبکہ دستور کے موافق جو کچھ اس (دایہ) کو دینا کیا ہے وہ ادا کردو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔			
۳۰۳	۴۔ جن عورتوں کو تم نے طلاق دے دی ہو ان کو (عدت گذارنے کے لئے) اپنے مقدور کے موافق رہنے کے واسطے گھر دو جہاں تم خود رہتے ہو۔ اور ان کو ایذا دینے کا ارادہ مت کرو کہ ان کو تنگ کرنے لگو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو اُن پر خرچ کرو حتیٰ کہ وہ بچہ جن لیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر اس بچے کو دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اُجرت ادا کرو۔ اور آپس میں نیکی سکھاؤ۔ اور اگر تمہاری آپس میں ضد اور تکرار ہو تو پھر کوئی دوسری عورت دودھ پلادے (اس کو اُجرت پر رکھ لو)۔	۶۵	۱	۶
۳۰۴	۵۔ چاہیئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کو نپی تُلی روزی ملتی ہے وہ اتنا ہی خرچ کرے جتنا اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو جس قدر دیا ہے، اس سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی فرمادے گا۔	۶۵	۱	۷
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں جو وضاحت فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-			

نمبر شمار	مضمون
	(۱) دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے۔ اس میں کمی بھی کی جا سکتی ہے۔
	(۲) باپ کے ذمے لازم ہے کہ دودھ پلانے والی کو کھانا کپڑا دے۔
	(الف) منکوحہ کی صورت میں تو اس لئے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔
	(ب) مطلقہ کی صورت میں اس لئے کہ وہ عدت میں ہے اور اس کی وجہ سے دودھ پلا رہی ہے۔
	(ج) دایہ کی صورت میں اس لئے کہ اس کی اجرت دینی ہی ہوگی۔
	(۳) اگر باپ مر جائے تو بچے کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دودھ پلانے کی مدت میں اس کی ماں کے کھانے کپڑے کا خرچ اٹھائیں اور تکلیف نہ پہنچائیں اور وارث سے مراد وہ وارث ہے جو محرم بھی ہو۔
ف۲:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-
①	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب سے مقدم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ پھر جو لوگ رشتے میں قریب ہوں ان پر خرچ کرنا چاہیئے" (طبرانی)
②	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر اور ثواب کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل و عیال کے نان نفقہ میں خرچ کیا جائے۔" (مسلم)			
(۳)	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جس شخص نے اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو صدقہ کا ثواب دیتا ہے" (بخاری۔ مسلم)			

(۳) تربیت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۰۵	۱۔ اے ایمان والو! اپنی اولاد کو بھی جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔	۶۶	۱	۶
۳۰۶	۲۔ ان کو نماز کی تلقین کرتے رہو۔	۲۰	۸	۴
۳۰۷	۳۔ جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین فرمایا کرتے ہیں۔	۱۹	۴	۵
۳۰۸	۴۔ (اور خود ان کی تربیت ان کے والد بزرگوار حضرت ابراھیم علیہ السّلام نے کیسے عمدہ طریقے سے فرمائی تھی کہ) جب ننھے بیٹے سے خواب کا تذکرہ فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بتا تیری کیا صلاح ہے تو (اس ہونہار اور تربیت یافتہ) بیٹے نے عرض کیا۔ "ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے اُسے کر ڈالئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھ کو صابروں میں سے پائیں گے۔"	۳۷	۳	۲۷/۲۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۰۹	۵-اسی تربیت کی جھلک حضرت لقمان علیہ السّلام کی ان نصیحتوں میں بھی پائی جاتی ہے جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کیں۔	۳۱	۲	سالم رکوع

ف : اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"ایک شخص کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ساڑھے تین سیر غلّہ یا کھجوریں وغیرہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔" (ترمذی)

(۲) حضرت ایوب بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"ایک باپ کا اپنے بیٹے پر ادب سکھانے سے بڑھ کر اور کوئی احسان نہیں ہے۔"

(ترمذی)

(۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور اُٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"ہاخ تھو۔ ہاخ تھو۔ منہ سے نکال کر پھینک دو۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے !!"

(مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۴) بیٹیوں کی پرورش وتربیت			
۳۱۰	۱- (انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ) جب اس کو اپنے ہاں بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی ہے تو اس کا چہرہ (غم سے) کالا پڑ جاتا ہے اور اس کا دل گھٹنے لگتا ہے۔	۱۶ ۴۳	۷ ۲	۸ ۲
۳۱۱	۲- (زمانہ جاہلیت میں عرب میں یہ بات اس درجے بڑھ چکی تھی کہ ایسا آدمی جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو جاتی بیٹی کی پیدائش کی خبر پہ) اس خبر کی (عام طور پر جانی بوجھی) برائی کی وجہ سے لوگوں سے چھپا پھرتا تھا (اور یہ سوچتا تھا) کہ اس کو ذلت کے ساتھ زندہ رہنے دے یا مٹی میں (زندہ) دفن کر دے۔	۱۶	۷	۹
۳۱۲	۳- قیامت کے دن ان زندہ گاڑی ہوئی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کو کس جرم کی پاداش میں ہلاک کیا گیا تھا۔	۸۱	۱	۸-۹

ف۱: قرآن کریم کا یہ نہایت ہی پاکیزہ اور لطیف اندازِ بیان ہے کہ "ان لڑکیوں سے سوال ہوگا کہ بتاؤ تم کو کس جرم میں ہلاک کیا گیا تھا؟" اصل میں تو یہ سوال ان ہلاک کرنے والوں ہی کو متنبہ کرنے کیلئے ہوگا کہ مکمل عدالتی کارروائی کے بعد ان کو جہنم میں داخل کیا جائے۔ لیکن اس دنیا میں لوگوں کو دعوتِ فکر دینے کے لئے یہ کیسا عمدہ پیرایہ ہے۔

ف۲: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:- "اگر کوئی شخص لڑکیوں کے امتحان میں

نمبر شمار	مضمون
	مبتلا کیا گیا اور پھر اس نے خوش دلی کے ساتھ ان کی پرورش کی اور ان پر احسان کیا تو یہ لڑکیاں دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔" (بخاری ۔ مسلم بطولہ)
(۲)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں ۔ حضرت عائشہ رضی نے اس کو تین کھجوریں عنایت فرمائیں ۔ اس نے ایک ایک تو ان دونوں بچیوں کو دے دی، تیسری خود کھانا چاہتی تھی کہ بچیوں نے وہ کھجور بھی مانگی تو اس نے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی آدھی آدھی دونوں لڑکیوں کو دے دی ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا :۔ "یہ عورت دوزخ سے آزاد کر دی گئی اور اس پر جنّت واجب ہو گئی۔" (مسلم)
(۳)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں اور اس نے ان کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو میں اور وہ شخص اس طرح ساتھ ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی کے ساتھ ہے" پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا۔ (مسلم)
(۴)	حضرت انس رضی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جس نے دو لڑکیوں کو پالا تو جنّت میں وہ اور میں اس طرح داخل ہوں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں" پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا ۔ (بخاری)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
⑤	حضرت انس رضؓ کی ایک تیسری روایت میں ہے کہ: "جس نے تین یا دو لڑکیوں کی پرورش کی، تین یا دو بہنوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں یا مر گئیں تو جنت میں وہ اور میں دونوں انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہوں گے۔" (ابن حبان)			
⑥	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:- "جو شخص اپنی لڑکی کو زندہ درگور نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر مقدم کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابو داؤد)			

(۵) قتلِ اولاد اور ضبطِ تولید

۳۱۳	۱۔ مشرکین کی نظروں میں ان کے شرکا (معبودانِ باطل و شیاطین) نے ان کی اولاد کے قتل کو مزین کر کے دکھایا تاکہ اس طرح ان کی ہلاکت کا سامان کریں اور ان کے دین میں گڑبڑی ڈال دیں۔	۶	۱۶	۸
۳۱۴	۲۔ (ان شیطانوں کے پیچھے لگ کر) جن لوگوں نے اپنی اولاد کو نادانی سے بغیر سمجھے ہلاک کیا وہ تباہ و برباد ہو گئے	۶	۱۶	۱۱
۳۱۵	۳۔ آؤ میں تم کو سنا دوں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کچھ حرام کیا ہے (ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ) تم اپنی	۶	۱۹	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اولاد کو مفلسی (تنگی رزق) کے ڈر سے ہلاک نہ کرو۔ بلاشبہ ہم تم کو بھی اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں۔			
۳۱۶	۴۔ مفلسی (تنگی رزق) کے ڈر سے اولاد کو ہلاک کر دینا گناہِ کبیرہ ہے۔	۱۷	۴	۱
۳۱۷	۵۔ اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بلاشبہ وہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔	۱۷	۴	۲
۳۱۸	۶۔ (تمہارے رب نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ) بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ، چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور کسی جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق ہلاک نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ حکم دیا ہے تاکہ تم کو عقل آجائے۔	۶ ۱۷	۱۹ ۴	۱ ۳

ف: عنوان ہذا کی پہلی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :۔

"یہاں "شرکاء" کی تفسیر مجاہد نے "شیاطین" سے کی ہے۔ مشرکین کی انتہائی جہالت اور سنگدلی کا ایک نمونہ یہ تھا کہ بعض اپنی بیٹیوں کو سسر بننے کے خوف سے اور بعض اس اندیشہ پر کہ کہاں سے کھلائیں گے حقیقی اولاد کو قتل کر دیتے تھے اور بعض اوقات منّت مانتے تھے کہ اگر اتنے بیٹے ہو جائیں گے یا فلاں مراد پوری ہوگی تو ایک بیٹا فلاں بُت کے نام پر ذبح کریں گے۔ پھر اس ظلم و بے رحمی کو بڑی عبادت اور قربت سمجھتے تھے۔ شاید یہ رسم شیطان نے سنّتِ خلیل اللّٰہی کے جواب میں سجھائی ہوگی۔ یہود میں بھی مدت تک قتل اولاد کی رسم بطور ایک عبادت و قربت کے

نمبر شمار	مضمون
	جاری رہی جس کا انبیاء بنی اسرائیل نے بڑی شدومد سے رد کیا۔ بہر حال اس آیت میں قتل اولاد کی ان تمام صورتوں کی شناعت بیان کی گئی ہے جو جاہلیت میں رائج تھیں۔ یعنی شیاطین قتلِ اولاد کی تلقین و تزئین اس لئے کرتے تھے کہ اس طرح لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں جگہ تباہ و برباد کر کے چھوڑیں اور ان کے دین میں گڑبڑی ڈال دیں کہ جو کام ملتِ ابراہیمی و اسماعیلی کے بالکل متضاد و منافی ہے، اسے ایک دینی کام اور قربت و عبادت باور کرائیں۔ والعیاذ باللہ کجا سنتِ ابراہیمی اور کجا یہ حماقت و جہالت ؟
ف ۲ :	قتلِ اولاد کی عموماً پانچ صورتیں دنیا میں مختلف زمانوں میں رائج رہی ہیں:۔ (۱) لڑکیوں کو رشتہ دامادی سے بچنے کے لئے قتل کرنا۔ (۲) معبودانِ باطل کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو بطور بھینٹ کے قتل کر دینا۔ (۳) بدنامی کے ڈر سے بدکاری کے ذریعے قائم ہونے والے حمل کو روکنے کی تدبیریں کرنا اور بصورت استقرار حمل بچے کو ہلاک کر دینا۔ (۴) بیمار یا کمزور عورت کی صحت کو برقرار رکھنے یا بعض حالتوں میں جان بچانے کے لئے استقرار حمل کو روکنا یا حمل قرار پا جانے کے بعد بچے کو پیدائش سے قبل ہلاک کر دینا۔ (۵) تنگی رزق کے ڈر سے اولاد کو ہلاک کر دینا۔ متذکرہ بالا پانچ صورتوں میں سے پہلی تین کی حرمت تو ظاہر و باہر ہے۔ چوتھی صورت کی بعض حالتوں میں شریعت اسلامیہ نے اجازت دی ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ البتہ پانچویں صورت ایسی ہے کہ جس میں بعض لوگ تنگی رزق کی آڑ لے کر مختلف عنوانات کے تحت ضبط تولید کو جائز کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ تقسیم رزق کے بارے میں اسلامی نظریئے سے عدم واقفیت ہے۔ تقسیم رزق کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے:۔			
۳۱۹	۷۔ اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم اپنے ذمے رکھی ہے اور عبادت بندوں کے ذمے (اور قرآن کریم میں جگہ جگہ صاف ارشاد فرمایا ہے کہ)	۵۱	۳	۱۰-۱۲
۳۲۰	۸۔ تمہارا رزق آسمانوں میں ہے (اور تم اس کو زمین میں سمجھے ہوئے ہو)۔	۵۱	۱	۲۲
۳۲۱	۹۔ ہم ہی نے تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہاری معیشت کے اسباب پیدا کیے ہیں۔	۷ ۱۵	۱ ۲	۱۰ ۵
۳۲۲	۱۰۔ اور ہم ہی دنیا کی زندگی میں تمہارے درمیان تمہاری روزی تقسیم کرتے ہیں۔	۴۳	۳	۷
۳۲۳	۱۱۔ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں لیکن ہم ہر چیز ایک معینہ اندازے سے نازل کرتے ہیں۔	۱۵	۲	۶
۳۲۴	۱۲۔ (اس بارے میں ہمارا اصول یہ ہے کہ) جو کوئی ہمارے ذکر سے اعراض کرتا ہے اس پر ہم (اس دنیا میں) روزی تنگ کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس کو اندھا اٹھائیں گے۔	۲۰	۷	۹

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۲۵	۱۳۔ کہیں کفار و مشرکین (پر رزق کی فراخی اور ان) کے شہروں میں (بڑے طمطراق سے) چلنے پھرنے سے تم دھوکا نہ کھا جانا۔	۴۰	۱	۴
۳۲۶	۱۴۔ وہ تو جانوروں کی طرح کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے۔	۴۷	۲	۱
۳۲۷	۱۵۔ ایسے نالائقوں اور نافرمانوں کو زیادہ دے کر ڈھیل دینا تو ہماری قدیم سنّت ہے۔	۳۵	۵	۵-۸
		۱۸	۸	۲
		۷	۱۲	۱-۳
		۱۱	۹	۷-۹
		۱۶	۴	۸-۹
۳۲۸	۱۶۔ اور ہماری سنّت کبھی بدلا نہیں کرتی۔	۱۷	۸	۷
۳۲۹	۱۷۔ اگر لوگوں کو ایک واحد جماعت بن جانے سے روکنے کی مصلحت مانع نہ ہوتی تو ہم کافروں کے	۴۳	۳	۸--۱۰

گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی اور دروازے اور تخت سونے کے بنا دیتے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف دنیا کی زندگی کا برت لینا ہے اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقیوں ہی کے لئے ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۳۰	۱۸۔ پس تم کو چاہیئے کہ اولاد کو تنگی رزق کے ڈر سے کبھی ہلاک نہ کرو۔	۶	۱۹	۱
		۱۷	۴	۱

ف۳ متذکرہ بالا حوالہ نمبر ۱۷ والی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"یعنی اللہ کے ہاں اس دنیوی مال و دولت کی کوئی قدر نہیں، نہ اس کا

نمبر شمار	مضمون
	دیا جانا کچھ قرب و وجاہت عند اللہ کی دلیل ہے۔ یہ تو ایسی بے قدر اور حقیر چیز ہے کہ اگر ایک خاص مصلحت مانع نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافروں کے مکانوں کی چھتیں، زینے، دروازے، چوکھٹ، قفل اور تخت چوکیاں سب چاندی اور سونے کی بنا دیتا مگر اس صورت میں لوگ دیکھ کر کہ کافروں ہی کو ایسا سامان ملتا ہے عموماً کفر کا راستہ اختیار کر لیتے (الا ماشاء اللہ) اور یہ چیز مصلحتِ خداوندی کے خلاف ہوتی۔ اس لئے ایسا نہیں کیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر ایک مچھر کے بازو کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔ بھلا جو چیز خدا کے نزدیک اس قدر حقیر ہو اسے سیادت و وجاہت عند اللہ اور نبوت و رسالت کا معیار قرار دینا کہاں تک صحیح ہو گا ؟
ف ۴	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
①	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باری تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے مکہ کے تمام پہاڑوں کو سونا بنا دوں۔ تو میں نے عرض کیا کہ اے مولا ! نہیں۔ میں سونا چاندی کچھ نہیں چاہتا بلکہ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں ایک دن کھانا کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ پس جب مجھ کو بھوک لگے تو میں تیری درگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میرا پیٹ بھر جائے تو تیری تعریف اور تیرا شکر کروں۔ (مسند احمد۔ ترمذی)
②	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

نمبر شمار	مضمون
	دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک کون سا ہے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی دوسرے کو خدا کا ہمسر قرار دے حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا واقعی یہ بڑا گناہ ہے۔ پھر اس کے بعد کون سا؟ ارشاد فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔ (مسلم)
۳	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تقدیر دعا ہی سے ٹلتی ہے اور عمر رشتہ دار کے ساتھ احسان کرنے ہی سے زیادہ ہوتی ہے اور گناہ سے آدمی کا رزق کم ہو جاتا ہے" (ابن ماجہ)
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "جھوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے" (بخاری۔ مسلم)
۵	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب زنا پھیل جائے گا تو فقر و مسکنت اور ذلت عام ہو جائے گی" (ابویعلی بطولہ)
۶	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: "اے اللہ! مجھ کو اور میری اولاد کو بقدر ضرورت رزق عطا فرما" (بخاری۔ مسلم)
۷	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔
"جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور ضرورت کے لائق رزق پایا اور اللہ نے اس کو قناعت عطا فرمائی، اس نے فلاح پائی۔"

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :
"اے انسان! تو میری عبادت کے واسطے فارغ ہوجا، میں تجھے غنی کردوں گا اور غریبی کو تیرے پاس نہ آنے دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کریگا تو تجھ کو بے شمار کاموں میں مشغول کردوں گا اور فقیری کو تجھ سے دور نہیں کروں گا۔" (مسند احمد - ابن ماجہ)

(۹) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔
" زیادہ بچے جننے والی اور زیادہ محبت کرنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ میں اپنی امت کی کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔"
(ابو داؤد)

(۱۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف جانے کا حکم دیا تو آپ میرے ساتھ چلے اور مجھ کو نصیحت فرماتے جارہے تھے۔ میں سوار تھا اور حضور میری سواری کے ساتھ ساتھ جارہے تھے۔ جب نصیحت سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا : اے معاذ! تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کرسکو گے اور تم میری اس مسجد اور میری قبر کی طرف گذرو گے۔ پس میں حضور کی جدائی کے صدمے سے زار و قطار رونے لگا۔ سرکار نے فرمایا :۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"اے معاذ! یاد رکھو کہ "متقی اور پرہیزگار لوگ میرے نزدیک اور سب سے بہتر ہوں گے"۔ (مسند احمد)			
ف:	تقسیم رزق کا مفصل بیان کتاب ہذا کے حصہ اسلامی اقتصادیات کے باب اوّل تقسیم رزق میں ملاحظہ ہو۔			

(۶) اولاد کی موت پر صبر کرنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۳۱	۱- (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم تم کو ضرور آزمائیں گے تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں کے نقصان سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو مصیبت کے وقت یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۝)	۲	۱۹	۳-۴
۴۳۲	۲- ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی عنایتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔	۲	۱۹	۵
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-			
(۱)	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کسی شخص کا چھوٹا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچے اور اس کے دل کے پھل کو لے لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں، الٰہی! ایسا ہی ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ پھر اس بندے نے اس صدمہ کی			

نمبر شمار	مضمون
	خبر سُن کر کیا کیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے اس بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو۔" (ترمذی)
۲	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنتی ہیں۔ قیامت میں وہ اپنے ماں باپ کے دامن پکڑ کر کھینچیں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ماں باپ کو جنت میں نہ داخل کر دے گا وہ ان کا پیچھا نہ چھوڑیں گے۔" (مسلم)
۳	حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس عورت کا کچا حمل گر جائے گا اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے گی تو یہ کچا بچہ اپنی آنول نال میں لپیٹ کر اپنی ماں کو جنت میں لے جائے گا۔" (احمد۔ طبرانی)
۴	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر گئے، خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کی بخشش کا سبب وہ فضل و رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ان بچوں پر ہے۔" (بخاری)
۵	حضرت عقبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کے تین نابالغ بچے مر گئے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اس کا استقبال کرتے ہوں گے، چاہے جس دروازے سے داخل ہو جائے۔" (ابن ماجہ)

نمبر شمار	مضمون
(۶)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی شخص کے تین بچے مرجائیں اور پھر اس کو آگ چھوئے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ صرف قسم پورا کرنے کے لئے صراط پر سے ضرور گذارا جائے گا۔" (بخاری مسلم)
(۷)	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے کہ "جس کے دو بچے آگے جا چکے اور اس نے ان کی موت پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔" حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر کسی کا ایک ہی ہو؟۔ ارشاد فرمایا:۔ "اے نیک توفیق والی! ایک کا بھی یہی حکم ہے۔" پھر حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا کہ اگر کسی کا ایک بھی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: "اپنی امت کی جانب سے پھر میں آگے جانے والوں میں ہوں۔ میری امت کو میری موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔" (ترمذی)

(۷) متبنّیٰ کے احکام

ف: زمانہ جاہلیت میں جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی تو وہ کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا کرتا تھا اور اس کو متبنّیٰ کہتے تھے۔ وہ متبنّیٰ اپنے اس مصنوعی باپ کی تمام جائداد کا مالک ہو جاتا تھا اور اس کو بیٹے کے تمام حقوق حاصل ہوتے تھے۔ شریعت اسلامیہ نے اس رسم کو بالکل ختم کردیا۔ اور متبنّیٰ کی کوئی حیثیت تسلیم نہیں کی۔ قرآن کریم میں اس مسئلہ کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس طرح بیان کیا گیا ہے۔			
۳۳۳	۱- اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے (اسی طرح کسی شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے) اور تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ تو تمہارے منہ کی بات ہے اور اللہ ٹھیک بات کہتا ہے اور وہی راہ سمجھاتا ہے۔ تم ان کو ان کے باپوں کی طرف ہی منسوب کر کے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے۔ اگر تم کو یہ معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور رفیق ہیں۔ ہاں اگر بھولے سے ایسا ہو گیا تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر دل سے ارادہ کر کے (اُن کو اپنا بیٹا کہو تو وہ گناہ ہے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	۳۳	۱	۴
۳۳۴	۲- (اگر تمہارا لے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو تمہارے لئے جائز ہے کہ اس مطلقہ عورت سے شادی کر لو۔ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو متبنّٰی بنا لیا تھا اور زینبؓ کا اس سے نکاح کر دیا تھا، مگر ان دونوں کی آپس میں بنتی نہ تھی۔ اس پر زید نے زینب کو طلاق دے دی تو) اللہ تعالیٰ نے خود زینب کا نکاح حضورؐ سے باندھ دیا۔ (اور فرمایا کہ یہ اس لئے کیا ہے) تاکہ لوگوں کو اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے (جبکہ وہ ان سے الگ ہو چکی ہوں) نکاح کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔	۳۳	۵	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	# ۷۔اپنی جان کا حق			
	## (۱) خودکشی مت کرو			
۳۳۵	۱۔ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔	۲	۲۴	۷
۳۳۶	۲۔ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔	۴	۵	۴
۳۳۷	۳۔ جو کوئی ظلم و تعدّی سے ایسا کرے گا اس کی سزا جہنم ہوگی۔	۴	۵	۵

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور جس طرح سے (دنیا میں) اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرایا ہوگا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا ہوگا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہوگا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔" (بخاری۔ مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کا دوزخ میں گلا گھونٹا جائے گا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا۔" (بخاری)

نمبر شمار	مضمون
۳	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خودکشی کر لی تو حضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ (ابن حبان)
۴	حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے بندے! تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی، میں نے تجھ پر جنّت حرام کر دی۔" (بخاری)
۵	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفّار سے جہاد کر رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا:۔ "ہماری جماعت میں یہ جہنّمی ہے۔" لوگوں کو حضورؐ کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنّمی کیسے ہوگا؟ چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا، یہاں تک کہ وہ شخص زخموں سے چور ہو کر گر پڑا اور زخموں کی تکلیف نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی۔ تو جو شخص نگرانی کر رہا تھا وہ بھاگا ہوا سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: "آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اس سے ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ جہنّم میں جھونک دیا جاتا ہے۔" (بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) اپنے آپ کو عذابِ جہنّم سے بچاؤ			
۳۳۸	۱۔ اے ایمان والو! اپنی جانوں کی فکر کرو۔	۵	۱۴	۵
۳۳۹	۲۔ اور اپنے آپ کو جہنّم کے عذاب سے بچاؤ۔	۶۶	۱	۶
۳۴۰	۳۔ اپنے نفس کو ایسے لوگوں کی صحبت میں روکے رکھو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور بس اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔	۱۸	۴	۶
۳۴۱	۴۔ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بلاشبہ میں تو سب کے سب گناہ بخش دیتا ہوں اور میرا نام تو غفور و رحیم ہے۔	۳۹	۶	۱
۳۴۲	۵۔ پس تم عذاب آنے سے پہلے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کی نازل کردہ بہتر بات پر چلو اور اسی کے	۳۹	۶	۱-۷

مطیع ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک تم پر عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو، پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے، اور بعد میں تم کو اپنی خطاؤں پہ پچھتانا پڑے اور یہ کہنا پڑے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دے دیتا تو ہم متقی ہو جاتے یا عذاب کو دیکھ کر تم کو یہ کہنا پڑے کہ کاش ہم کو دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے کہ نیکی کر لیں اور پھر وہاں سے یہ جواب ملے کہ میری نشانیاں تمہارے پاس آئی تھیں، پھر تم نے ان کو جھٹلایا اور تکبّر کیا اور تم کافروں میں سے ہو گئے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۳) خودداری			
۳۴۳	۱۔ بغیر بلائے کسی دعوت میں مت جاؤ، بلکہ جب تم کو دعوت دی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو فوراً واپس آجاؤ۔ باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہو۔	۳۳	۷	۱
۳۴۴	۲۔ زمین پر اکڑ کر مت چلو۔	۱۷	۴	۷
		۳۱	۲	۷
۳۴۵	۳۔ بلکہ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔	۳۱	۲	۸
۳۴۶	۴۔ اور آواز میں اعتدال پیدا کرو۔	۳۱	۲	۸
۳۴۷	۵۔ لغویات کے پاس سے شریف انسانوں کی طرح سے گزر جایا کرو۔	۲۵	۶	۱۲
۳۴۸	۶۔ دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو ان کی بات سے بہتر ہو۔	۴۱	۵	۲-۳
۳۴۹	۷۔ ہمیشہ پختہ اور سیدھی بات کہو۔	۳۳	۹	۲
۳۵۰	۸۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۴	۶
۳۵۱	۹۔ بلکہ ایسی بات کے لئے اپنی زبان کو کبھی مت کھولو۔	۲۴	۲	۵
۳۵۲	۱۰۔ لوگوں سے اچھی بات کہو۔	۲	۱۰	۱
۳۵۳	۱۱۔ اور ہر کسی سے معقولیت سے بات کرو۔	۴	۱	۸
۳۵۴	۱۲۔ زبان کو موڑ کر (طنز سے) بات کرنا بالکل ترک کردو۔	۴	۷	۴
		۲	۱۳	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۵۵	۱۳۔ (دوسروں کی حقارت کے لئے آنکھ دبا کر یا) گال پھلا کر بات نہ کیا کرو۔	۳۱	۲	۷

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"تم لوگ دوسروں کے مشوروں کے محتاج نہ ہو بلکہ خود صاحب الرّائے اور پختہ ارادہ کرنے والے ہو اور بے بلائے ہوئے کسی کے گھر کھانا کھانے نہ جایا کرو۔ تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو بُرائی کرے گا ہم بھی اس سے بُرائی کریں گے۔ تم کو چاہئے کہ تم اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنالو کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے تم اس سے بھی بدی نہ کرو بلکہ اس پر احسان کرو۔" (ترمذی ۔ مشکوٰۃ)

(۲) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اچھا طور و طریق متانت اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں جز ہے۔" (ترمذی)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔۔

"اچھا طریقہ اور سمت حسن اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے" (ابوداؤد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس رضؓ سے فرمایا:۔ "تجھ میں دو عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ بردباری اور متانت۔" (مسلم)			
۵	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "متانت اور بردباری اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نصیب ہوتی ہے اور جلد بازی شیطان کی حرکت ہے۔" (ترمذی)			

۸۔ حقوق زوجین

ف۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس صفحۂ ہستی پر حضرت انسان کو وجود بخشا، انسانی معاشرے میں حقوق زوجین کا مسئلہ نہایت ہی اہم مسئلہ رہا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کو ایک مستقل باب ۴ "عورت اور اسلام" میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

۹۔ قرابت دار کا حق

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۵۶	۱۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا	۴	۱	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	فرمایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دئے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے واسطہ سے تم (آپس میں) سوال کرتے ہو۔ اور قرابت داروں کے حقوق کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔			
۳۵۷	۲۔ قرابت داروں کے ساتھ احسان کرو۔	۲ ۴	۱۰ ۶	۱ ۳
۳۵۸	۳۔ ان سے دوستی اور نیکی کا سلوک کرو۔ جو کوئی نیکی کریگا ہم اس کی خوبی کو اور بڑھا دیں گے۔	۴۲	۳	۴
۳۵۹	۴۔ اور نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر قرابت داروں کو اپنی محبت سے اپنا مال دو۔	۲	۲۲	۱
۳۶۰	۵۔ اللہ تعالیٰ تم کو انصاف کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔	۱۶	۱۳	۱
۳۶۱	۶۔ پس تم قرابت داروں کے لئے مال خرچ کرو۔ جو بھلائی بھی تم کروگے وہ اللہ کو معلوم ہے۔	۲	۲۶	۵
۳۶۲	۷۔ تقسیم وراثت کے وقت بھی قرابت داروں کا خیال رکھو اور (ان میں سے جن کو وراثت میں کوئی حق نہ پہنچتا ہو) ان کو کچھ کھلا دیا کرو اور ان سے اچھی بات کہو۔	۴	۱	۸
۳۶۳	۸۔ قرابت داروں میں اگر کوئی یتیم ہو تو ان کو بھوک میں کھانا کھلا دیا کرو۔	۹۰	۱	۱۴-۱۵
۳۶۴	۹۔ غرضیکہ قرابت دار کا حق ادا کر دیا کرو اور بیجا خرچ	۱۷	۳	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	مت کرو۔ یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خواہاں ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۳۰	۴	۱۱
۳۶۵	۱۰۔ جو لوگ حکومت ملنے پر ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اور قرابت داروں کا لحاظ توڑتے ہیں، ان پر خدا کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہرے کر دیتا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیتا ہے (یعنی وہ حق بات کو سنتا اور دیکھتے نہیں ہیں)	۴۷	۳	۴-۳
۳۶۶	۱۱۔ تم میں سے بڑے درجے والے اور کشائش والے لوگوں کو چاہیئے کہ اس بات پر قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور مہاجروں کو اللہ کی راہ میں نہیں دیں گے اور چاہیئے کہ (اگر کسی قرابت دار سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کو) معاف کر دیں اور درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے۔ اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا مہربان ہے۔	۲۴	۳	۲

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:۔

"حضرت عائشہؓ پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہوگئے۔ ان میں سے ایک حضرت مسطحؓ تھے جو ایک مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ "افک" سے پہلے حضرت صدیق اکبر ان کی امداد اور خبرگیری کیا کرتے۔ جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی براءت آسمان سے نازل ہو چکی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہؓ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو۔ اس پر یہ آیت

نمبر شمار	مضمون
	نازل ہوئی۔ یعنی تم میں سے جن کو اللہ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے۔ انھیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں۔ ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ بڑی جوانمردی تو یہی ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے۔ محتاج رشتہ داروں اور خدا کے لئے وطن چھوڑنے والوں کی اعانت سے دست کش ہو جانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ اگر قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کو پورا مت کرو۔ اس کا کفّارہ ادا کرو۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیئے کہ خطاکاروں کی خطا سے اغماض اور درگذر کرو۔ ایسا کرو گے تو حق تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں سے درگذر کرے گا۔ کیا تم حق تعالیٰ سے عفو و درگذر کی اُمید اور خواہش نہیں رکھتے؟ اگر رکھتے ہو تو تم کو اس کے بندوں کے معاملہ میں یہ ہی خو اختیار کرنی چاہیئے۔ گویا اس میں "تخلّق باخلاق اللّٰہ" کی تعلیم ہوئی۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب سُنا "اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ" (کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟) تو فوراً بول اُٹھے "بَلٰی یَا رَبَّنَا اِنَّا نُحِبُّ" (بے شک اے پروردگار! ہم ضرور چاہتے ہیں) یہ کہہ کر مسطح کی جو امداد کرتے تھے بدستور جاری فرمادی۔ بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دُگنی کر دی۔ رضی اللہ عنہ۔
ف۲:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
(۱)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے، مہمان کا اکرام کرے،

نمبر شمار	مضمون
	جو بات منہ سے نکالے اچھی نکالے ورنہ خاموش رہے " (بخاری۔ مسلم)
۲	حضرت ابوہریرہ رضؓ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا : "جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور اس کی عمر زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے " (بخاری۔ مسلم)
۳	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک تیسری روایت میں ہے کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا : " لوگو ! اپنا نسب نامہ اور اپنے رشتہ داروں کے نام یاد رکھا کرو تاکہ ان لوگوں کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے میں آسانی ہو۔ صلۂ رحمی سے باہمی محبّت زیادہ ہوتی ہے اور مال بڑھتا ہے " (ترمذی)
۴	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " رحم (بچہ دانی) عرشِ الٰہی سے لٹکا ہوا عرض کرتا ہے، جس نے مجھ کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے مجھ کو قطع کیا اس کو خدا قطع کرے گا " (بخاری۔ مسلم)
۵	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " اصلی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرے تو تو اُس سے میل پیدا کرنے کی کوشش کر۔ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ قطع کرنے والے سے تو بھی روٹھ کر بیٹھ جائے " (بخاری)
۶	حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " بہترین صدقہ وہ ہے جو

نمبر شمار	مضمون
	ایسے شخص کو دیا جائے کہ وہ دشمن بھی ہو اور رشتہ دار بھی۔ (ابن خزیمہ۔ طبرانی)
⑦	حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں رہتے۔ اگر گنہگار اور فاجر بھی ہوں تب بھی صلہ رحمی کی برکت سے ان کے مال اور عمر کو بڑھا دیا جاتا ہے۔" (طبرانی)
⑧	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "میرا نام اللہ ہے، میرا نام رحمٰن ہے، میں نے "رحم" کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا۔ جو قطع رحمی کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔" (ترمذی۔ ابوداؤد)
⑨	حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "قاطع رحم جنّت میں داخل نہ ہوگا۔" (بخاری۔ مسلم)
⑩	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "شعبان کی پندرھویں شب میں تقریباً سب لوگ آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر قاطع رحم، ماں باپ کا نافرمان، شراب کا عادی، یہ تینوں اس رات میں بھی آزاد نہیں کئے جاتے۔" (بیہقی)

نمبر شمار	مضمون
۱۱	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "ہر جمعرات اور جمعہ کو خدا کے سامنے بنی آدم کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کے اعمال قبول کر لیتا ہے مگر قاطع رحم کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔" (احمد)
۱۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک پہنچتی ہے لیکن قاطع رحم، ماں باپ کا نافرمان، بوڑھا زناکار اور متکبر اس خوشبو سے محروم ہیں۔" (طبرانی)
۱۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "خدا کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم موجود ہوں۔" (اصبہانی)
۱۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی تاکید فرمائی تو کسی نے دریافت کیا، ہم اپنے قرابت داروں کو صدقہ دیں؟ سرکار نے فرمایا: "تجھ کو دو اجر ملیں گے، ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
۱۵	حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "مسکین پر تو صدقہ کا ثواب ایک ہی گنا ہوتا ہے لیکن رشتہ دار کو دینے کا دوہرا ثواب ہوتا ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔" (نسائی)			

۱۰۔ پڑوسی اور دوست کا حق

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۶۷	۱۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرو، چاہے قرابت دار ہو یا اجنبی۔	۴	۶	۳
۳۶۸	۲۔ اپنے رفیقوں کے ساتھ بھی احسان کرو۔	۳۳	۱	۶
۳۶۹	۳۔ اور جو شخص تمہارے ساتھ بیٹھنے والا ہو اس کے ساتھ بھی احسان کرو۔	۴	۶	۳
۳۷۰	۴۔ اپنے دوست کے گھر سے کھانے میں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے۔	۲۴	۸	۴
۳۷۱	۵۔ تمہاری دوستی اللہ اور رسولؐ کے بعد صرف ایسے ایماندار لوگوں سے ہونی چاہیئے جو نماز کو قائم رکھتے ہوں، زکوٰۃ ادا کرتے ہوں، رکوع کرنے والے ہوں، نیک باتوں کا حکم کرتے ہوں اور بری باتوں سے روکتے ہوں۔	۵ ۹	۸ ۹	۵ ۵
۳۷۲	۶۔ جن لوگوں نے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور وہ دین اور اذان کا مذاق اڑاتے ہیں اور دنیا کی زندگی کے فریب میں آئے ہوئے ہیں، ان سے دوستی مت رکھو اور ان کو چھوڑ دو۔	۶	۸	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۷۳	۷ - جو دین کا مذاق اڑائیں ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) تم بھی ان ہی کے ساتھی سمجھے جاؤ گے ۔	۴	۲۰	۶
۲۷۴	۸ - اپنے اور اللہ کے دشمنوں کو اور ان لوگوں کو جن پر اللہ کا غضب ہوا دوست مت بناؤ ۔	۶۰ ۶۰	۱ ۲	۱ ۷
۲۷۵	۹ - اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہوں اور اس کی رضامندی کے خواہاں ہوں - اور ان کو چھوڑ کر اپنی آنکھوں کو دنیائی زینت	۱۸	۴	۶

کی طرف مت پسارو اور نہ ان لوگوں کی پیروی کرو جن کے قلوب یادِ الٰہی سے غافل ہوں اور جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ کر حد سے گذرنے والے ہوں۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ، جب تک کوئی شخص پڑوسی کے لئے بھی وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے ، تب تک وہ مسلمان نہیں ہے " (مسلم)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار قسم کھا کر ارشاد فرمایا :-

"جس کی ایذا اور شر سے ہمسائے محفوظ نہیں ہیں وہ مومن نہیں ہے "

(بخاری - احمد)

نمبر شمار	مضمون
۳	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا" (مسلم)
۴	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں قبیلہ بنی فلاں میں اترا ہوں جو مجھ سے قریب تر ہمسایہ ہے، وہی زیادہ ایذا پہنچاتا ہے۔ آپؐ نے یہ سُن کر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ "مسجد کے دروازے پر آواز لگا دو کہ چالیس گھر تک پڑوس ہے۔ جس شخص کے پڑوسی اس کے بوائق سے محفوظ نہیں، وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا۔ بوائق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شر" (طبرانی)
۵	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے ارادہ سے نکلے تو ارشاد فرمایا: "جس شخص نے پڑوسی کو ایذا پہنچائی ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا" ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! میں نے پڑوسی کی دیوار میں پانی ڈال دیا تھا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: "تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے" (بخاری۔ مسلم)
۶	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا" (ابو الشیخ)

نمبر شمار	مضمون
۷	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فلاں عورت بہت نماز پڑھتی ہے، صدقہ دیتی ہے، روزے رکھتی ہے، لیکن پڑوسیوں کو اپنی زبان درازی سے ستاتی رہتی ہے۔ فرمایا ایسی عورت جہنم میں ہے۔ اسی طرح دوسری عورت کا ذکر کیا گیا کہ اس کا نماز روزہ کم ہے، صدقہ بھی کم ہے، لیکن اس کے پڑوسی اس سے مامون ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ وہ جنت میں ہے ؛ (احمد۔ بزار)
۸	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص خود پیٹ بھر کر سویا لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا رہا، وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا" (طبرانی)
۹	حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ پڑوس سے زنا کرنا غیر عورتوں سے زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔ نیز پڑوس میں چوری کرنا دس گھر چوری کرنے سے زیادہ گناہ ہے" (طبرانی)
۱۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "جب کوئی مومن مرجاتا ہے اور اس کے پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس مرنے والے کے اعمال میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں دیکھتے اور اللہ تعالیٰ کو اس کے خلاف علم ہوتا ہے، تب بھی اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے، ان دونوں پڑوسیوں کی شہادت میرے بندے کے حق میں قبول کر لو اور میرے علم کی بات چھوڑ دو" (ابن النجار)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
(۱۱)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "جب کوئی مسلمان بندہ مرتا ہے اور اس کے قریب تر پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس پر خیر کی گواہی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں نے اپنے بندوں کی شہادت ان کے علم کے مطابق قبول کرلی اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو میں نے بخش دیا" (احمد)			

۱۱۔ یتیم کا حق

(۱) احسان

۳۷۶	۱۔ یتیم کے ساتھ احسان کرو۔	۲ ۴	۱۰ ۶	۱ ۳
۳۷۷	۲۔ یاد رکھو! یتیم کی حُرمت نہ کرنے والے پر رزق کی تنگی ہو جاتی ہے۔	۸۹	۱	۱۶-۱۷
۳۷۸	۳۔ یتیم کو دھکے دینے والا اور محتاج کو کھانا نہ کھلانے والا گویا قیامت کے دن کو جھٹلانے والا ہے۔	۱۰۷	۱	۱-۳
۳۷۹	۴۔ پس تم یتیم پر غصّے مت ہو اور سائل کو مت جھڑکو اور اپنے رب کے احسانات کا ذکر کرو۔	۹۳	۱	۹-۱۱
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔			

نمبر شمار	مضمون
①	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر کسی رانڈ عورت نے باوجود اپنی غربت اور حُسن وجمال کے نکاح نہیں کیا اور اپنے بچّوں کی پرورش کے لئے اپنے نفس کو روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بچّے بڑے ہوجائیں یا مرجائیں تو یہ عورت اور میں جنّت میں دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے۔" (ابوداؤد)
②	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: "سب سے پہلے میں دروازہ جنّت کا کھولوں گا۔ ایک عورت مجھ سے بھی آگے آگے جارہی ہوگی۔ میں پوچھوں گا۔ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ میں وہ بیوہ ہوں جو بچّوں کی پرورش کے لئے اپنے نفس کو روکے رہی اور میں نے نکاح نہیں کیا۔" (ابویعلیٰ)
③	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے میں اس کو ایک نیکی عطا کرتا ہے۔" (احمد)
④	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر ایک شخص نے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "یتیم کے سر پر ہاتھ پھیراکر، مسکین کو کھانا کھلا، تیرا دل نرم ہوجائے گا۔" (احمد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۲) مالی امداد اور اصلاح

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۸۰	۱۔ یتیم کی مالی امداد بھی کرو۔	۲	۲۶	۵
۳۸۱	۲۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنا مال اپنی محبت سے یتیموں کو دو۔	۲	۲۲	۱
۳۸۲	۳۔ (اے میرے حبیب! صلی علیکَ وسلم) آپ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر ان کا خرچ (اپنے خرچ کے ساتھ) ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور سنوارنے والے کو خوب جانتا ہے۔	۲	۲۷	۴
۳۸۳	۴۔ یتیم کو بھوک میں کھانا کھلا دیا کرو۔ قرابت دار یتیم کو بھوک کے دن کھانا کھلا دینا گویا ایک بہت دشوار گذار گھاٹی کو عبور کر لینا ہے۔	۹۰	۱	۱۱-۱۵
۳۸۴	۵۔ اور اپنی دلی محبت سے کھلاؤ اور پھر ان سے شکریہ مت چاہو۔	۷۶	۱	۸-۹
۳۸۵	۶۔ تقسیم وراثت کے وقت بھی یتیموں کا خیال رکھو اور ان کو بھی کچھ دے دو اور ان سے اچھی بات کہو	۴	۱	۸

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں دونوں جنّت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں" پھر دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (بخاری)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
(۲)	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس نے یتیم کے کھلانے پلانے کا ذمہ لے لیا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا بشرطیکہ کوئی گناہ ایسا نہ کیا ہو جو بخشش کے قابل ہی نہ ہو" (ترمذی)			
(۳)	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے اور کھانے میں قوم اس کو شریک کرتی ہے تو شیطان اس قوم کے قریب نہیں آتا" (طبرانی ۔ اصبہانی)			

(۳) یتیم کے مال کی حفاظت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۸۶	۱۔ یتیم کا مال ظلم کے ساتھ کھا جانا گویا اپنے پیٹ میں آگ بھرنا ہے۔	۴	۱	۱۰
۳۸۷	۲۔ پس تم یتیموں کے مال کے قریب مت جاؤ مگر احسن طریقے سے، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں۔	۶ ۱۷	۱۹ ۴	۲ ۴
۳۸۸	۳۔ (اور جب وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو) یتیموں کو ان کا مال دے ڈالو۔ اور برے مال کو اچھے مال کے ساتھ نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔ یہ بہت بڑا وبال ہے۔	۴	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۹	۴- (لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ) بے عقلوں کو ان کے مال مت دو کہ جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے سامانِ معیشت بنایا ہے اور ان (یتیموں) کو اس میں سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول بات کہو۔	۴	۱	۵
۲۹۰	۵- اور یتیموں کو سدھاتے اور آزماتے رہو حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر ان میں ہوشیاری دیکھو تو اُن کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے نہ کھا جاؤ (اس ڈر سے) کہ یہ بڑے ہو کر (اپنے مال کا مطالبہ نہ کرنے لگیں) اور جس کو حاجت نہ ہو وہ مالِ یتیم سے بچتا رہے۔ اور جو کوئی محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو کافی ہے۔	۴	۱	۶

ف ۱: ان آیات کی تفسیر میں حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

(۱) "یتیموں کے سدھانے اور آزمانے کی عمدہ صورت یہی ہے کہ کم قیمت معمولی چیزوں کی ان سے خرید و فروخت کرائی جائے اور اس کا طریقہ ان کو بتایا جائے ...... اور اگر بالغ ہو کر بھی اس میں ہوشیاری نہ آئے تو امام ابو حنیفہؒ کا یہ مذہب ہے کہ پچیس ۲۵ برس کی عمر تک انتظار کرو۔ اس درمیان میں جب اس کو سمجھ آ جائے، مال اس کے حوالے کر دو۔ ورنہ پچیس ۲۵ سال پر ہر حال میں اس کا مال اس کو دے دو، پوری سمجھ آئے یا نہ آئے"

(۲) "یتیم کا مال ولی اپنے خرچ میں نہ لائے۔ اور اگر یتیم کی پرورش کرنے والا

نمبر شمار	مضمون
	محتاج ہو تو البتہ اپنی خدمت کرنے کے موافق یتیم کے مال میں سے درماہہ لے لیوے مگر غنی کو کچھ لینا ہرگز جائز نہیں ۔“
(۳)	”جب کسی بچے کا باپ مرجائے تو چاہیئے کہ چند مسلمانوں کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانت دار کو سونپ دیں۔ جب یتیم بالغ ہوشیار ہوجائے تو اس تحریر کے موافق اس کا مال اس کے حوالے کردیں اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اس کو سمجھا دیں اور جو کچھ یتیم کے حوالے کیا جائے شاہدوں کو دکھلا کر حوالہ کریں شاید کسی وقت اختلاف ہو تو بسہولت طے ہوسکے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حفاظت کرنے والا اور حساب سمجھنے والا کافی ہے۔ اس کو کسی حساب یا شہادت کی حاجت نہیں۔ یہ سب باتیں تمہاری سہولت اور صفائی کی وجہ سے مقرر فرمائیں۔ جاننا چاہیئے کہ یتیم کا مال لینے اور دینے کے وقت گواہ کرنا اور اس کو لکھ لینا مستحب ہے۔“
ب:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
(۱)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ ”منجملہ مہلکات کے یتیم کا مال کھانا بھی مہلک ہے ۔“ (بخاری۔ مسلم)
(۲)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ ”کبائر سات ہیں۔ منجملہ ان کے یتیم کے مال کو ظلماً کھانا بھی کبیرہ گناہ ہے ۔“ (بزار)
(۳)	حضرت ابوہریرہ رضؓ ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ ”اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ یتیم کا مال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کھانے والے کو بہشت میں داخل نہ کرے۔" (حاکم)			
④	حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- "یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اُٹھائے جائیں گے۔ کہ ان کے مُنہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔" (ابو یعلیٰ)			
⑤	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "میں نے معراج کی شب میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھر کھا رہے ہیں اور جو پتھر کھاتے ہیں وہ نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یتامیٰ کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں۔" (مسلم)			

(۴) یتیموں کا نکاح

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۱	۱۔ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ (یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے) تم ان کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو دوسری عورتوں سے ایک چھوڑ چار تک نکاح کر سکتے ہو۔ اور اگر تم کو ڈر ہو کہ ان سے بھی انصاف نہ کر سکو گے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرو۔ یا تمہاری باندیاں جو تمہاری ملک ہیں (وہ تمہارے تصرف میں آ سکتی ہیں)	۴	۱	۳

ف: حضرت علامہ عثمانی رحؒ نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے :-

① "احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ یتیم لڑکیاں جو اپنے ولی کی تربیت میں

نمبر شمار	مضمون
	ہوتی تھیں اور وہ لڑکی اس ولی کے مال اور باغ میں بوجہ قرابت باہمی شریک ہوتی تو اب دو صورتیں پیش آتیں۔ کبھی تو یہ ہوتا کہ ولی کو اس کا جمال اور مال دونوں مرغوب ہوتے تو وہ ولی اس سے تھوڑے سے مہر پر نکاح کر لیتا کیونکہ دوسرا شخص اس لڑکی کا حق مانگنے والا تو کوئی ہے ہی نہیں۔ اور کبھی یہ ہوتا کہ یتیم لڑکی کی صورت تو مرغوب نہ ہوتی مگر ولی یہ خیال کرتا کہ دوسرے سے نکاح کر دوں گا تو لڑکی کا مال میرے قبضہ سے نکل جائے گا اور میرے مال میں دوسرا شریک ہو جاوے گا۔ اس مصلحت سے نکاح تو چوں توں کر لیتا مگر منکوحہ سے کچھ رغبت نہ رکھتا۔ اس پر یہ آیت اُتری اور اولیاء کو ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کی بابت انصاف نہ کر سکو گے اور ان کے مہر اور ان کے ساتھ حسن معاشرت میں تم سے کوتاہی ہو گی تو تم ان سے نکاح مت کرو بلکہ اور عورتیں جو تم کو مرغوب ہیں ان سے ایک چھوڑ چار تک تم کو اجازت ہے۔ قاعدہ شریعت کے موافق ان سے نکاح کر لو تاکہ یتیم لڑکیوں کو بھی نقصان نہ پہنچے کیونکہ تم ان کے حقوق کے حامی رہو گے۔"
۲	"اس پر مسلمانوں نے ایسی (یتیم) عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کر دیا تھا۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ لڑکی کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس کا ولی ہی اپنے نکاح میں لائے۔ جیسی رعایت وہ کرے گا غیر نہ کرے گا۔ تب مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت مانگی اور اس پر یہ آیت (جو آگے مذکور ہے) نازل ہوئی اور رخصت مل گئی۔"

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۲	۲۔ (اے میرے حبیبؐ! لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے نکاح کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ	۴	۱۹	۱

تم کو ان کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ حکم جو تم کو سنایا جا چکا ہے وہ ان یتیم عورتوں کا ہے جن کو تم ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا نہیں کرتے اور چاہتے ہو کہ ان کو اپنے نکاح میں لے آؤ۔ اور وہ حکم ناتواں لڑکوں کے بارے میں بھی ہے اور (اللہ تعالیٰ تم کو یہ بھی حکم دیتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو۔

۱۲۔ مسکین کا حق

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۳	۱۔ مسکین کے ساتھ احسان کرو۔	۲ ۴	۱۰ ۶	۱ ۳
۳۹۴	۲۔ ان کا حق ادا کر دیا کرو	۱۷	۳	۴
۳۹۵	۳۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضامندی کے خواہاں ہیں اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۳۰	۴	۱۱
۳۹۶	۴۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنی محبت سے اپنا مال مسکینوں کو دو۔	۲	۲۲	۱
۳۹۷	۵۔ (تم کو چاہیئے کہ) مسکینوں کی مالی امداد بھی کرو۔	۲	۲۶	۵
۳۹۸	۶۔ تقسیم وراثت کے وقت بھی مساکین کا خیال رکھو اور ان کو کچھ دے دیا کرو۔ اور ان سے اچھی بات کہو۔	۴	۱	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۹	۷- بھوک میں خاک نشین کو کھانا کھلانا گویا ایک دشوار گذار گھاٹی کو عبور کر لینا ہے ۔	۹۰	۱	۱۱-۱۶
۴۰۰	۸- مسکین کو کھانا کھلانے پر رغبت نہ دلانے سے رزق کی تنگی ہو جاتی ہے ۔	۸۹	۱	۱۶-۱۸
۴۰۱	۹- اور ایسا کرنے والا گویا قیامت کو جھٹلاتا ہے ۔	۱۰۷	۱	۱-۳
۴۰۲	۱۰- ایسے لوگ جہنمی ہیں ۔ ان کو کسی کی سفارش بھی کام نہ دے گی ۔	۷۴	۲	۹-۱۷
۴۰۳	۱۱- پس تم اپنی محبت سے فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاؤ اور اس کے بدلے میں ان سے شکریہ مت چاہو ۔	۷۶	۱	۸-۹
۴۰۴	۱۲- (اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم از کم) سائل کو جھڑکو تو نہیں اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو ۔	۹۳	۱	۱۰-۱۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے دریافت کیا ۔ یا رسول اللہ ! بہتر اور افضل اسلام کون سا ہے ؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا :

"مساکین کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام علیک کرنا، خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو" (بخاری - مسلم)

(۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا : "مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کر دیتا ہے" (حاکم)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے اور پانی

نمبر شمار	مضمون	سورۃ	رکوع	آیت
	پلانے سے دوزخ ساڑھے تین ہزار برس کے راستے کی مقدار دور کر دی جاتی ہے ۔" (حاکم)			
④	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو جنّت کے پھل کھلائیگا۔ جو کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کی سربمہر شراب پلائیگا۔ جو بندہ کسی غریب کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کے حُلّے عطا کرے گا۔" (ترمذی)			
⑤	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔ "جس شخص نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں تھا، تو ایسے بندہ کی کفایت اور کفالت کا میں ذمّہ دار ہوں ۔" (خطیب)			

۱۳۔ مسافر کا حق

نمبر شمار	مضمون	سورۃ	رکوع	آیت
۴۰۵	۱۔ مسافر کے ساتھ احسان کرو۔	۴	۶	۳
۴۰۶	۲۔ مسافر کے لئے مال خرچ کرو۔	۲	۲۶	۵
۴۰۷	۳۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنی محبت سے اپنا مال مسافر کو دو۔	۲	۲۲	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۰۸	۴۔ مسافر کا حق ادا کر دیا کرو۔	۱۷	۳	۴
۴۰۹	۵۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضامندی کے خواہاں ہیں اور یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۳۰	۴	۱۱
۴۱۰	۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے مسافر انسانوں کی شکل میں آئے تو انھوں نے ان فرشتوں کی خاطر مدارات کی اور فوراً تلا ہوا بچھڑا لاکر پیش کیا اور جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے تک نہیں پہنچ رہے تو ان سے کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ اس پر انھوں نے بتایا کہ ہم تو فرشتے ہیں۔	۱۱ ۵۱	۷ ۲	۱-۲ ۱-۵
۴۱۱	۷۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس جب وہی فرشتے اسی طرح مسافر انسانوں کی شکل میں پہنچے تو انھوں نے ان کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے گھر بار کو خطرے میں ڈال دیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو فرشتے ہیں۔	۱۱	۷	۹-۱۵

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کی وفات مدینہ منورہ میں واقع ہوئی تھی۔ سرکار نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ شخص غیر وطن میں مرتا! کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سفر میں مرنے سے کیا فائدہ؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:۔
"جو شخص سفر میں مرتا ہے، تو موت کی جگہ سے لے کر اس کے وطن تک کی مسافت کے برابر جنت میں جگہ دی جاتی ہے"
(نسائی)

نمبر شمار	مضمون
(۲)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخصوں کی دعا مستجاب ہے۔ ایک[۱] باپ کی دعا بیٹے کے حق میں۔ دوسرے[۲] مظلوم کی۔ تیسرے[۳] مسافر کی۔" (ابوداؤد)
(۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ مہمان کی تعظیم کرے۔" (بخاری)
(۴)	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
(۵)	حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مہمان کی مہمانی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
(۶)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ "مہمان کا حق میزبان پر تین رات ہے۔ جو اس سے زیادہ فائدہ اُٹھائے وہ میزبان کی جانب سے صدقہ ہے۔ مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔ زیادہ ٹھہر کر میزبان کو گنہگار نہ کرے۔" (احمد۔ ابو یعلی)
(۷)	حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مہمان کی رات کا میزبان پر حق ہے۔

نمبر شمار	مضمون
	جس کے گھر میں کسی مہمان نے صبح کی تو اس کا حق فرض ادا ہو گیا، چاہے میزبان ادا کرے یا نہ کرے۔ (ابو داؤد)
۸	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "مہمان کی مہمانی کا میزبان پر حق ہے۔ اگر میزبان نہ کھلائے تو اس کو جائز ہے کہ میزبان کے مال میں سے اپنے حق کی مقدار لے لے۔" (احمد)
۹	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضؓ نے بچوں کو بھوکا سلا دیا تھا اور خود مہمان کے ساتھ اس طرح کھانا کھایا کہ ان کی بیوی نے چراغ کی بتی درست کرنے کے بہانے سے چراغ بجھا دیا اور وہ خالی ہاتھ اپنے منہ تک لے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ مہمان کا پیٹ بھر گیا اور خود بھوکے رہے۔ صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "تمہاری اس مہمان نوازی سے رب العالمین بہت خوش ہوا۔" (مسلم بطولہ)
۱۰	حضرت جبیرہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضؓ کے پاس کچھ صحابہ رضؓ تشریف لائے تھے۔ آپ نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھ کر فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔ "سرکہ اچھا سالن ہے۔ کسی انسان کی سب سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ اس کے پاس اس کے دوست آئیں اور وہ اس چیز کو جو گھر میں موجود ہو، حقیر سمجھ کر مہمانوں کے سامنے پیش نہ کرے۔ اور آنے والوں کی ہلاکت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے سامنے جو چیز بے تکلفی کے ساتھ پیش کر دی جائے، وہ اس کو حقیر سمجھیں اور اس پر اعتراض کریں۔ (احمد۔ طبرانی)			

۱۴۔ لونڈی غلام کا حق

(۱) احسان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱۲	۱۔ لونڈی غلام کے ساتھ احسان کرو۔	۴	۶	۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ:

"تم نماز کا خیال رکھا کرو اور لونڈی غلام کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔" (ابوداؤد)

(۲) حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صلح حدیبیہ میں موجود تھے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"لونڈی یا غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے۔" (ابوداؤد)

(۳) حضرت معرور بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک چادر اوڑھے

نمبر شمار	مضمون
	ہوئے تھے اور اُن کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ ہم نے کہا کہ اے ابو ذر! کاش تم اپنے غلام سے چادر لے لو تو تم پر پورا جوڑا ہو جائے اور اپنے غلام کو اور کوئی کپڑا پہنا دیتا۔ اس پر حضرت ابو ذر رضؓ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ غلام اور لونڈی تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں کر دیا ہے۔ لہٰذا جس کے قبضے میں اس کا بھائی ہو تو اس کو وہی کھانا کھلانا چاہیئے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی کپڑا پہنانا چاہیئے جو وہ خود پہنتا ہے اور اس کو اس کی برداشت سے زیادہ مشقت میں مبتلا نہ کرے اور اگر اس سے زیادہ مشقت لینا چاہے تو خود اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ (ابو داؤد)
۴	حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق ہوں ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی کپڑا پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ اور ان میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق نہ ہو اس کو فروخت کر ڈالو۔ مگر اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔" (ابو داؤد)
۵	حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سُنی کہ اے ابو مسعود! سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا کہ تو اس پر رکھتا ہے۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (جو یہ ارشاد فرما رہے تھے) پس میں نے عرض کیا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	یارسول اللہ! وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ یہ سُن کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "سُن لے! اگر تو یہ نہ کرتا جو تو نے کیا (یعنی اس وقت آزاد نہ کرتا) تو تجھے دوزخ کی آگ لپیٹ لیتی یا تجھے آگ لپٹ جاتی۔" (ابوداؤد)			

(۲) نکاح

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱۳	۱۔ آقاؤں کو اجازت ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے تعلقات زوجیت قائم کرلیں۔	۴ ۲۳	۴ ۱	۲ ۶
۴۱۴	۲۔ تمہارے غلام اور لونڈیاں جو نیک چلن ہوں، ان کے نکاح کردیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کشائش والا سب کچھ جانتا ہے۔	۲۴	۴	۶
۴۱۵	۳۔ جو (آزاد) آدمی نکاح کا مقدور نہ رکھتے ہوں وہ اپنے آپ کو روکے رکھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کردے۔	۲۴	۴	۷
۴۱۶	۴۔ اور جو (آزاد) آدمی آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، وہ لونڈیوں سے ان کے آقاؤں کی اجازت کے ساتھ نکاح کرلیں۔ اور دستور کے موافق ان کا مہر ادا کریں، بشرطیکہ ان کا مقصد قید نکاح میں آکر معروف طریقے سے تمہاری	۴	۴	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بیویاں بنا کر رہنا ہو، مستی نکالنا یا (دوسروں سے) در پردہ آشنائی ان کا مقصود نہ ہو۔ پھر جب وہ لونڈیاں قید نکاح میں آ جائیں تو اگر وہ بے حیائی کا کام کر بیٹھیں تو ان پر آزاد عورتوں کے مقابلے میں آدھی سزا ہے۔ یہ (لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت) صرف ان لوگوں کے لئے جن کو تکلیف (یعنی زنا) کا اندیشہ ہو۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔			
ف:	باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ آزاد نہ ہوگی بلکہ اپنی ماں کی طرح لونڈی غلام ہی ہوگی۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے کی صرف بحالت مجبوری اجازت دی ہے۔			
۴۱۷	۵- اور اپنی لونڈیوں پر بدکاری کے لئے زبردستی مت کرو (بالخصوص) جبکہ وہ (خود بھی) پاکدامن رہنا چاہیں کہ (اس طریقے سے) تم دنیا کی زندگی کا سامان کمانے لگو۔ اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان (لونڈیوں) کی بے بسی کی وجہ سے بخشنے والا مہربان ہے (یعنی ان کو بخش دے گا)	۲۴	۴	۷
۴۱۸	۶- اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (ہر بات کو) واضح کر دے اور تم کو سابقہ (نیک) لوگوں کی راہ پر چلا دے اور تم کو معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔	۴	۵	۱
۴۱۹	۷- اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم پر متوجہ ہو اور وہ لوگ جو اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ یہ	۴	۵	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	چاہتے ہیں کہ تم صحیح راستے سے بہت دور جا پڑو۔			
۴۲۰	۸۔ اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کردے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔	۴	۵	۳

ف: متذکرہ بالا آیت ۵ کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-
"جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کسب کراتے تھے۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے پاس کئی لونڈیاں تھیں جن سے بدکاری کرا کر روپیہ حاصل کرتا تھا۔ ان میں بعض مسلمان ہوگئیں تو اس فعل شنیع سے انکار کیا، اس پر وہ ملعون زدوکوب کرتا تھا۔ یہ آیت اسی قصہ میں نازل ہوئی اور اسی شان نزول کی رعایت سے مزید تقبیح کے لئے "اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا" اور "لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" کی قیود بڑھائی ہیں۔ ورنہ لونڈیوں سے بدکاری کرانا بہرحال حرام ہے اور اس سے جو کمائی کریں سب ناپاک ہے۔ خواہ لونڈیاں یہ کام رضا و رغبت سے کریں یا زبردستی اور ناخوشی سے۔ ہاں اگر لونڈیاں نہ چاہیں اور یہ محض دنیا کے حقیر فائدے کے لئے زبردستی مجبور کرے تو اور بھی زیادہ وبال اور انتہائی وقاحت اور بے شرمی کی دلیل ہے۔"

(۳) آزادی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲۱	۱۔ لونڈی غلاموں کو آزاد کرنا گویا ایک بہت بڑی گھاٹی کو عبور کر لینا ہے اور ایسے لوگ بڑے نصیبے والے ہوتے ہیں۔	۹۰	۱	۱۱-۱۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲۲	۲۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر اپنا مال غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کرو۔	۲	۲۲	۱
۴۲۳	۳۔ زکوٰۃ اور صدقات کا روپیہ بھی غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کیا جاسکتا ہے۔	۹	۸	۱
۴۲۴	۴۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ماں کہہ دیا ہو تو بیوی سے ملنے جلنے سے قبل ایک غلام آزاد کرے۔	۵۸	۱	۳
۴۲۵	۵۔ اگر کسی نے کوئی قسم کھاکر توڑدی ہو تو وہ ایک غلام آزاد کرے۔	۵	۱۲	۳
۴۲۶	۶۔ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو مال دے کر آزادی کی لکھت چاہتے ہوں تو اگر تم ان میں کچھ بھلائی سمجھو	۲۴	۴	۷

تو ان کو لکھ کر دے دو اور اُس مال میں سے بھی جو اللہ نے تم کو دیا ہے ان کو کچھ دیدو۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"اگر کسی کا غلام یا لونڈی کہے یا مزید توثیق کے لئے لکھوانا چاہے کہ میں اتنی مدت میں اس قدر مال تجھ کو کما دوں تو مجھے آزاد کردے تو مالک کو چاہیئے کہ قبول کرلے اور لکھ دے (اس معاملہ کو "مکاتبہ" کہتے ہیں اور یہ غلاموں کے آزاد کرنے کی ایک خاص صورت ہے) لیکن یہ مالک کو اس وقت قبول کرنی چاہیئے جبکہ وہ سمجھے کہ واقعی اس غلام یا لونڈی کے حق میں آزادی بہتر ہوگی۔ قید غلامی سے چھوٹ کر چوری یا بدکاری یا اور طرح کی بدمعاشیاں کرتا نہ پھرے گا۔ اگر یہ اطمینان ہو تو بے شک اس کو آزادی کا موقع دینا چاہیئے تاکہ وہ آزاد ہو کر اپنی فلاح وصلاح کے میدانوں میں خوب ترقی کرسکے اور کہیں نکاح کرنا چاہے تو

نمبر شمار	مضمون
	با اختیار خود نکاح کرلے۔ غلامی کی وجہ سے میدان تنگ نہ ہو۔ دولت مند مسلمان کو فرمایا ایسی لونڈی غلام کی مالی امداد کرو، خواہ زکوٰۃ سے یا عام صدقات و خیرات وغیرہ سے، تاکہ وہ جلد آزادی حاصل کرسکیں۔ اور اگر مالک بدل کتابت کا کوئی حصّہ معاف کردے یہ بھی بڑی امداد ہے۔"
ف۲:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔
①	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعضا کو غلام کے ہر ایک عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)
②	حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی غلام کی گردن کو غلامی سے آزاد کیا تو یہ آزادی اس شخص کے لئے آگ سے رہائی کا موجب ہے۔" (احمد)
③	حضرت ابونجیح سلمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جس عورت نے کسی عورت کو آزاد کیا تو اس کا ہر عضو بلکہ جسم کی ہر ایک ہڈی آزاد شدہ عورت کے عوض دوزخ سے آزاد کردی جاتی ہے۔" (ابوداؤد)
④	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ایک وہ امام جو باوجود مقتدیوں کی ناراضگی کے امام بنتا ہے، دوسرے وہ شخص جو نماز کو قضا کرکے پڑھنے کا عادی ہے، تیسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو غلام بنالیا یا غلام بناکر بیچ ڈالا۔" (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)			
۵	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "تین شخصوں کی اعانت اور امداد اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ ایک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا، دوسرے وہ مکاتب جو روپے کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو، تیسرے وہ شخص جو پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔" (ترمذی)			

۱۵۔عام مسلمانوں کا حق

(۱) اخوت و خیر خواہی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲۷	۱۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔	۴۹	۱	۱۰
۴۲۸	۲۔ ایمان داروں کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ آپس میں رحیم ہوں۔	۴۸	۴	۳
۴۲۹	۳۔ دو مسلمانوں میں یا مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرا دو۔	۴۹	۱	۹-۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۳۰	۴۔ ایمان داروں کے لئے اپنے بازو کو پست رکھو۔	۱۵	۶	۹

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نہ ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو کسی مصیبت میں ڈال سکتا ہے۔ جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کی مشکلات میں اس کی مشکل آسان کر دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی آخرت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"
(متفق علیہ)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"تم میں سے کوئی شخص (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے" (مسلم)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔ اگر بلائے تو اس کے یہاں چلا جائے۔ ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔ چھینکے اور

نمبر شمار	مضمون
	الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے اور حاضر و غائب (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔" (نسائی)
(۴)	حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "خیر خواہی کرنا دین کا خلاصہ ہے۔" ہم نے عرض کیا کس کی؟ ارشاد فرمایا: "اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین کی، اور سب مسلمانوں کی۔" (مسلم)
(۵)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "تم میں ہر شخص اپنے بھائی مسلمان کے لئے آئینہ کے مثل ہونا چاہیے۔ پس اگر وہ اس میں کوئی عیب کی بات دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اس کا ازالہ کر دے۔" (ترمذی)
(۶)	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے۔ جو بات اس کے نقصان کی ہو وہ اس کو روکتا ہے اور اس کی غیبت میں اس کی نگرانی کرتا ہے۔ (ابوداؤد)
(۷)	حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "مومن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بات چیت کرنا بند کر دے۔ اگر اس درمیان میں اس کی ملاقات کی

نمبر شمار	مضمون
	نوبت آئے تو اس کو چاہئیے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔ اب اگر وہ اس کے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہوگئے ورنہ تو گناہ اسی کے سر رہے گا۔ اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔" (ابو داؤد)
⑧	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "جس شخص کے پاس اس کا مسلمان بھائی عذر لے کر آیا اور اس نے اس کو قبول نہیں کیا تو یہ شخص میرے حوض پر نہ آسکے گا۔" (حاکم)
⑨	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بدترین انسانوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو لوگوں کی خطاؤں سے درگذر نہیں کرتا، معذرت کو قبول نہیں کرتا اور کسی گناہ گار کے گناہ معاف نہیں کرتا۔" (طبرانی)
⑩	حضرت واثلہ بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے احترام میں اپنی جگہ سے کچھ حرکت کی۔ وہ بولا۔ یا رسول اللہ! (آپ تکلیف نہ فرمائیے) صف میں کافی گنجائش ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا (میرا حرکت کرنا جگہ کی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ) مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی اس کے پاس آئے تو اس کے احترام میں وہ تھوڑی سی حرکت کر جائے۔" (بیہقی)
⑪	حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھے ۔" (مسلم)			
(۱۲)	حضرت ابن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا :۔ "کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھے ۔ البتہ جگہ فراخ کر دیا کرو ۔ اور کھل کر بیٹھا کرو ۔" (مسلم)			
(۱۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ گیا ہو اور پھر واپس آجائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حقدار ہے ۔" (مسلم)			

تنظیم (۲)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۳۱	۱۔ سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور پھوٹ مت ڈالو ۔	۳	۱۱	۲
۴۳۲	۲۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنھوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور بہت سے فرقوں میں بٹ گئے اور ہر فرقہ اپنے حال میں مگن ہو گیا ۔	۳۰	۴	۵
۴۳۳	۳۔ آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی ۔	۸	۹	۲
۴۳۴	۴۔ اللہ کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا کارساز ہے ۔	۲۲	۱۰	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کیسا اچھا کارساز ! اور کیسا اچھا مددگار ہے !!			

ف : اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"تمام مسلمان ایک شخص واحد کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم دکھ میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا سر دکھتا ہے تو بھی اس کا سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔" (مسلم)

② حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں عمارت کی طرح ہے اور ایک دوسرے کے لئے اس طرح مضبوطی اور قوت کا باعث ہوتا ہے جیسے مکان کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لئے۔" اس کے بعد آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور فرمایا۔ اس طرح۔ (متفق علیہ)

(۳) ایذا رسانی سے اجتناب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۳۵	۱۔ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو خواہ مخواہ ایذا مت پہنچاؤ۔ ورنہ صریح گنہگار ہو گے۔	۳۳	۷	۶
۴۳۶	۲۔ جو لوگ مومنوں کو ایذا پہنچائیں اور اس سے باز			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نہ آئیں ان کے پیچھے (خفیہ پولیس وغیرہ کے) آدمیوں کو لگایا جائے (اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو) ان کو جلاوطن کردیا جائے (اگر پھر بھی وہی حرکت کریں تو) ان کو قتل کردیا جائے۔	۳۳	۸	۲-۴

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"جو کسی مسلمان کو ستائے اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ستانے کا ارادہ کیا۔" (طبرانی)

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے، اس کو فریب دے، وہ ملعون ہے۔" (ترمذی)

(۳) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور پکا مہاجر وہ ہے جو اُن تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ۔ مسلم)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"مسلمان کا خون، اس کی آبرو، اس کا مال دوسرے مسلمان پر

نمبر شمار	مضمون
	حرام ہے۔" (مسلم - ترمذی)
۵	حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ " سود کے بہتّر درجے ہیں اور ان میں سے سب سے ادنیٰ درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبرو ریزی میں زبان کھولی جائے۔" (طبرانی)
۶	حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "سب سے بدتر سود مسلمان کی عزت برباد کرنے میں ناحق زبان چلانا ہے۔" (ابوداؤد - بیہقی)
۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔" (مسلم)
۸	حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل کرے گا جہاں اس کی ہتک ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مقام میں ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا طلب گار ہو گا۔ اور

نمبر شمار	مضمون
	جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ امداد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے مقام پر اس کی امداد کرے گا جہاں اس کو اللہ کی امداد درکار ہوگی۔" (ابوداؤد)
۹	حضرت خالد بن معدان معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی بُری حرکت پر عار دلائی تو وہ اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ اسی حرکت کو خود بھی نہ کرے۔" راوی اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہاں اس حرکت پر عار دلانا مراد ہے، جسے وہ غلطی سے کر گذرا تھا اور اس پر اظہار ندامت اور توبہ بھی کر چکا تھا۔ (توبہ کے بعد اب پھر عار دلانا اخوت اسلامی کے خلاف ہے)۔ (ترمذی)
۱۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو رنج ہوگا۔" (ابوداؤد)

نمبر شمار	مضمون

باب ۷ - عورت اور اسلام

۱- غیر اسلامی سوسائٹی میں عورت کا درجہ

(۱) زمانہ جاہلیت عرب

آقائے نامدار تاجدارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب میں عورت کو جو درجہ سوسائٹی میں حاصل تھا اس کو لکھتے ہوئے قلم بھی لرزتا ہے۔ بیچاری لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اور جو قسمت کی ماری کہیں بچ کر جوانی کی عمر کو پہنچ جاتی تو اس کی ایسی گت بنتی تھی کہ خدا کی پناہ !! چنانچہ عورتوں[۱] کو بیوہ ہونے پر باقی جائداد کی طرح وراثت سمجھا جاتا تھا اور خاوند کا بڑا بیٹا یعنی اس عورت کا سوتیلا لڑکا اس کو اپنی بیوی بنا لیا کرتا تھا۔ وراثت[۲] میں عورت کا کوئی حق نہ تھا۔ خاوند[۳] صحبت نہ کرنے کی قسم کھا کر سالوں عورت کو تنگ کرتا تھا۔ ایام[۵] حیض میں عورت کو ایسا نجس سمجھا جاتا تھا کہ تمام گھر والوں سے الگ اس کو ایک کوٹھری میں ڈال دیا جاتا اور اس دوران میں اس کو غسل کرنے اور کپڑے بدلنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔ اس کے کھانے پینے کے برتن بھی الگ رکھے جاتے تھے۔ وہ جس برتن کو ہاتھ لگا دیتی تھی وہ ایسا نجس ہو جاتا تھا کہ کتے کا چاٹا ہوا برتن تو پاک ہو جائے مگر وہ برتن پاک نہ ہو سکتا تھا۔ رسم[۷] متعہ کے ذریعے عورتوں کے حقوق کی پامالی عام تھی جس سے نسب بھی درست نہ رہتے تھے اور متعہ سے پیدا شدہ اولاد کی پرورش کا بھی کوئی کفیل نہ بنتا تھا۔ خلع[۸] کا قانون نہ ہونے

مضمون

کی وجہ سے عورت کے لئے ظالم خاوند کے پنجے سے نجات حاصل کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تھا اس غریب کو عمر بھر مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اُسے نجس اور منحوس سمجھ کر کوئی اس کو اپنی بیوی بنانا گوارا ہی نہ کرتا تھا۔ سوائے صورت نمبر۲ کے جس میں سوتیلا بیٹا اس کو اپنے ورثے میں لے لیتا تھا۔ غرضیکہ اس قسم کی بدعنوانیاں عام تھیں اور عورت کو ایک جانور سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔

(۲) ہندوستان کی رسم ستی

دور کیوں جاتے ہو۔ اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان ہی کی سوا سو سال پہلے کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو۔ جب کسی بدنصیب عورت کا خاوند مرجاتا تھا تو اس عورت کو زندہ آگ میں جل جانا ہوتا تھا اور یہ رسم ستی کے نام سے مشہور تھی۔ اس وحشیانہ رسم کو مٹانے کے لئے لارڈ ولیم بینٹنک گورنر جنرل ہند کو ۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۵ء تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ تاریخ داں حضرات سے مخفی نہیں ہیں۔

(۳) یورپ کی مرد نما عورت

اس سے اور آگے بڑھئے۔ آج کل کے مہذب یورپ کو لیجئے جو دنیا میں اس بات کا ڈھول پیٹ رہا ہے کہ ہم نے عورت کو آزادی اور مرد کے مساوی حقوق دلائے ہیں۔ اس یورپ میں عورت مرد کی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے ایک کھلونا بن کر رہ گئی ہے اور اس لائن کو اختیار کر کے یورپ اپنے ہاتھوں اپنی نسل اور اپنے شرم و حیا کو تباہ کر رہا ہے۔ اور بقول "ادارہ ندائے حرم" کے "عورت کی جس آزادی کا

مضمون

غلغلہ بلند کیا جارہا ہے، وہ دراصل عورت کی آزادی نہیں بلکہ نسوانیت سے رجولیت کی طرف ارتقاء کی ایک خاص حرکت ہے اور جہاں تک عورت کا تعلق ہے وہ بدستور اخلاقی اور بدنی حقوق سے محروم ہے، بلکہ وہ شہری حقوق کے لئے بھی ترس رہی ہے۔"

رسالہ ندائے حرم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ میں اس سلسلہ میں امریکہ کے ایک مبصر مسٹر ڈاک مانٹر کی ایک تازہ تصنیف سے ان کے تجربات یوں نقل کئے ہیں:۔

"یورپ میں انسانوں کا ایک حصّہ شرمناک حد تک آزاد اور بیباک ہے۔ ہم نے لفظ عورت کی بجائے انسانوں کا ایک حصّہ دانستہ کہا ہے، کیونکہ یورپ کی نسوانیت پر ہم عورت کا اطلاق نہیں کرسکتے۔ عورت کو اس وقت تک عورت کہا جاسکتا ہے جب تک وہ حدِ اعتدال سے تجاوز کرنے پر بھی عورت ہی رہے، لیکن جب اسے مرد بنا لیا جائے، تو پھر اسے عورت کہنا یقیناً ظلم ہوگا۔ آج انسانوں کا یہ حصّہ ہر دفتر، ہر کارخانے، ہر ادارے میں موجود ہے۔ اس کی اکثریت قطع نسل کا عزم بالجزم کرچکی ہے اور جسے افزائش نسل کا شوق ہے اس نے حلال و حرام کی قیود کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس کی مستقل سوسائٹیاں، مستقل کلب اور ہوٹل ہیں اور مستقل پارک اور تفریح گاہیں ہیں۔ اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مغرب کی عورت عورت ہے۔ اسے جو آزادی ملی ہے وہ مرد کی حیثیت سے ملی ہے۔ اگر یہ نئے طرز کا مرد پھر اپنی فطرت پر آجائے تو نسوانیت کے نام سے آزادی تو کیا، شہری حقوق بھی نہیں مل سکتے۔"

نمبر شمار	مضمون

(۴) کملی والے آقا کا عورت پر احسان

عورت پر ان تمام مظالم کو یک قلم موقوف کر کے اس کو عورت کی حیثیت سے مرد کے پہلو بہ پہلو بٹھانے اور برابر کے حقوق دلوانے کے لئے اس دنیا میں اگر کسی ہستی نے قدم اُٹھایا تو وہ ایک یتیم کمبل پوش کی ذات ہے جو فاران کی چوٹیوں سے ہدایتِ خداوندی کا روشن چراغ بن کر نمودار ہوئی اور انتہائی اندھیروں میں بھی بلا معاوضہ اپنی نورانی شعاعیں پہنچا کر اور ایک مکمّل دستورِ حیات ہمارے لئے چھوڑ کر ہمارے سامنے سے روپوش ہو گئی۔ اس مقدّس ہستی نے عورتوں کو جو حقوق دلوائے ہیں، اس کی نظیر دُنیا کا کوئی مذہب، کوئی قانون، کوئی تہذیب، کوئی تمدّن پیش نہیں کر سکتا اور آج صرف اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنی گردن کو اونچا کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ سوائے ہمارے گھاٹ کے تشنگانِ تہذیب و تمدّن اور تشنگانِ امن و آزادی کی پیاس نہیں بجھ سکتی۔

۲۔ عورت کے حقوق

(۱) زندہ رہنے کا حق

ف جیسا کہ اوپر مذکور ہوا بعثتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عورت کو اس دُنیا میں زندہ رہنے کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ عرب کے جہلا بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ در گور کر دیتے تھے۔ اور ہندوستان کے کفّار کے ہاں اس کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	صرف شوہر کے ساتھ زندہ رہنے کا حق تھا۔ شوہر کے مرتے ہی اس کی بیوی کو بھی ایک چتا جلا کر اس میں کود جانا ہوتا تھا۔ پیغمبر اسلام نے جس عمدہ اور لطیف پیرائے میں اس فعل شنیع کی طرف متوجہ فرمایا وہ ذیل میں ملاحظہ ہو:-			
۴۳۷	۱- (زمانہ جاہلیت میں) اگر کسی کو اپنے ہاں بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی تو اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا تھا اور دل گھٹنے لگتا تھا۔	۱۶ ۴۳	۷ ۲	۸ ۲
۴۳۸	۲- اس خبر کی برائی کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا پھرتا تھا (اور یہ سوچتا تھا) کہ اس کو ذلت اختیار کر کے زندہ رہنے دے یا مٹی میں دفن کر دے۔	۱۶	۷	۹
۴۳۹	۳- (ذرا سوچو تو سہی کہ قیامت کے دن کیا حال ہوگا) جب سورج کی روشنی تہہ ہو جائے گی اور جب ستارے گدلے پڑ جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے گی اور جب دریا جھونکے جاویں گے اور جب (قسم قسم کی) جانوں کو ملایا جائے گا اور جب زندہ گاڑی ہوئی بیٹی سے پوچھا جائے گا (اے معصوم بچی! ذرا بتا تو سہی) تجھے کس جرم میں ہلاک کر دیا گیا تھا؟ اور جب اعمالنامے کھولے جاویں گے اور جب آسمان کا پوست اتار دیا جاوے گا اور جب دوزخ دھکائی جاوے گی اور جب بہشت (نیکوں کے) قریب لائی جائے گی (اور جس وقت) ہر کوئی جان لے گا کہ وہ کیا عمل لے کر آیا ہے!! (اے بیٹیوں کو ہلاک کرنے والو! ذرا غور تو کرو کہ اس وقت رب العزت کو کیا جواب دو گے؟)	۸۱	۱	۱-۱۴

نمبر شمار	مضمون
ف:	یہ وہ انجکشن تھا جس کے لگتے ہی لوگ تھرا اُٹھے۔ ان کی آنکھیں کھلیں اور ان کو محسوس ہونے لگا کہ بلاشبہ ہم ایسے جرم کا ارتکاب کرتے رہے ہیں جس کی معافی کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض کرتا ہے:۔
	"یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا میرے سب گناہ معاف ہو جائیں گے؟ جواب ملتا ہے کہ ہاں۔ وہ شخص متعجب ہو کر تین مرتبہ یہی سوال دوہراتا ہے اور ہر دفعہ یہی جواب پاتا ہے۔ آخر وہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسولؐ! مجھ سے ایک گناہ ایسا سرزد ہوا ہے کہ میرا خیال ہے کہ وہ کبھی معاف نہ ہوگا۔ رحمتِ عالم بے قرار ہو کر پوچھتے ہیں کہ وہ کیا گناہ ہے؟ وہ شخص عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسولؐ! جیسا کہ جناب کو معلوم ہے ہم لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ میری بیوی کو حمل تھا۔ میں سفر پر چلا گیا۔ بعد میں لڑکی پیدا ہوئی۔ میری بیوی نے اس کو زندہ رکھا اور اس کی پرورش کرتی رہی۔ چند سال بعد جب میں واپس آیا تو میری بیوی نے بچی کو چھپا دیا۔ میں نے حمل کے متعلق پوچھا تو اس نے مناسب طریقے سے ٹال دیا۔ ایک دن میں اچانک گھر میں آیا تو وہ بچی کھیل رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ بیوی نے بات کو ٹالنا چاہا۔ میں نے اصرار کیا تو بیوی نے مجھ سے اس بات کا حلف لے کر کہ میں اس کو ہلاک نہ کروں گا یہ بتا دیا کہ یہ تمہاری بیٹی ہے جو اُس حمل سے پیدا ہوئی تھی۔ میں نے بچی کو زندہ رہنے دیا۔ ایک دن ہماری پنچایت تھی۔

نمبر شمار	مضمون
	میں نے اس میں کھڑے ہو کر ایک بات کہی۔ ایک شخص نے مجھے طعنہ دیا کہ تو کیا پنچایت میں بات کرتا ہے، تیرے گھر میں تو بیٹی موجود ہے۔ اس پر مجھے بڑی غیرت آئی اور میں اپنی بیٹی کو ہلاک کرنے کا پختہ ارادہ کر کے پنچایت سے اٹھ کر گھر آیا۔ بیوی سے کہا کہ بیٹی کو تیار کر دو، فلاں رشتہ دار کے ہاں جانا ہے۔ چنانچہ میں بیٹی کو ساتھ لے کر دور جنگل میں چلا گیا۔ بیٹی پوچھتی تھی۔ ابّا جان! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ مگر میں ٹالتا رہا۔ دور جنگل میں جا کر میں نے گڑھا کھودنا شروع کیا۔ بچّی پوچھتی تھی کہ ابّا جان! آپ یہ گڑھا کس لئے کھود رہے ہیں؟ میں اپنے کام میں مشغول رہا حتیٰ کہ گڑھا کافی گہرا ہو گیا۔ آخر کار میں نے اپنی ننھی اور پیاری بیٹی کو پکڑ کر اس میں اُتارا اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے۔ بیٹی یہ کہہ رہی تھی یَا اَبَتِ یَا اَبَتِ (ہائے میرے ابّا جان! ہائے میرے ابّا جان! آپ یہ کیا کر رہے ہیں) لیکن میں اس پر مٹی ڈال کر گھر چلا آیا۔ اے اللہ کے رسول! میرا یہ خیال ہے کہ میرا یہ گناہ کبھی معاف نہ ہوگا۔ یہ واقعہ سُن کر رحمت مجسم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایمان لے آئے تو تیرا یہ گناہ بھی معاف ہو جائیگا۔
	وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o
	یہ تھی وہ تربیت جس کے ذریعے بیٹیوں کے قتل سے لوگوں کو روکا گیا۔ اور آپ نے لوگوں کو اس انداز سے متوجہ فرمایا:۔
①	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں اور اس نے ان کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں تو میں اور وہ شخص اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی کے ساتھ ہے۔" پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا۔ (مسلم) بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تو جنت میں وہ اور میں اس طرح داخل ہوں گے۔"			
(۲)	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ "جو شخص اپنی بیٹی کو زندہ درگور نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر مقدم کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو جنت میں داخل کرے گا۔" (ابو داؤد)			
ف:	کسی بھی طریقے سے اپنی جان کو ہلاک کر دینا بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا۔ اور اس کی سزا دائمی جہنم ٹھہری:۔			
۴۴۰	۴۔ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔	۲	۲۴	۷
۴۴۱	۵۔ اور اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔	۴	۵	۴
۴۴۲	۶۔ جو کوئی ظلم و تعدی سے ایسا کرے گا، اس کی سزا جہنم ہوگی۔	۴	۵	۵
ف:	اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا۔ اور پھر جس طرح سے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہے گا، اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری۔ مسلم)			

(۲) وارثانِ شوہر کے ناجائز تسلط سے آزادی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۴۳	۱۔ اے ایمان والو! تم کو حلال نہیں ہے کہ عورتوں کو زبردستی میراث میں لے لو۔	۴	۳	۵
۴۴۴	۲۔ اور جو عورتیں تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں ان کو اپنے نکاح میں مت لاؤ۔ یہ بے حیائی ہے، اور غضب کا کام اور برا چلن ہے۔	۴	۳	۸
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔			
	• جاہلیت والے اپنی سوتیلی ماں اور بعض دیگر محرمات سے بھی نکاح کر لیتے تھے جس کا تذکرہ ابھی گذرا۔ اس کی ممانعت کی جاتی ہے کہ جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح مت کرو۔ یہ بے حیائی اور اللہ کے غضب اور نفرت کرنے کی بات ہے۔ اور بہت برا طریقہ ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی سمجھ دار لوگ اس کو مذموم سمجھتے تھے اور اس نکاح کو نکاح مقت اور اس نکاح سے			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو اولاد ہوتی اس کو مقتی کہتے تھے۔ سو ایسے نکاح جو ہو چکے ہو چکے، آئندہ کو ہرگز ایسا نہ ہو۔ باپ کی منکوحہ کا جو حکم ہے اسی حکم میں دادے اور نانے کی منکوحہ بھی داخل ہے۔ "کتنا ہی اوپر کا دادا اور نانا کیوں نہ ہو"			

(۳) وراثت میں عورت کا حق

ف: اس کی تفصیل باب ۵ تقسیم وراثت میں ملاحظہ ہو۔

۴ قسمِ عدمِ مباشرت سے آزادی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۴۵	۱۔قسم: تم اللہ تعالیٰ کو قسمیں کھانے کے لئے نشانہ مت بناؤ کہ اس طرح تم دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، پرہیزگاری کے کاموں اور لوگوں میں صلح کرانے سے رُک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑتا، بلکہ ان قسموں پہ پکڑتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو۔ (قسم کی پوری تفصیل تا باب ۔ "کھانا پینا" میں ملاحظہ ہو)۔	۲	۲۸	۳-۴
۴۴۶	۲۔ایلاء: جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے۔ پھر (اس عرصے میں) اگر وہ باہم مل جائیں تو اللہ تعالیٰ	۲	۲۸	۵-۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔			
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔ "ایلاء شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت کے پاس جانے سے چار مہینے یا زائد کے لئے بلا قید مدت قسم کھالے اور چار مہینے سے کم ایلاء نہ ہوگا۔ ایلاء کی تینوں صورتوں میں چار مہینے کے اندر عورت کے پاس جائے گا تو کفارہ قسم کا دینا پڑے گا۔ ورنہ چار ماہ کے ختم پر بلا طلاق دئے عورت مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ اور اگر چار مہینے سے کم پر قسم کھائے، مثلاً قسم کھائی کہ تین مہینے عورت کے پاس نہ جاؤں گا تو یہ ایلاء شرعی نہیں۔ اس کا یہ حکم ہے کہ اگر قسم کو توڑا، مثلاً صورت مذکورہ میں تین مہینے کے اندر عورت کے پاس گیا تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر قسم کو پورا کیا یعنی تین مہینے تک مثلاً اس کے پاس نہ گیا، تو نہ عورت پر طلاق پڑے گی اور نہ کفارہ لازم ہوگا"			
۴۴۷	۳۔کفارہ قسم: قسم کو توڑنے پر کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنادو یا ایک غلام آزاد کراؤ۔ اور جس کو یہ میسّر نہ ہو وہ تین روزے (لگاتار) رکھے۔	۵	۱۲	۳
۴۴۸	۴۔ظہار: جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا۔ البتہ ان کا یہ کہنا ایک نامعقول اور بیہودہ	۵۸ ۳۳	۱ ۱	۲ ۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بات ہے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔			
۴۴۹	۵- ظہار کا کفارہ ‎| جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہیں تو ان کیلئے لازمی ہے کہ ان کو ہاتھ لگانے سے قبل ایک غلام آزاد کریں۔ اس سے تم کو نصیحت ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔	۵۸	۱	۳
۴۵۰	۶- اور جو شخص غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے متواتر دو ماہ کے روزے رکھے، اور جو اتنی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو (دونوں وقت پیٹ بھر کر) کھانا کھلائے۔ یہ حکم تم کو اس واسطے دیا جاتا ہے کہ تم اللہ اور رسول کے تابعدار ہو جاؤ۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں اور منکروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۵۸	۱	۴

(۵) ایامِ حیض و عدت میں عورت کا حق

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۱	۱- (اے میرے حبیبؐ!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ حیض ناپاکی ہے پس تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب مت جاؤ (یعنی جماع نہ کرو) حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پس جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے وہاں سے ان کے پاس آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔	۲	۲۸	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
٤٥٢	٢- (عدت کے دنوں میں) عورتوں کو رہنے کے واسطے گھر دو جہاں تم اپنے مقدور کے موافق خود رہتے ہو- اور ان کو	٦٥	١	٦-٧

تنگ کرنے کے لئے ایذا مت دو- اور اگر وہ حمل سے ہوں تو اُن پر خرچ کرو حتّٰی کہ وضع حمل ہو جائے- پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کو دودھ پلانے کی اُجرت دو اور آپس میں نیکی سکھاؤ- اور اگر تم آپس میں تنگی محسوس کرو تو کوئی دوسری عورت دودھ پلادے- (عدت کے دنوں کا) یہ خرچ ہر کسی کی استطاعت کے لحاظ سے ہے- اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا- اور اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی فرمادے گا-

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(١) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی اپنی عورتوں کے ساتھ جبکہ وہ حیض سے ہوتیں، نہ کھانا کھاتے اور نہ ان کے ساتھ گھروں میں رہتے- اس پر صحابہ کرام رضؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا- تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جو اوپر ۲ پر مذکور ہے کہ) یہ لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں الخ - تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جماع کے سوا سب کچھ کرو- جب یہ خبر یہودیوں کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ یہ شخص (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں چاہتا کہ ہمارے کاموں میں سے کوئی چیز بھی مخالفت کے بغیر چھوڑے- اس پر اُسید ابن حُضیرؓ اور عَبّاد ابن بشیرؓ دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہودی ایسا ایسا کہتے ہیں - تو کیا ہم ان کو (یعنی اپنی بیویوں کو) اپنے

نمبر شمار	مضمون
	ساتھ نہ سلا دیں - اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ یقیناً ان دونوں پر خفا ہو گئے ہیں۔ پھر وہ دونوں وہاں سے نکلے اور ان کے سامنے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ ہدیۃً پیش کیا گیا۔ تو حضرتؐ نے دونوں کے پیچھے آدمی بھیجا اور ان دونوں کو دودھ پلایا۔ تب انھوں نے پہچانا کہ حضورؐ ان سے خفا نہیں ہیں (بلکہ آپ کا غصّہ یہودیوں پر تھا)۔ (مسلم)
۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور حال یہ ہوتا کہ ہم دونوں کو غسل کی حاجت ہوتی۔ اور حضرت مجھ کو حکم فرماتے اور میں تہ بند باندھتی - پھر حضرت مجھ سے لپٹا جاتے اور میں حیض سے ہوتی - اور جب حضور اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک باہر کو نکالتے اور میں اس کو دھوتی اور میں حیض سے ہوتی۔ (متفق علیہ)
۳	حضرت عائشہؓ ہی سے ایک اور روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر (وہی برتن مع اس جھوٹے پانی کے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی اور حضورؐ میرے مُنہ کی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پی لیتے۔ اور میں ہڈی والا گوشت اپنے دانتوں سے کاٹ کر کھاتی اور میں حیض سے ہوتی - پھر وہی گوشت حضور کو دیتی تو آپ میرے منہ کی جگہ اپنا منہ رکھکر اس گوشت میں سے نوش فرماتے۔ (مسلم)
۴	اور فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور میں حیض سے ہوتی - پھر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ (متفق علیہ)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
⑤	اور فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں سے چھوٹا بوریا مجھ کو دے دے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو حیض سے ہوں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے (مسلم)			
⑥	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کمبل پر نماز پڑھتے کہ اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ ان پر۔ اور میں حیض سے ہوتی۔ (متفق علیہ)			

---

(۶) حرمتِ متعہ اور انسداد پامالی حقوق النساء

ف: جیسا کہ اس باب کے شروع میں مذکور ہوا رسم متعہ کے ذریعے عورتوں کے حقوق بہت زیادہ پامال ہوتے تھے۔ اور متعہ سے پیدا ہونے والی اولاد کا بھی کوئی کفیل نہ ہوتا تھا کیونکہ متعہ کا مقصد مستی نکالنے اور شہوت پرستی سے کچھ زائد نہ تھا۔ اسلام نے اس قبیح رسم کو بالکل حرام قرار دے کر عورت کے شرم و حیا اور ناموس و نسب کی حفاظت کا بندوبست کر دیا۔ حرمت متعہ کا ثبوت مندرجہ ذیل آیات سے ملتا ہے:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۳	۱- تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، دودھ پلانے والی مائیں، دودھ شریک بہنیں، ساسیں، تمہاری صحبت میں آئی ہوئی بیویوں کی گیلڑ لڑکیاں، تمہارے (صلبی) بیٹوں کی بیویاں، اور دو بہنوں کو	۴	۴	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ایک ساتھ نکاح میں لینا تمہارے واسطے حرام ہے - اور دوسروں کی منکوحہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر جو باندیوں کے طور پر تمہارے قبضے میں آجائیں - یہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - اس کے علاوہ تم پر حلال ہے کہ اپنے مالوں سے پارساؤں کے طریق پر، نہ کہ شہوت پرستوں کی طرح، عورتیں طلب کرو - پھر جن سے تم لطفِ صحبت اٹھا چکے ہو ان کو اُن کا مہر جو مقرر ہوا ہے ادا کردو - ہاں اگر مہر ٹھہرانے کے بعد آپس کی رضامندی سے اس میں کچھ کمی بیشی کرلو تو کوئی گناہ نہیں -			
۴۵۴	۲ - اور جس شخص کو عفیفہ مومنہ عورتوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو مومنہ عورتوں میں سے جو تمہارے قبضے میں ہوں ان کے ساتھ نکاح کرلو - اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے - تم آپس میں ایک ہو - پس تم ان (باندیوں) کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو اور نیکنامی کے طریق پر ان کا مہر ان کو ادا کردو - وہ عفیفہ بن کر رہنے والی ہوں نہ کہ کسبیوں کی طرح مستی نکالنے والی یا چھپے یار پکڑنے والی - پس جب وہ قیدِ نکاح میں آجائیں، پھر شرارتیں کرنے لگیں، تو اُن پر آزاد عورتوں کی نسبت نصف سزا ہے - یہ (اجازت نکاح کی) اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو - اور اگر صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے - اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے -	۴	۴	۳
۴۵۵	۳ - مومنہ اور اہلِ کتاب کی عورتوں میں سے پاکدامنہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کردو اور تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہو، مستی نکالنے یا درپردہ آشنائی کا نہ ہو -	۵	۱	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور جو کوئی (ان شادیوں کے چکر میں عیسائی عورتوں سے نکاح کرکے) ایمان ہی سے منکر ہو جائے تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔			
۴۵۶	۴-(اور یاد رکھو) منکوحہ بیویوں اور باندیوں کے علاوہ شہوت کو پورا کرنے کا کوئی اور طریقہ نکالنا سرکشی ہے اور ایسا کرنے والے ملامت کے حقدار ہیں۔	۲۳ ۷۰	۱ ۱	۵-۷ ۲۹-۳۱

(۷) خلع کا حق

ف: زمانہ جاہلیت میں عورت کے لئے ظالم خاوند کے پنجے سے نجات حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ مذہب اسلام نے حق خلع کے ذریعے عورت کی اس مصیبت کو بھی دور کر دیا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۷	۱-اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بدخوئی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو صلح کی صورت پیدا کرنے میں	۴	۱۹	۲-۴

ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور صلح خوب چیز ہے۔ ہر ایک نفس میں ایک ہوس غالب ہوتی ہے مگر اچھی بات یہ ہے کہ انسان نیکی اور خدا پرستی کی طرف جھکا رہے۔ تم سے یہ تو ممکن نہیں کہ عورتوں میں انصاف کر سکو، تاہم اس قدر تو ضروری ہے کہ کلیتًا ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ (ایک بیوی سے تو بہت زیادہ تعلق رکھو اور) دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو۔ اگر تم صلح اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(صلح نہ ہو سکے اور) دونوں الگ الگ ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کشائش والا، تدبیر جاننے والا ہے۔			
۴۵۸	۲۔ جو کچھ تم اپنی بیوی کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ واپس لینا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر تم (میاں بیوی دونوں) کو یہ ڈر ہو کہ تم اللہ کی حدوں کو قائم نہ رکھ سکو گے تو تم دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی کچھ بدلہ دے کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، پس تم ان سے مت بڑھو۔ (اور یاد رکھو کہ) جو کوئی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے آگے بڑھے بس وہی ظالم ہے۔	۲	۲۹	۱
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔			
①	حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جس عورت نے بغیر کسی وجہ کے شوہر سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی ہوا حرام ہے۔" (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان)			
②	بیہقی کی ایک روایت میں ہے:۔ "بلا وجہ خلع کرنے والیاں منافقات ہیں۔ جو عورت بلا کسی وجہ کے خاوند سے طلاق طلب کرتی ہے تو اس کو جنت کی ہوا یا خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔" (بیہقی)			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۸) بیوہ کو حقِ نکاح

ف: زمانہ جاہلیت میں عرب بیوہ کو اتنا منحوس سمجھتے تھے کہ کوئی اس کو اپنی بیوی بنانا گوارا نہ کرتا تھا۔ ہندوستان کے کفار کی حالت اس سے بھی بدتر تھی کہ جس عورت کا خاوند مرجاتا، اس کو خاوند کے برابر ہی ایک چتا میں کود جانا ہوتا تھا۔ مذہب اسلام نے بیوگان کے نکاح کی نہ صرف اجازت دی بلکہ رغبت دلائی اور حکم دیا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو۔ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیویاں تھیں جن میں سے سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب بیوائیں ہی تھیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام بیوہ عورتوں سے شادی کرکے اس کا رواج ڈالا کہ لوگ بیواؤں سے نکاح کریں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اس لئے شادی کی کہ کہیں لوگ کنواریوں سے بالکل بے رغبت نہ ہوجائیں۔ نکاحِ بیوگان کے بارے میں آیاتِ قرآنی ذیل میں ملاحظہ ہوں:۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۹	۱۔ اپنی بیواؤں کے نکاح کر دیا کرو۔	۲۴	۴	۲
۴۶۰	۲۔ اور تم پر اس بات میں کچھ گناہ نہیں کہ ان (بیوہ) عورتوں کو نکاح کا پیغام اشارہ میں کہو یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم ضرور ان عورتوں کا ذکر کروگے۔ لیکن ان سے پوشیدہ طور پر نکاح کا وعدہ نہ کر رکھو مگر یہی کہ ان سے کوئی بات رواجِ شریعت کے موافق کہہ دو۔ اور نکاح کا ارادہ نہ کرو جب تک کہ مقررہ عدت اپنی انتہا کو نہ پہنچ جائے اور جان رکھو کہ	۲	۳۰	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ اللہ کو معلوم ہے۔ پس تم اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور تحمل والا ہے۔			

(۹) حقِ مہر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
ف:	حقِ مہر ایک ایسا حق ہے جو دنیا کے کسی مذہب، کسی قانون اور کسی معاشرے نے عورتوں کو نہیں دلوایا۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے عورت کے اس حق کو قائم کیا اور اس کی ادائیگی شوہر کے ذمے ایسی ہی لازمی رکھی جیسی کہ کسی قرضے کی ادائیگی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں احکام قرآنی ملاحظہ ہوں:۔			
۴۶۱	۱۔ عورتوں کو ان کا مہر خوشی خوشی ادا کر دیا کرو۔ اور اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو اس کو کھاؤ رچتا پچتا۔ ۵	۴	۱	۴
۴۶۲	۲۔ جن منکوحہ عورتوں کو تم اپنے کام میں لا چکے ہو (یعنی ان سے مباشرت کر چکے ہو) ان کو ان کے مقررہ مہر ادا کر دو۔ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ (نکاح کے وقت) مہر مقرر ہونے کے بعد (میاں بیوی) آپس کی رضامندی سے مہر کو گھٹا بڑھا لیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ علیم اور حکیم ہے۔	۴	۴	۲
۵	جو کھانا لذیذ ہو اور طبیعت اس کو رغبت کے ساتھ قبول کرے اس کو ہنیئ کہتے ہیں اور جو کھانا ہضم ہو کر بخوبی جزو بدن اور موجب صحت و قوت ہو وہ مریٔ ہے۔ ان دونوں لفظوں کا ترجمہ رچتا پچتا کیا گیا ہے ؛			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۱۰) حُسنِ معاشرت			
۴۶۳	۱۔ عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے گذران کرو۔ اگر ان کی کوئی بات پسند نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی ایسی بات کو ناپسند کرو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت بھلائی رکھی ہو۔	۴	۳	۵
۴۶۴	۲۔ اور جن عورتوں کی طرف سے تم کو بدخوئی کا اندیشہ ہو تو ان کو سمجھاؤ (اگر وہ نہ مانیں تو) پھر ان کو خواب گاہوں میں الگ کردو (اگر اس پر بھی نہ مانیں تو) پھر ان کو ذرا دیا ہلکا) مارو۔ پھر اگر وہ اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو ان پر الزام کی کوئی اور راہ تلاش نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) بے شک اللہ تعالیٰ سب سے اوپر بڑا ہے۔	۴	۶	۱
۴۶۵	۳۔ اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ضد رکھتے ہیں تو ایک منصف مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک منصف عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں موافقت پیدا فرما دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔	۴	۶	۲
۴۶۶	۴۔ (موافقت ہو جانے کی صورت میں) ان کو رکھ لو اور اگر صلح نہ ہو سکے تو) ان کو لٹکی ہوئی مت چھوڑو بلکہ (ایسی صورت میں) طلاق دے دو۔	۴	۱۹	۳
۴۶۷	۵۔ طلاق کی صورت میں عدت کے بعد یا تو (بصورت طلاق رجعی) ان کو دستور کے موافق رکھ لو یا دستور کے موافق چھوڑ دو۔	۲ ۶۵	۲۹ ۱	۳ ۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور ان کو اس نیت سے مت روکو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو تاوقتیکہ انھوں نے کوئی صریح بے حیائی نہ کی ہو۔ اور نہ ان کو (کسی اور طرح سے) ستانے کے لئے روکو کہ ان پر زیادتی کرنے لگو۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ یقیناً اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ کے احکام کو مذاق مت بناؤ۔ اور اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو اور اس کو یاد کرو جو کتاب و حکمت اس نے تم پر اُتاری کہ اس کے ذریعے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔	۴	۳	۵
۴۶۸	۶- اگر چھوڑنے ہی کی صورت پیدا ہو تو اپنے میں سے دو معتبر آدمی گواہ ٹھہرالو اور گواہی کو اللہ کے لئے سیدھی رکھو۔ اس بات سے جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر یقین رکھتا ہوگا وہ سمجھ جائے گا۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گذارہ کرا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ رکھا ہوا ہے۔	۶۵	۱	۲-۳
۴۶۹	۷- اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہو اور اس پہلی کو تم نے ڈھیروں مال دے رکھا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم وہ مال ناحق طریقے سے اور صریح گناہ کے ساتھ واپس لینا چاہتے ہو!	۴	۳	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷۰	۸- بھلا تم وہ مال کیسے لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے لطفِ صحبت اُٹھا چکے ہو اور وہ عورتیں (بوقت نکاح) تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔	۴	۳	۷

ف: طلاق کے بارے میں مفصل احکام آگے چل کر عنوان "ج - طلاق" کے تحت ملاحظہ ہوں۔ ذیل میں حسنِ معاشرت سے متعلق چند احادیث بھی ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا :-

"کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ حقیقتاً اچھے اخلاق کے وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اپنی بیویوں سے اچھے ہیں" (ترمذی)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"بیوی سے ناراض ہونے میں جلدی نہ کرو۔ اگر ایک عادت پسند نہ آئے گی تو دوسری عادت پسند آجائے گی" (مسلم)

(۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے، اگر سیدھا کرے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ اس لئے محبت کا برتاؤ کرتا کہ زندگی بسر ہو" (ابن حبان)

(۴) حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا :-

نمبر شمار	مضمون
	"میں تمہیں عورتوں کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنا، یہ تمہاری مقید ہیں۔ تم صرف ایک ہی چیز کے مالک ہو۔ اگر عورتیں کھلا ہوا فحش کریں تو تم ان کو بستر سے علیحدہ کر سکتے ہو اور صرف خفیف ضرب کے ساتھ مار بھی سکتے ہو۔ اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو پھر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور ان کا حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح روٹی کپڑا دو۔" (ترمذی بطولہ)
۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے جو مال خرچ کیا جائے اس میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کا جو لقمہ تو اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی صدقہ کا ثواب ہوتا ہے۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
۶	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "لونڈی، غلام اور فقیر، ان سب کو صدقہ دینے سے زیادہ ثواب اپنی بیوی پر خرچ کرنے کا ہے۔" (مسلم)
۷	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے، تو ان سب میں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل و عیال کے نان نفقہ میں خرچ کیا گیا ہو۔" (مسلم)			

۳۔ شوہر کے حقوق
(یعنی عورت کے فرائض)
(۱) مرد کی فضیلت

ف: غیر اسلامی سوسائٹی میں عورت کو جو درجہ حاصل ہے اس کے مقابلے میں اسلام نے عورت کو جو حقوق دلوائے ہیں ان کا ذکر اوپر گذر چکا۔ اس کے بعد لازمی ہے کہ نظامِ معاشرت کو صحیح طور پر چلانے کے لئے مرد اور عورت کا درجہ قانونی طور پر متعین کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر قرآن کریم میں بالکل صاف اور واضح قانون دنیا کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷۱	۱۔ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے (اس لئے کہ ایک تو) اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ عورت پر فائق رکھا ہے۔	۴	۶	۱
۴۷۲	۲۔ (دوسرے) مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں (اور ان کے اخراجات کے کفیل ہوتے ہیں)	۴	۶	۱
۴۷۳	۳۔ (تیسرے) عورت گہنے پاتے (یعنی نزاکت) میں	۴۳	۲	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پرورش پاتی ہے اور وہ جھگڑے کی صورت میں نہ دوسرے پر اپنی بات کو پوری طرح واضح کر سکتی ہے اور نہ طاقت اور قوت کا اظہار کر سکتی ہے۔			
۴۷۴	۴۔ پس جس چیز میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کو اپنی کمائی میں سے حصہ ملتا ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بلاشبہ اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔	۴	۵	۷
۴۷۵	۵۔ نیک بخت بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی فرمانبرداریں اور ان کی غیر حاضری میں بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے (ان کی عزت و آبرو اور مال و دولت کی) نگہبانی کرتی ہیں۔	۴	۶	۱
۴۷۶	۶۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے تاکہ وہ اپنے دئیے ہوئے حکموں میں تمہاری آزمائش کرے (کہ تم اس کے قائم کردہ فرقِ مراتب کو تسلیم کر کے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہو یا نہیں)۔	۶	۲۰	۱۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :۔

"ایک بندہ مومن کے لئے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔ نیک عورت کی صفات یہ ہیں کہ جب اس کو حکم دیا جائے تو وہ اس کی تعمیل کرے۔ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اس کو

نمبر شمار	مضمون
	خوش کر دے۔ اگر کبھی اس کو قسم دی جائے تو اس کو پورا کر دے۔ اگر خاوند کہیں چلا جائے تو خاوند کے پیچھے اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔" (ابن ماجہ)
۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی، رمضان کے روزے رکھے اور اپنے نفس کی حفاظت کی، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی رہی تو عورت بہشت کے جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے" (ابن حبان)
۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ؐ سے دریافت کیا عورت پر سب سے بڑا کس کا حق ہے۔ فرمایا شوہر کا۔ پھر پوچھا۔ مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے۔ فرمایا اپنی ماں کا۔ (بزار)
۴	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت تمام عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی اور عرض کیا:- "حضور! اللہ تعالیٰ نے مردوں پر تو جہاد فرض کر دیا ہے، اگر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اجر عظیم کے مستحق ہو جاتے ہیں اور اگر قتل ہی کر دئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور ہم عورتیں اپنے گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، ہم کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کا ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو

نمبر شمار	مضمون
	سرکار نے ارشاد فرمایا:- "تمام عورتوں کو یہ بات پہنچا دے کہ خاوند کی فرمانبرداری اور اس کا حق پہچاننا اور ادا کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے" آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "تم میں سے بہت کم عورتیں یہ کام کرسکیں گی" (طبرانی - بزار)
⑤	حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام سے واپس آئے تو انھوں نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو سجدہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:- "معاذ! یہ کیا کرتے ہو؟" معاذ بن جبل نے عرض کیا۔ "حضور! میں نے شام میں دیکھا تھا کہ لوگ اپنے بزرگوں اور مقتداؤں کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے بھی خیال کیا کہ آپ کو سجدہ کروں کیونکہ آپ ان سب سے برتر اور اعلیٰ ہیں" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے معاذ! تم ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ اگر مجھے یہ حکم دینا بھی ہوتا کہ کوئی مخلوق کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے" (ابن ماجہ)
⑥	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی انصاری کا اونٹ بگڑ گیا اور اتنا بگڑا کہ کسی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتا تھا۔ اونٹ والوں نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ اس وقت اونٹ باغ کے ایک کونے میں کھڑا تھا۔ آپ اس اونٹ کی طرف تن تنہا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تشریف لے جانے لگے - ان لوگوں نے عرض کی "وہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو رہا ہے، آپ تن تنہا نہ جائیے" سرکار نے ارشاد فرمایا: "مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں" اور آپ تنہا اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے - جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف عاجزانہ بڑھا اور آپ کے سامنے آکر سر جھکا دیا اور پہلے سے بھی زیادہ نرم مزاج ہو گیا - آپ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کو کام پر لگا دیا - اونٹ کی یہ حالت دیکھ کر ان لوگوں نے عرض کیا "حضور! یہ اونٹ حیوان ہوتے ہوئے آپ کو سجدہ کرتا ہے - ہم انسان ہیں، عقل بھی رکھتے ہیں، ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں" ارشاد فرمایا: "کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی بھی انسان کو سجدہ کرے - اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ عورت پر اس کے شوہر کا بہت بڑا حق ہے - اگر خاوند کا تمام جسم زخمی ہو اور عورت اپنے شوہر کے مجروح جسم کو زبان سے چاٹے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا" (احمد)			

(۴) اجرائے نسلِ انسانی کے لئے عورت کا تعاون

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷۷	۱ - تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں - پس تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے نفسوں کے لئے آئندہ کا بندوبست کرو - اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اس سے ملنے والے ہو -	۲	۲۸	۲
۴۷۸	۲ - اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا	۷	۲۴	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جوڑا تمہاری نسل سے پیدا کیا کہ تم اس کی طرف سکون پکڑو۔	۴۲	۲	۲
۴۷۹	۳- اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ چین سے رہو۔	۳۰	۳	۲
۴۸۰	۴- ان دونوں کو ایک دوسرے کیلئے لباس (کی مانند) بنایا۔	۲	۲۳	۵
۴۸۱	۵- اس سلسلے کو معروف طریقے سے جاری رکھنے کیلئے ناتا اور سسرال بنائے۔	۲۵	۵	۱۰
۴۸۲	۶- اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے۔	۱۶	۱۰	۲
۴۸۳	۷- ایک دوسرے کی پہچان کے لئے خاندان اور قبیلے بنادئے۔	۴۹	۲	۳
۴۸۴	۸- تمہاری آسانی کے لئے وہ رشتے بالتفصیل قرآن میں بیان فرمائے کہ جن سے تم نکاح کر سکتے ہو یا نہیں کر سکتے۔	۴	۴	۱-۳
۴۸۵	۹- اور صاف صاف بتا دیا کہ نکاح سے تمہارا مقصد مستی نکالنا نہ ہو بلکہ معروف طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو۔	۴	۴	۲-۳
۴۸۶	۱۰- ان تمام آسانیوں کے باوجود اگر تم (اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے) کوئی اور طریقہ اختیار کرو تو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس سے زیادہ سرکشی اور ملامت کی بات کون سی ہوگی۔	۲۳	۱	۵-۷

ف: اجرائے نسل کا قدرتی طریقہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کا تعلق دنیا میں بسنے والے تمام جانداروں سے ہے، لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ باقی تمام جانداروں کی صورت میں تو مقصود محض افزائش نسل ہے اور حضرت انسان کی صورت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	میں اس کے ساتھ ساتھ نسب کی حفاظت بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر نسب کی حفاظت کا قانون حضرت انسان میں نہ ہو تو انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسانی حیثیت سے اس کی بعض خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لئے یہ مناسب سمجھا اور اس کو لازمی قرار دیا کہ اس کا نسب محفوظ رہے تاکہ اس کا معاشی نظام بہترین اصولوں پر قائم ہو سکے۔			
	نسب کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قوانین نازل فرمائے ان کا ذکر قرآن کریم میں جگہ جگہ موجود ہے۔ اس سلسلے کی آیات کو آئندہ صفحات میں یکجا کر دیا گیا ہے۔			

(۳) نسب کی حفاظت

(الف) نکاح

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۸۷	۱- حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں[1]، تمہاری بیٹیاں[2]، تمہاری بہنیں[3]، تمہاری پھوپھیاں[4]، تمہاری خالائیں[5]، تمہاری بھتیجیاں[6]، تمہاری بھانجیاں[7] اور تمہاری وہ مائیں[8] جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ اور تمہاری دودھ[9] شریک بہنیں، تمہاری بیویوں[10] کی مائیں، اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں[11] جو (سابقہ خاوندوں سے ہیں اور) تمہاری پرورش میں ہیں، بشرطیکہ تم ان بیویوں سے صحبت کر چکے ہو، اور اگر تم نے ان عورتوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اس نکاح میں (جو تم ان گیارہ لڑکیوں	۴	۴	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	سے کر لو) اور تمہارے صُلبی بیٹوں کی بیویاں بھی تمہارے لئے حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو یک وقت اپنے نکاح میں لو سوائے اس کے جو اس سے پیشتر ہو چکا - بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۴۸۸	۲- اور جو عورتیں تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں وہ بھی تمہارے لئے حرام ہیں۔	۴	۳	۸
۴۸۹	۳- اور خاوند والی عورتیں بھی حرام ہیں سوائے ان عورتوں کے جو باندیاں ہو کر تمہارے قبضے میں آجائیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ ان کے سوا سب عورتیں تم کو حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کو اپنے مال (یعنی مہر) کے بدلے میں طلب کرو اور اس سے تمہارا مقصد معروف طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو، مستی نکالنا نہ ہو۔	۴	۴	۲
۴۹۰	۴- اور مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مسلمان لونڈی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرکہ (اپنے حسن و جمال کی وجہ سے) تم کو بھلی معلوم ہو۔ اسی طرح مسلمان عورتیں بھی مشرک مردوں سے نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مسلمان غلام بلاشبہ مشرک آزاد مرد سے بہتر ہے، اگرچہ وہ (مشرک کسی وجہ سے) تم کو اچھا ہی لگے۔ وہ (مشرک) تو تم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں کو بتلاتا ہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔	۲	۲۷	۵
۴۹۱	۵- مسلمان عورتیں کافر مردوں کے لئے حرام ہیں اور کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے حرام ہیں۔	۶۰	۲	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۹۲	۶ - خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں - (اسی طرح) پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں - ایسے مرد و عورت تہمت و غیرہ گندی باتوں سے مبرا ہوتے ہیں -	۲۴	۳	۶
۴۹۳	۷ - زانی مرد بدکارہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا اور زانیہ عورت کو سوائے بدکار اور مشرک مرد کے کوئی اپنے نکاح میں نہیں لیتا اور یہ ایمانداروں پر حرام ہے	۲۴	۱	۳

ف : حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

" جو مرد یا عورت اس عادت شنیع میں مبتلا ہیں، حقیقت میں وہ اس لائق نہیں رہتے کہ کسی عفیف مسلمان سے ان کا تعلق ازدواج و ہم بستری قائم کیا جائے - ان کی پلید طبیعت اور میلان کے مناسب تو یہ ہے کہ ایسے ہی کسی بدکار و تباہ حال مرد و عورت سے یا اُن سے بھی بدتر کسی مشرک و مشرکہ سے ان کا تعلق ہو سے

کند ہم جنس باہم جنس پرواز ۰ کبوتر با کبوتر باز با باز

ان کی حرکت کا اصلی اقتضا تو یہی تھا، اب یہ جداگانہ امر ہے کہ حق تعالیٰ نے دوسری مصالح و حکم کی بنا پر کسی نام نہاد مسلمان کا مشرک و مشرکہ سے عقد جائز نہیں رکھا یا مثلاً بدکار مرد کا پاکباز عورت سے نکاح ہو جائے تو بالکل باطل نہیں ٹھہرایا.... زانیہ سے نکاح کرنا ان پاکباز مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے جو صحیح اور حقیقی معنوں میں مومنین کہلانے کے مستحق ہیں یعنی تکوینی طور پر ان کے پاک نفوس کو ایسی گندی جگہ کی طرف مائل ہونے سے روک دیا گیا ہے "

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۹۴	۸۔ آج کے دن تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے اور تمہارا کھانا ان	۵	۱	۵

کے لئے حلال ہے اور تمہارے لئے حلال ہیں مسلمانوں کی پاکدامنہ عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامنہ عورتیں جو تم سے پیشتر کتاب دے گئے، بشرطیکہ تم ان کو قید نکاح میں لا کر ان کا مہر ادا کر دو اور تمہارا مقصد مستی نکالنا یا درپردہ آشنائی کرنا نہ ہو۔ اور جو کوئی ایمان سے منکر ہوا (یعنی اہل کتاب عورتوں سے شادی کر کے ان کے عشق میں اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھا جیسا کہ آج کل عموماً ہوتا ہے) تو اس کی محنت ضائع ہو گئی اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

(۱) "یہاں طعام (کھانے) سے مراد "ذبیحہ" ہے۔ یعنی کوئی یہودی یا نصرانی (بشرطیکہ اسلام سے مرتد ہو کر یہودی یا نصرانی نہ بنا ہو) اگر حلال جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام نہ لے تو اس کا کھانا مسلمان کو حلال ہے۔ مرتد کے احکام جداگانہ ہیں۔"

(۲) "اہل کتاب کے ایک مخصوص حکم کے ساتھ دوسرا مخصوص حکم بھی بیان فرما دیا۔ یعنی یہ کہ کتابی عورت سے نکاح کرنا شریعت میں جائز ہے، مشرکہ سے اجازت نہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عموماً برائے نام نصاریٰ ہیں۔ ان میں بکثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتاب آسمانی کے قائل ہیں نہ مذہب کے نہ خدا کے۔ ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان کے ذبیحہ اور نساء کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا۔ نیز یہ ملحوظ رہے کہ کسی چیز کے حلال ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فی حد ذاتہ کوئی وجہ تحریم کی نہیں لیکن اگر خارجی اثرات

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	حالات ایسے ہوں کہ اس حلال سے منتفع ہونے میں بہت سے حرام کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ کفر میں مبتلا ہونے کا احتمال ہو تو ایسے حلال سے انتفاع کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ موجودہ زمانہ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ کھانا پینا، بے ضرورت اختلاط کرنا، ان کی عورتوں کے جال میں پھنسنا، یہ چیزیں جو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں وہ مخفی نہیں۔ لہٰذا بدی اور بد دینی کے اسباب و ذرائع سے اجتناب ہی کرنا چاہئیے ؛			
(۳)	"جن کتابی عورتوں سے نکاح کی اجازت ہوئی، اس کا فائدہ یہ ہونا چاہئیے کہ مومن قانت کی حقانیت عورت کے دل میں گھر کر جائے نہ یہ کہ کتابیات پر مفتون ہو کر الٹا اپنی متاع ایمانی ہی کو گنوا بیٹھے اور "خسر الدنیا والآخرۃ" کا مصداق ہو کر رہ جائے۔ چونکہ کافر عورت سے نکاح کرنے میں اس فتنہ کا قوی احتمال ہو سکتا ہے اس لئے " ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ " کی تہدید نہایت ہی برمحل ہے ؛			
۴۹۵	۹- اور متبنیٰ (گود میں لئے ہوئے بیٹے) کی بیوی بھی (اگر بیوہ ہو جائے یا وہ اس کو طلاق دیدے) تمہارے لئے حلال ہے۔	۳۳	۵	۳
۴۹۶	۱۰- پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں۔	۳۳	۱	۶
۴۹۷	۱۱- اس لئے پیغمبر کی بیویوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے۔	۳۳	۷	۱
۴۹۸	۱۲- اپنی بیواؤں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ	۲۴	۴	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ گنجائش والا سب کچھ جانتا ہے۔			
۴۹۹	۱۳- بیوہ سے نکاح عدت پوری ہونے کے بعد کرو۔	۲	۳۰	۴
۵۰۰	۱۴- اگر آزاد عورت سے شادی کرنے کی مقدرت نہ ہو تو کسی لونڈی سے اس کے آقا کی اجازت کے ساتھ نکاح کر لو۔ اور ان کے مہر دستور کے موافق ادا کر دو بشرطیکہ وہ قید نکاح میں رہنے والی ہوں۔ مستی نکالنے والی یا (کسی اور سے) درپردہ آشنائی رکھنے والی نہ ہوں۔	۴	۴	۳
۵۰۱	۱۵- (یہ اجازت بحالت مجبوری ہے) اور اگر اس سے بچو تو بہتر ہے (کیونکہ لونڈی سے پیدا ہونے والی اولاد لونڈی غلام ہی رہے گی)۔	۲۴	۴	۷
۵۰۲	۱۶- اور اگر نکاح کی استطاعت نہ ہو تو پاکدامن رہو حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔	۲۴	۴	۷
۵۰۳	۱۷- تم کو چار تک نکاح کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ تم ان میں انصاف کر سکو ورنہ صرف ایک (ہی سے نکاح کرو) یا وہ باندیاں جو تمہاری ملک ہوں (تمہارے لئے حلال ہیں)۔	۴	۱	۳
۵۰۴	۱۸- (یاد رکھو!) تم عورتوں میں عدل نہ کر سکو گے چاہے تم اس بات کی طمع رکھو۔	۴	۱۹	۳

ف: تعدد ازدواج کا مسئلہ عورتوں میں بالعموم اور نو تعلیم یافتہ طبقہ میں بالخصوص موضوعِ بحث رہتا ہے۔ اور عام طور پر یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ مرد کو

نمبر شمار	مضمون
	چار نکاح کرنے کی اجازت دے کر اسلام نے عورت کی بڑی حق تلفی کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ معترضین اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اس مسئلہ کی نوعیت کیا تھی۔ ایک ایک مرد سو سو عورتوں سے بیک وقت شادی کرتا تھا اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کے علاوہ بے شمار عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ ان کے میلوں وغیرہ میں جو اجتماعات ہوتے تھے ان میں ایسی عورتوں کے قصے فخراً بیان کئے جاتے تھے اور اکثر مواقع پر وہ عورتیں خود بھی اُن مجالس میں موجود ہوتی تھیں۔ اور ان کو اس بات سے کوئی عار نہ آتی تھی۔ اسلام نے ان تمام بدعنوانیوں کو ختم کر کے سینکڑوں بیویوں کی تعداد کو کم کر کے چار تک محدود کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ طلاق و خلع کے قوانین جاری کر کے معاشرے میں اور بھی خوش گواری کی صورتیں پیدا کر دیں تاکہ بوقت ضرورت ان قوانین کے تحت معاشرے کی بدمزگیوں کو مہذب اور جائز طریقے سے دور کیا جا سکے۔
۲:	جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ عورتوں نے حاضر ہو کر اس مسئلے کی وضاحت چاہی کہ اسلام نے مرد کو تو بیک وقت چار نکاح کرنے کی اجازت دے دی مگر عورتوں کو اس حق سے محروم رکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے چند روز کے وقفے سے ان کو ایک وقت بتا دیا کہ اس وقت آ کر اس مسئلہ کا جواب معلوم کر لیں۔ جوں جوں وہ وقت قریب آتا جاتا تھا حضرت امام رح افسردہ و ملول نظر آتے تھے۔ آپ کی صاحبزادی نے اس افسردگی کا سبب پوچھا تو بہت اصرار کے بعد آپ نے اصل بات بتائی۔ اور فرمایا کہ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ میں ان عورتوں کو یہ مسئلہ کس طرح سمجھاؤں گا۔

نمبر شمار	مضمون
	صاحبزادی نے عرض کیا۔ ابا جان! جب وہ عورتیں آئیں تو ان کو میرے پاس بھیج دیجئے گا میں خود ان کو سمجھا دوں گی۔ چنانچہ جب وہ عورتیں آئیں تو حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنی صاحبزادی کے پاس بھیج دیا۔ صاحبزادی نے ایک کٹورہ لے کر ان عورتوں سے کہا کہ اپنے اپنے پستانوں سے تھوڑا تھوڑا دودھ اس کٹورے میں دوہ دیں۔ سب نے تعمیل کی۔ صاحبزادی نے اس دودھ کو ہلا کر خوب ملا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اب اس میں سے تم اپنا اپنا دودھ نکال لو۔ وہ سب حیران ہو کر صاحبزادی کا منہ تکنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ بس یہی جواب ہے تمہارے سوال کا۔ وہ عورتیں لاجواب ہو کر چلی گئیں۔
ف۳:	دنیا کی بڑھتی ہوئی نسوانی آبادی، مردوں کے ملکی دفاع کے کاموں میں شرکت کی وجہ سے اتلافِ جان اور دیگر معاشی حالات کے پیشِ نظر یہی بات زیادہ مناسب اور فطرت کے مطابق ہے کہ ایک مرد کو متعدد عورتوں سے نکاح کی اجازت ہو اور ایک عورت صرف ایک خاوند کی بیوی بن کر رہے۔
ف۴:	نکاح کے بارے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔
①	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نکاح انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ نکاح ایسی چیز ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اب تک برابر سنت چلی آتی ہے۔" (ترمذی)
②	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا

نمبر شمار	مضمون
	صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جب بندہ نے نکاح کر لیا تو اس کا نصف دین محفوظ ہو گیا۔ باقی نصف کو بچانے کے لئے تقویٰ اختیار کرے۔" (بیہقی)
۳	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اے نوجوانو! اگر نان نفقہ کی قدرت رکھتے ہو تو نکاح کرو۔ یہ آنکھ اور شرم گاہ کی حفاظت کا صحیح علاج ہے ورنہ پھر روزے رکھا کرو۔ یہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے کو خصی کرالے۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:۔ "عورت میں چار باتیں تلاش کی جاتی ہیں۔ مال، نسب، جمال، دین۔ لیکن اے مخاطب! تو تو فقط دین والی سے نکاح کر۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔" (بخاری۔ مسلم)
۵	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "ایک کالی اور نکٹی مگر دین دار عورت زیادہ بہتر ہے بد دین اور خوبصورت سے۔" (ابن ماجہ بطولہ)
۶	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔ "تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ ضرور کرتا ہے: مجاہد[۱] فی سبیل اللہ۔ وہ[۲] مکاتب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو اپنے آقا کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ وہ انسانؑ جو محارم اللہ سے بچنے کے لئے پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرے" (ترمذی)			
(۷)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت اور نگاہ کی شرم قائم رکھنے کے لئے یا رشتہ داری کے ملانے کی غرض سے کسی عورت سے نکاح کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نکاح میں برکت عطا فرمائے گا" (طبرانی لطولہ)			

ب۔ تعلقاتِ زوجیت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۰۵	۱۔ (اے میرے حبیبؐ!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ حیض ناپاکی ہے۔ پس تم حیض کے دوران میں عورتوں سے الگ رہو، اور ان سے مباشرت نہ کرو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔	۲	۲۸	۱
۵۰۶	۲۔ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے لئے آئندہ کا بندوبست کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ان سے ملنے والے ہو۔	۲	۲۸	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
ف:	حضرت علامہ عثمانی رح نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-			
①	"پاک ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن پہ موقوف ہوا تو اسی وقت سے مجامعت درست ہے اور اگر اس دن سے پہلے ختم ہو گیا مثلاً چھ روز کے بعد اور عورت کی عادت بھی چھ روز کی تھی تو مجامعت خون کے موقوف ہوتے ہی درست نہیں بلکہ جب عورت غسل کر لے یا نماز کا وقت ختم ہو جائے اس کے بعد مجامعت درست ہو گی۔ اور اگر عورت کی عادت سات یا آٹھ دن کی تھی تو ان دنوں کے پورا کرنے کے بعد مجامعت درست ہو گی"			
②	"جس موقع سے مجامعت کی اجازت دی ہے یعنی آگے کی راہ سے کہ جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے دوسرا موقع یعنی لواطت حرام ہے۔"			
۵۰۷	۳۔ بیوی سے مباشرت کرنے کا طریقہ قرآن کریم نے نہایت ہی مہذب پیرائے میں بیان کیا ہے (لفظ تغشّٰھا اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے) کہ اوپر کی جانب سے اس طرح پر جماع کیا جائے کہ مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھک جائے۔	۷	۲۴	۱
۵۰۸	۴۔ حج (یا عمرے) کا احرام باندھنے کے بعد احرام کی حالت میں بیویوں سے مباشرت جائز نہیں ہے۔	۲	۲۵	۱
۵۰۹	۵۔ جب تم مساجد میں اعتکاف میں ہو تو عورتوں سے مباشرت مت کرو۔ اور روزے کی حالت میں دن میں مباشرت مت کرو۔ البتہ رات کے وقت پو پھٹنے تک جائز ہے بشرطیکہ تم اعتکاف میں نہ ہو۔ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں جو وہ اس لئے	۲	۲۳	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بیان کرتا ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔			
۵۱ -	۶ - ایک سے زائد عورتوں کی صورت میں لازم ہے کہ تم ان کے ساتھ حقوق میں برابری کرو۔ لیکن تم ایسا نہیں کرسکو گے چاہے تم اس کی طمع رکھو ایسی صورت میں ایسا تو نہ کرو کہ ایک ہی طرف جھک جاؤ اور دوسری کو معلقہ چھوڑ دو، کہ نہ رکھو نہ طلاق دو۔	۴ ۴	۱ ۱۹	۳ ۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"ابن آدم کی سعادت یہ ہے کہ نیک عورت ملے۔ اچھا گھر، اچھی سواری میسر آئے۔ شقاوت اور بدبختی ابن آدم کے لئے یہ ہے کہ بد عورت ملے۔ بُرے گھر اور بُری سواری سے پالا پڑے" (احمد)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :۔

"خاوند کے خفا ہونے پر جو عورت خاوند سے کہتی ہے۔ جب تک تو راضی نہ ہوگا میں نہ سوؤں گی، یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ایسی عورت جنتی ہے" (طبرانی بطولہ)

(۳) حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :۔

"اگر شوہر عورت سے اس کا نفس طلب کرے اور عورت اونٹ کے

نمبر شمار	مضمون
	پالان پر بیٹھی ہو تب بھی منع نہ کرے۔" (ابن ماجہ)
(۴)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شوہر کے حقوق دریافت کئے تو سرکار نے ارشاد فرمایا: "شوہر کے حقوق یہ ہیں کہ جب وہ بلائے تو وہ خواہ کتنی ہی مشغول ہو اس کی حاجت پوری کرے اور شوہر کو منع نہ کرے۔ بدون اس کی اجازت کے نفلی روزہ نہ رکھے۔ اس کے بلا اذن گھر سے باہر نہ جائے، اگر جائے گی تو آسمان کے تمام فرشتے اور عذاب و رحمت کے تمام فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔" (طبرانی)
(۵)	حضرت طلق ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب خاوند اپنی حاجت کے لئے بلائے تو عورت اگرچہ روٹی پکا رہی ہو تب بھی روٹی کو چھوڑ کر اس کی حاجت کو پوری کرے۔" (نسائی۔ ابن حبان)
(۶)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "جب مرد نے عورت کو بلایا اور عورت نے شوہر کا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ وہ غصے میں سو رہا تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔" (بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی)
(۷)	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

نمبر شمار	مضمون
	"جب کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا پہنچاتی ہے تو اس شخص کے حصّہ کی حور جنّت میں کہتی ہے۔ خدا تجھ کو ہلاک کرے، اس کو تکلیف نہ پہنچا۔ تیرے پاس تو یہ چند روز ہے، یہ تو بہت جلد میرے پاس آنے والا ہے"۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)
۸	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب عورت کو اس کے شوہر نے بلایا اور عورت نے انکار کیا تو اس پر وہ ذات غصّہ ہوتی ہے جس کی حکومت آسمانوں میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اور اس عورت پر اللہ کا غصّہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ اس کا شوہر راضی نہ ہو جائے"۔ (بخاری، مسلم)
۹	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جو عورت ایسی حالت میں سوئی کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی"۔ (ابن ماجہ۔ ابن حبان)
۱۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جس نے کسی عورت سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا عورت کے غیر فطری مقام کو استعمال کیا یا کاہن اور نجومی کی تصدیق کی تو اس نے

نمبر شمار	مضمون
	قرآن کا انکار کیا۔" (ترمذی۔ نسائی)
(۱۱)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "عورت سے لواطت کرنے والا کافر ہے۔" (طبرانی)
(۱۲)	حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ "عورت کے غیر فطری مقام کو استعمال کرنے والا ملعون ہے۔" (طبرانی)
(۱۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں مساوات نہ کرے۔ اور عدل و انصاف سے جی چرائے تو وہ شخص قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہوگا۔" (ترمذی)
(۱۴)	حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ "سب سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور بیوی اس کے پاس آتی ہے پھر ایک دوسرے کے بھید لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔" (مسلم۔ ابو داؤد)
(۱۵)	حضرت اسماءؓ بنت یزید فرماتی ہیں۔ کچھ مرد عورت حضورؐ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا۔ شاید بعض آدمی وہ باتیں کر رہے ہیں جو ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان پوشیدہ ہیں اور شاید بعض عورتیں بھی اپنے خاوندوں کے خفیہ تعلقات کا ذکر کر رہی ہیں۔ حضورؐ کے اس

نمبر شمار	مضمون
	فرمانے پر ہم سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اسماءؓ بنت یزید کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! خدا کی قسم یہ لوگ اسی قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "اس قسم کی باتوں کو ترک کر دو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے مباشرت کرے اور سب لوگ دیکھ رہے ہوں۔" (طبرانی)
(۱۶)	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں لفظ سماع کا ذکر ہے۔ سماع سے مراد جماع پر فخر کرنا ہے۔ (احمد۔ ابو یعلی)
ف:	قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مثل کھیتی کے قرار دے کر نہایت ہی شائستہ اور حکیمانہ انداز میں جماع کے مقصد اور اس کے آداب کی طرف متوجہ فرمایا ہے: "تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں" جس طرح کھیتی کے لئے عمدہ زمین، عمدہ تخم، مناسب وقت، خاص طریقہ کاشت اور مابعد کی نگہداشت ضروری امور ہیں اسی طرح عورت کا صحیح اور تندرست ہونا جو بمنزلہ زمین کے ہے، پھر مرد کا صحیح و تندرست اور بدعادات سے محفوظ ہونا جو بمنزلہ تخم کے ہے، پھر مناسب وقت پر مناسب طریقے سے جماع کرنا جو بمنزلہ موسم اور طریقہ کاشت کے ہے، پھر ایام حمل میں عورت کی نگہداشت جو بمنزلہ مابعد کی نگہداشت کے ہے، ضروری امور ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ج۔ طلاق			

ف: طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک۱ تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بغیر نکاح کئے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر پھر اس کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا۔ ایسی طلاق کو طلاق بائن کہتے ہیں۔ دوسری۲ وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح کرنا بھی چاہیں تو کسی دوسرے سے اوّل نکاح کرنا پڑے گا۔ اور جب وہاں سے (کسی بنا پر از خود) طلاق ہو جاوے تب بعد عدت کے اس سے نکاح ہو سکے گا۔ ایسی طلاق کو طلاق مغلظہ کہتے ہیں۔ تیسری۳ وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا۔ صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں بے نکاح کئے بھی اس کو رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بیوی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے۔ البتہ اگر مرد طلاق دے کر اس پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گذر جاوے گی تب نکاح ٹوٹ جاوے گا اور عورت جدا ہو جاوے گی۔ اور جب تک عدت نہ گذرے تب تک رکھنے یا نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار رہے۔ ایسی طلاق کو طلاق رجعی کہتے ہیں۔ البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔ (بہشتی زیور بحوالہ ہدایہ جلد دوم)

طلاق کے بارے میں متذکرہ بالا احکام قرآن کریم میں اس طرح سے بیان کئے گئے ہیں :۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۱	۱۔ (اگر مرد و عورت میں کھٹ پٹ ہو جائے اور صلح کی	۴	۱۹	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کوشش بھی ناکام ہو جائے تو) عورتوں کو لٹکی ہوئی مت چھوڑو۔ یا تو طلاق دے دو یا رکھ لو۔			
۵۱۲	۲- طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس کے بعد چاہے دستور کے موافق رکھ لو یا عمدہ طریقے سے چھوڑ دو۔	۲	۲۹	۱
۵۱۳	۳- طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اس کو نہ چھپائیں اگر وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوندوں کو اس مدت میں لوٹا لینے کا حق ہے اگر وہ سلوک سے رہنا چاہیں۔	۲	۲۸	۷
۵۱۴	۴- اگر پھر (تیسری مرتبہ) اس عورت کو طلاق دیدی تو اس کے بعد اس مرد کو وہ عورت حلال نہیں جب تک کہ اس خاوند کے علاوہ کسی اور سے نکاح	۲	۲۹	۲

نہ کرلے۔ پھر اگر وہ دوسرا خاوند طلاق دیدے تو ان دونوں پر (یعنی اس عورت اور پہلے میاں پر) کچھ گناہ نہیں کہ پھر باہم مل جاویں اگر وہ خیال کریں کہ وہ اللہ کے حکم کو قائم رکھیں گے یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں جو وہ جاننے والی قوم کے لئے بیان فرماتا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۵	۵- (طلاق رجعی کی صورت میں عدت کے اندر اندر رجوع کرکے) عورتوں کو دستور کے موافق روکنا چاہو تو اپنے میں سے دو معتبر آدمی گواہ کر لو اور گواہی کو اللہ کے لئے سیدھا رکھو۔	۶۵	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۶	۶۔ لیکن اس روکنے سے تمہارا مقصد یہ نہ ہو کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو وہ ان سے واپس لے لو۔ سوائے اس صورت کے کہ انھوں نے کوئی صریح بے حیائی ہی کی ہو۔	۴	۳	۵
۵۱۷	۷۔ اور نہ ان کو ستانا اور ان پر زیادتی کرنا مقصود ہو۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ بلاشبہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔	۲	۲۹	۳

اور تم اللہ کے احکام کو مذاق مت بناؤ اور اللہ کا احسان یاد کرو جو اس نے تم پر کیا اور جو اس نے تم پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں کہ ان کے ذریعے تم کو نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۸	۸۔ (طلاق بائنہ کی صورت میں) جب عورتیں عدت پوری کر چکیں اور وہ اور ان کے خاوند دستور کے	۲	۳۰	۱

موافق آپس میں نکاح پر رضامند ہوں تو ان کو نکاح سے مت روکو۔ یہ نصیحت اس کو کی جا رہی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس میں تمہارے لئے بڑی ستھرائی اور بہت پاکیزگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض خدا کے نزدیک طلاق ہے۔" (ابوداؤد)

نمبر شمار	مضمون
(۲)	حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر، اور کسی کے غلام کو اس کے آقا، کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (احمد)
(۳)	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "دو میاں بیوی کی تفریق شیطان کے لئے انتہائی مسرت کی چیز ہے۔" (مسلم)
ف:	جیسا کہ اوپر مذکور ہوا طلاق مغلظہ کی صورت میں عورت اپنے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرلے اور پھر وہ مرد اس کو طلاق نہ دے دے۔ اس حکم کو لوگوں نے مذاق بنا رکھا ہے اور ایسی صورت میں کسی شخص سے طلاق دینے کا وعدہ لے کر نکاح کر دیتے ہیں اور وہ ایک دو رات بیوی کو اپنے پاس رکھکر اسے طلاق دیدیتا ہے تاکہ عدت کے بعد وہ اپنے پہلے میاں سے نکاح کر سکے۔ اس کو حلالہ کہتے ہیں۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی ہے۔ حکم خداوندی سے ہرگز یہ مقصود نہیں ہے۔ اس کی وضاحت ذیل کی احادیث سے ہوتی ہے:۔
(۴)	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "خدا لعنت کرے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر۔" (احمد۔ نسائی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
⑤	ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم کو مستعار شوہر بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا۔" حلالہ کرنے والا۔ خدا لعنت کرے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر۔" (ابن ماجہ)			
⑥	حدیث ابن عباسؓ میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ حلالہ کرانا کیسا ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: "نکاح تو زینت کا کام ہے۔ کتاب اللہ سے استہزا کرنے کا نام نکاح نہیں ہے۔" (ابو اسحاق الجرجانی)			

د - عِدّت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۹	۱ - ایلا کی عدّت: اگر کسی شخص نے بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہو تو اس کی عدّت چار ماہ ہے۔ اس عرصے میں چاہے رکھ لے اور چاہے چھوڑ دے۔	۲	۲۸	۵-۶
۵۲۰	۲ - مطلقہ کی عدّت: اگر جماع (یا خلوتِ صحیحہ) سے پیشتر عورت کو طلاق دے دی ہو تو ایسی مطلقہ عورت کے لئے کوئی عدّت نہیں۔	۳۳	۶	۹
۵۲۱	۳ - (اور جو طلاق جماع یا خلوتِ صحیحہ کے بعد ہو اور عورت کو حیض بھی آتا ہو تو) اس صورت میں عدّت تین حیض ہے۔	۲	۲۸	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۲۲	۴- جن مطلقہ عورتوں کو ابھی حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو یا حیض آنا بالکل بند ہو گیا ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔	۶۵	۱	۴
۵۲۳	۵- بیوہ کی عدت: جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۲	۳۰	۳
۵۲۴	۶- حاملہ کی عدت: حاملہ عورت کی عدت (چاہے وہ مطلقہ ہو یا بیوہ) وضع حمل تک ہے۔	۶۵	۱	۴
۵۲۵	۷- طہر میں طلاق: جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت پر (یعنی پاکی کی حالت میں) طلاق دو۔ (تاکہ آنے والا حیض گنتی میں آسکے) اور عدت کو گنتے رہو۔ اور ان کو اپنے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کوئی صریح بے حیائی ہی کر بیٹھیں۔ اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھے گا وہ اپنا ہی برا کرے گا۔ اس کو خبر نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ اس طلاق کے بعد کوئی بہتر صورت پیدا فرما دے۔	۶۵	۱	۱
۵۲۶	۸- نان نفقہ: اپنی مطلقہ بیویوں کو رہنے کے لئے گھر دو جہاں تم اپنے مقدور کے موافق خود رہتے ہو۔ اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ایذا مت دو۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان کا خرچ (نان نفقہ) برداشت کرو۔ پھر (بچہ جننے کے بعد) اگر وہ تمہاری خاطر اس بچے کو دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اجرت ادا کرو۔ اور آپس میں نیکی کی تلقین کرو اور اگر تم آپس میں تنگی محسوس کرو تو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوالو۔ چاہیئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کو روزی نپی تلی ملتی ہے وہ جیسا اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے	۶۵	۱	۶-۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس کے لحاظ سے خرچ کرے ۔ اللہ تعالیٰ کسی پر تکلیف نہیں رکھتا مگر اسی کے بقدر جتنا کہ اس کو دیا ہے ۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد کشائش کردے گا ۔			

۵۔ مطلقہ کے مہر کی ادائیگی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۲۷	۱۔ جن عورتوں کا مہر مقرر ہوا ہو اور جماع یا خلوت صحیحہ بھی ہو چکی ہو، ان کو پورا مہر ادا کرنا ہوگا ۔	۴	۴	۲
۵۲۸	۲۔ جن عورتوں کا مہر تو مقرر ہوا ہو مگر جماع یا خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو، ان کو نصف مہر ادا کرنا ہوگا ۔ مگر (مناسب یہ ہے کہ) عورتیں معاف کردیں (یعنی مہر بالکل نہ لیں) یا مرد درگذر کرے کہ اس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی مرد پورا مہر ہی ادا کردے) تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے ۔ اور آپس میں احسان کو مت بھولو ۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے ۔	۲	۳۱	۲
۵۲۹	۳۔ اور جن عورتوں کا مہر بھی مقرر نہ ہوا ہو اور مجامعت یا خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی ہو تو ایسی عورتوں کو کچھ نہ کچھ دے کر بھلے طریقے سے رخصت کردو ۔ کشائش والا اپنی کشائش کے لحاظ سے دے اور تنگدست اپنی استطاعت کے لحاظ سے، جو خرچ قاعدہ کے موافق ہو ۔ یہ نیکوں پر لازم ہے ۔	۲ ۳۳	۳۱ ۶	۱ ۹
۵۳۰	۴۔ اس کو شرعی اصطلاح میں متعہ (یعنی فائدہ پہنچانا) کہتے ہیں ۔	۲	۱۵	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳۱	۵۔ خاوند کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے پر یہ فائدہ پہنچانا متقیوں پر لازم ہے۔	۲	۳۱	۶

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کی تعداد حیثیتِ خاوند کے مطابق کم از کم تین کپڑے ہے۔ اور خاوند پہ لازم ہے کہ ہر مطلقہ عورت کو دے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳۲	۶۔ اگر تم نے اپنی کسی بیوی کو ڈھیروں مال دے رکھا ہو تو (طلاق کے بعد) اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اس کو ناحق اور صریح گناہ کے ساتھ لینا چاہتے ہو۔	۴	۳	۶
۵۳۳	۷۔ اور تم وہ کیونکر واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایکدوسرے سے لطفِ صحبت اٹھا چکے ہو اور وہ (عورتیں) تم سے (بوقتِ نکاح) پختہ عہد لے چکی ہیں۔	۴	۳	۷
۵۳۴	۸۔ نو مسلمہ عورتوں کا مہر اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ	۶۰	۲	۴

کر لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تم جان لو کہ وہ ایمان پر قائم ہیں تو ان کو کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔ نہ یہ عورتیں ان کافروں کو حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کو حلال ہیں۔ ان کافروں کو جو کچھ ان کا خرچ ہوا ہے دے دو۔ اور تم پہ کوئی گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو ان کے مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لو۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳۵	۹۔ مرتدہ عورتوں کا مہر (جو عورتیں اسلام سے پھر جائیں تو ایسی) کافرہ عورتوں کے ناموس تم اپنے قبضے میں	۶۰	۲	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	مت رکھو۔ اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو وہ ان کافروں سے مانگ لو (جن کے ہاں وہ مرتد ہو کر گئی ہیں)۔ اور وہ کافر (اپنی عورتوں کے بارے میں جو نومسلمہ ہو کر تمہارے پاس آئی ہوں) تم سے مانگ لیں جو کچھ کہ انھوں نے خرچ کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔			
۵۳۶	۱۰۔ اگر تمہارے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف چلی جائیں (جیسا کہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں ہوا) پھر تم بھی ہاتھ مارو تو (ان کی عورتیں جو تمہارے ہاتھ آجائیں ان کا مہر و خرچہ) جتنا ان کافروں نے خرچ کیا ہو (بجائے ان کافروں کو دینے کے) ان مسلمانوں کو دے دو جن کی عورتیں جاتی رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم کو یقین ہے۔	۶۰	۲	۵

و۔ بچّے کا حلالی یا حرامی ہونا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳۷	۱۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے (یا اپنے بچّے کو کہے کہ یہ میرے نطفہ سے نہیں ہے) اور سوائے خاوند کی اپنی ذات کے کوئی دوسرا گواہ نہ ہو، تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دے کہ میں سچّا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار ہو۔	۲۴	۱	۶-۷
۵۳۸	۲۔ اور عورت پر سے عذاب اس طرح ٹل سکتا ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ یوں گواہی دے کہ وہ شخص	۲۴	۱	۸-۹

نمبر شمار	مضمون
	جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :۔
①	"جو اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اوّلاً اس سے چار گواہ طلب کئے جائیں گے۔ اگر پیش کر دے تو عورت پر حد زنا کی جاری کر دی جائے گی۔ اور اگر گواہ نہ لاسکا تو اس کو کہا جائے گا کہ چار مرتبہ قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے (یعنی جو تہمت اپنی بیوی پر لگائی ہے اس میں جھوٹ نہیں بولا) گویا چار گواہوں کی جگہ خود اس کی یہ چار حلفیہ شہادتیں ہوئیں اور آخر میں پانچویں مرتبہ یہ الفاظ کہنے ہوں گے کہ 'اگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت اور پھٹکار'۔ اگر الفاظ مذکورہ بالا کہنے سے انکار کرے تو حبس (قید) کیا جائے گا اور حاکم اس کو مجبور کرے گا کہ یا اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرے تو حد قذف لگے گی (یعنی اس کے اسّی درّے مارے جائیں گے) اور یا پانچ مرتبہ وہی الفاظ کہے جو اوپر مذکور ہوئے۔ اگر کہہ دئے تو پھر عورت سے کہا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر بیان کرے کہ 'یہ مرد تہمت لگانے میں جھوٹا ہے' اور پانچویں دفعہ یہ الفاظ کہے کہ 'اللہ کا غضب آوے اس عورت پر اگر یہ مرد اپنے دعویٰ میں سچا ہو'، تاوقتیکہ عورت یہ الفاظ نہ کہے گی اس کو قید میں رکھیں گے اور مجبور کریں گے کہ یا صاف طور پر مرد کے دعویٰ کی تصدیق کرے تب تو حد زنا اس پر جاری ہوگی اور یا بالفاظ مذکورہ بالا اس کی تکذیب کرے۔ اگر اس نے بھی مرد کی طرح یہ الفاظ کہہ دئے اور 'لعان' سے فراغت ہوئی تو اس عورت سے صحبت اور دواعی صحبت سب حرام ہو گئے۔ پھر اگر مرد نے اس کو طلاق دے دی فبہا،

نمبر شمار	مضمون
	ورنہ قاضی ان میں تفریق کر دے، گو دونوں رضامند نہ ہوں یعنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے ان میں تفریق کی - اور یہ تفریق طلاق بائن کے حکم میں ہو گی ۔"
(۲)	"زوجین سے اس طرح الفاظ کہلوانے کو 'لعان' کہتے ہیں اور 'لعان' صرف قذف ازواج کے ساتھ مخصوص ہے - عام محصنات کے قذف کا وہی حکم ہے جو رکوع اوّل سورہ النّور میں مذکور ہے ۔"
ف ۲:	ہدایہ جلد دوم میں مذکور ہے کہ: "جب دونوں قسم کھالیویں تو حاکم دونوں میں جدائی کرا دے گا اور طلاق بائن پڑ جاوے گی اور اب یہ بچّہ باپ کا نہ کہلا دے گا بلکہ ماں کے حوالے کر دیا جاوے گا ۔"

(۴) عصمت کی حفاظت

ف:	اپنی عصمت کی حفاظت کرنا عورت کا سب سے بڑا فرض ہے - خاندان کی عزّت کا دار و مدار عورت کے باعصمت ہونے پر ہے - مرد چاہے کتنا ہی بدکار ہو، اس کی بدکاریوں کا خاندان کی عزّت پر اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا کہ عورت کی عزّت پر ذرا سا دھبّہ آجانے سے پڑتا ہے - موخر الذکر صورت میں ہمیشہ کے لئے سارا خاندان بدنام ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی فرد کسی دوسرے کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتا - تھوڑے سے غور کے بعد یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ عورت کی عصمت کو محفوظ رکھنے کا آسان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور واحد حل صرف یہ ہے کہ اس کو غیر مردوں سے آشنا اور غلط ملط نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جن لوگوں میں اپنی عورتوں کو غیر مردوں سے آشنا کرانے اور ان کے ساتھ سیر و تفریح میں شرکت کی اجازت دینے وغیرہ کا رواج ہے ان کی عورتوں کے چال چلن بمقابلہ دوسری عورتوں کے زیادہ مشکوک ہوتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں میں اغوا کے واقعات، عشق بازی کے قصے اور ناکامی کی صورت میں خودکشی کے واقعات زیادہ سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں۔ آشنا نہ ہونے دینے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ عورت کا تعارف کسی دوسرے مرد سے نہ کرایا جائے بلکہ یہ کہ عورتوں کے جسم کا ہر وہ حصہ جس کو دیکھ کر خواہشات نفسانی خواہ مخواہ بھڑکتی ہوں غیر مردوں سے پوشیدہ رکھا جائے تاکہ وہ بات ہی پیدا نہ ہو جس سے آئندہ چل کر برے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس طریقے کو غنڈہ گردی کے انسداد کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے اور اس کا مناسب بندوبست کرنے کے بعد غنڈوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لانے کا حکم ہے۔ اس سلسلے میں قرآنی احکام ذیل میں ملاحظہ ہوں۔			
	الف - نیک بخت بیویاں			
۵۳۹	۱-نیک بخت بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہوں اور ان کی غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ (یعنی اللہ کے حکم کے موافق) اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہوں۔	۴	۶	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۴۰	۲۔ جو حکم بردار ہوں، ایمان والی ہوں، نماز میں کھڑی ہونے والی ہوں، توبہ کرنے والی ہوں، عبادت گذار ہوں اور روزے رکھنے والی ہوں۔	۶۶	۱	۵
۵۴۱	۳۔ بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایماندار مرد اور ایمان دار عورتیں، عبادت گذار مرد اور عبادت گذار عورتیں،	۳۳	۵	۱

سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

ف: اس آیت کی شانِ نزول کے بارے میں حضرت علامہ عثمانی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :۔

"بعض ازواج مطہرات نے کہا تھا کہ قرآن میں اکثر جگہ مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا کہیں نہیں۔ اور بعض نیک عورتوں کو خیال ہوا کہ آیاتِ سابقہ میں ازواجِ نبی کا ذکر تو آیا عام عورتوں کا کچھ حال بیان نہ ہوا۔ اس پر یہ آیت اتری تاکہ تسلی ہو جائے کہ عورت ہو یا مرد کسی کی محنت اور کمائی اللہ کے یہاں ضائع نہیں جاتی اور جس طرح مردوں کو روحانی اور اخلاقی ترقی کرنے کے ذرائع حاصل ہیں عورتوں کے لئے بھی یہ میدان کشادہ ہے۔ یہ طبقہ اناث کی دلجمعی کے لئے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تصریح فرمادی ورنہ جو احکام مردوں کے لئے قرآن میں آئے وہی عموماً عورتوں پر عائد ہوتے ہیں - جداگانہ نام لینے کی ضرورت نہیں، ہاں خصوصی احکام الگ بتادیئے گئے ؎			
۵۴۲	۴ - اللہ تعالیٰ نے منکروں کیلئے ایک مثال حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کی بیان فرمائی کہ وہ دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں - مگر انھوں نے ان سے خیانت کی - پھر وہ اللہ کے ہاں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو حکم ہوا کہ تم اور دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلی جاؤ -	۶۶	۲	۳
۵۴۳	۵ - اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے ایک مثال فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی ہے، جب اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے پاس بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے اور ظالم لوگوں سے بچا نکال -	۶۶	۲	۴
۵۴۴	۶ - اور مریم بنت عمرانؑ (کی مثال بیان فرمائی ہے) جس نے اپنی شرم گاہ کی محافظت کی - پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو سچا جانا اور وہ فرماں برداروں میں سے تھی -	۶۶	۲	۵

ب - پردہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۴۵	۱ - اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو	۷	۳	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تمہارے ستر کو بھی ڈھانکتا ہے اور تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس (یعنی لباس کو اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے تقویٰ کے اصولوں کے مطابق پہننا) بہترین لباس ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں (جو وہ بیان کرتا ہے) تاکہ لوگ ان میں غور و فکر کریں۔			
۵۴۶	۲۔ اے میرے حبیب ﷺ! مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ اور یاد رکھیں کہ ان کے ہر کام سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔	۲۴	۴	۴
۵۴۷	۳۔ اسی طرح مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ سنگار سوائے اس حصے کے جو کھلی چیز ہے کسی کو نہ دکھلائیں اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے خاوندوں[۱] یا اپنے باپوں[۲] یا اپنے خسروں[۳] یا اپنے بیٹوں[۴] یا اپنے خاوندوں[۵] کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں[۶] یا اپنے بھتیجوں[۷] یا اپنے بھانجوں[۸] یا اپنی آپس[۹] کی عورتوں یا اپنی باندیوں[۱۰] کے یا اپنے ایسے خدمتگار[۱۱] مردوں کے جو عورتوں سے بالکل غرض نہ رکھتے ہوں یا ان لڑکوں[۱۲] کے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور اپنا پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں کہ جس سے ان کی مخفی زینت ظاہر ہو۔	۲۴	۴	۵
۵۴۸	۴۔ اے ایمان والو! فجر کی نماز سے پیشتر اور ظہر اور عشا کی نماز کے بعد کے اوقات تمہارے لئے خاص طور پر	۲۴	۸	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پردے کے اوقات ہیں۔ ان وقتوں میں تم اپنے کپڑے اتارے رکھتے ہو۔ پس ان اوقات میں تمہارے غلام بھی اور وہ نابالغ بچے بھی جو ابھی عقل کی حد کو نہ پہنچے ہوں تم سے اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ البتہ ان اوقات کے علاوہ ان پر کوئی تنگی نہیں۔ کیونکہ باقی اوقات میں تم ایک دوسرے کے پاس پھرا ہی کرتے ہو۔			
۵۴۹	۵- اور جب تمہارے بیٹے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اوروں کی طرح اجازت لے کر ہی آیا کریں۔	۲۴	۸	۲
۵۵۰	۶- اور جن عورتوں کو نکاح کی توقع ہی نہ رہی ہو اور وہ ایسی بھی نہ ہوں کہ اپنا بناؤ سنگار دکھاتی پھریں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ تھوڑے کپڑوں میں رہیں۔ البتہ اس سے بچنا ان کے لئے بہتر ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں تم پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔	۲۴	۸	۳
۵۵۱	۷- عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں قرار پکڑیں اور زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق بناؤ سنگار کر کے دوسروں کو دکھاتی نہ پھریں۔ اور نماز کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں جس میں دانائی اور حکمت کی باتیں درج ہیں (اس پروگرام کے ذریعے) اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تمہاری گندگیوں کو دور کر کے تم کو پاک و صاف کر دے۔	۳۳	۴	۶-۷
۵۵۲	۸- (اگر کبھی کسی غیر مرد سے بات کرنے کا اتفاق ہو تو)			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نرم زبان سے بات نہ کریں کہ کوئی دل کا روگی ان کے ساتھ اپنی کوئی امید وابستہ کرلے اور بات معقول کہیں۔	۳۳	۴	۵
۵۵۳	۹- (مردوں کو تاکید ہے کہ عام عورتیں تو درکنار) نبی کی بیویاں سے بھی (جو مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں) جب کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگ لیا کریں۔ یہ طرفین کے دلوں کی صفائی کی بات ہے اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔	۳۳	۷	۱
۵۵۴	۱۰- البتہ عورتوں کو اپنے باپوں[۱]، بیٹوں[۲]، بھائیوں[۳]، بھتیجوں[۴]، بھانجوں[۵]، اپنی آپس کی عورتوں[۶] اور اپنی باندیوں[۷] کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں ہے ان کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرتی رہیں اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سب جگہ حاضر ہے۔	۳۳	۷	۳

ج- اوباش لوگوں کا تدارک

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۵۵	۱- اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ کرلیا کریں تاکہ ان کی شرافت دور ہی سے معلوم ہو جائے اور کوئی ان کو ایذا نہ پہنچائے۔	۳۳	۸	۱
۵۵۶	۲- اگر اس پر بھی اوباش قسم کے لوگ باز نہ آئیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔ اور آپ (کا انتظامیہ محکمہ) ان کے	۳۳	۸	۲-۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پیچھے لگ جائے (اگر اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو) پھر ان کو اس شہر سے جلا وطن کر دیا جائے۔ (اگر اس پر بھی ان کی بدمعاشیاں کم نہ ہوں تو) پھر وہ جہاں ملیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ یہ اللہ کی سنّت ہے جو بدلا نہیں کرتی۔			
ف:	یہ تمام کام حکومت کو کرنا ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر کوئی پکڑ دھکڑ اور قتل کرنے لگے اور اس طرح فساد برپا ہو جائے۔			
۵۵۷	۳-(اور یاد رکھو) جو لوگ مسلمان مردوں یا عورتوں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیں گے وہ صریح گنہگار ہوں گے اور ان کا ایسا کرنا صریح بہتان ہوگا۔	۳۳	۷	۶

د-پردہ سے متعلق مزید بحث

ف: پردے کے لحاظ سے عورت کے جسم کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فرج۔ زینت۔ ماظہر منہا۔ فرج وہ حصّہ جسم ہے جو خاوند کے سوا کسی دوسرے کے سامنے نہیں کیا جا سکتا۔ زینت وہ حصّہ جسم ہے جو خاص خاص رشتہ داروں کے سامنے کیا جا سکتا ہے اور ماظہر منہا وہ حصّہ جسم ہے جو بوقت ضرورت ہر کسی کے سامنے کیا جا سکتا ہے۔ ان تینوں حصّوں کے بارے میں احکام مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی میں الگ الگ موجود ہیں:-

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۵۸	۱-فرج ۱-عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی فروج (شرمگاہوں) کی حفاظت کریں۔	۲۴	۴	۵
۵۵۹	۲-بلاشبہ وہ مومن (مرد و عورت) فلاح یافتہ ہیں جو اپنی	۲۳	۱	۱-۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	فُروج (شرم گاہوں) کی حفاظت کرتے ہیں۔			
۵۶۰	۳- جو مرد و عورت اپنی فُروج (شرم گاہوں) کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔	۳۳	۵	۱
۵۶۱	۴- زوجین یا آقا اور باندی آپس میں اپنی فُروج (شرم گاہوں) کو (تعلقاتِ زوجیت کے لئے) استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے میں ان پر کچھ الزام نہیں۔	۲۳	۱	۶
۵۶۲	۵- ہاں جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ استعمال کریں، بس وہی لوگ سرکش ہیں۔	۲۳	۱	۷
۵۶۳	۶- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السّلام نے اپنی فرج کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن کریم میں بیان فرمائی۔	۲۱ ۶۶	۶ ۲	۱۶ ۵
۵۶۴	۲- زینت ۱- عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت کا اظہار سوائے اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خسروں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی آپس کی عورتوں (نسائھن) یا اپنے لونڈی غلاموں یا ایسے خدمت گار مردوں کے جو عورتوں سے بالکل بے غرض ہو چکے ہوں یا ایسے لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں کسی اور کے سامنے نہ کریں۔	۲۴	۴	۵
۵۶۵	۲- اور کبھی باہر نکلنے کا موقع ہو تو اپنے اوپر اپنی چادروں کے			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	گھونگھٹ کر لیا کریں تاکہ دور ہی سے پتہ چل جائے کہ شریف عورتیں ہیں اور نہ کوئی ان کو ایذا نہ پہنچائے۔	۳۳	۸	۱
۵۶۶	۳۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔	۲۴	۴	۵
۵۶۷	۴۔ عورتوں کو چاہیئے کہ جاہلیت کے دستور کے موافق بناؤ سنگار کر کے دوسروں کو دکھاتی نہ پھریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیتی رہیں اور اللہ اور رسول کی اطاعت کریں۔	۳۳	۴	۶
۵۶۸	۵۔ اور غیر مردوں سے کبھی بات چیت کرنے کا موقع ہو تو نرم لہجے سے بات نہ کریں تاکہ کوئی دل کا روگی اپنی کوئی اُمید ان سے وابستہ نہ کر لے۔	۳۳	۴	۵
۵۶۹	۶۔ اور چلتے وقت اپنے پاؤں کو زمین پر مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو۔	۲۴	۴	۵
۵۷۰	۷۔ ماظہر منھا ہاں ایسی زینت جو اضطراری طور پر یا بسبب عدم قدرت یا بوجہ ضرورت کے کھلی رہے یا کھولنے کی ضرورت پڑے (تو وہ مذکورہ بالا حکم سے مستثنیٰ ہے)	۲۴	۴	۵

ف: اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان میں دو صفات ملکیت[1] (یعنی فرشتوں والی صفت) اور بہیمیت[2] (یعنی جانوروں والی صفت) رکھی ہیں۔ ان دونوں میں سے وہ اپنے اعمال سے چاہے جس صفت کو کمزور کرے اور چاہے جس کو قوی بنالے۔ جو لوگ اپنے بد اعمال اور بُرے خیالات سے اپنی صفت ملکیت کو کمزور کر لیتے ہیں۔ اور ہر وقت ان پر صفت بہیمیت کا غلبہ رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چھوڑ کر تمام شریف انسانوں کے نزدیک (چاہے وہ کسی مذہب وملت سے تعلق

نمبر شمار	مضمون
	رکھتے ہوں) یہ بات مسلمہ ہے کہ فروج (یعنی شرم گاہوں) کا استعمال صرف زوجین ہی کے درمیان ہونا چاہیئے ورنہ انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ جھگڑا اور اختلاف صرف زینت اور ما ظھر منھا کا ہے۔ جیساکہ متذکرہ بالا آیات قرآنی سے ظاہر ہے، زینت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ زینت جو خود جسم کے اندر موجود ہے اور دوسری وہ جو بیرونی طور پر مصنوعی طریقے سے کی جاتی ہے۔ اوّل الذکر میں خاص طور پر عورت کا چہرہ، اس کی چھاتیاں اور اس کا لب و لہجہ شامل ہیں۔ اور ان تینوں کو چھپانے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے جیساکہ حوالہ جات نمبر ۵۶۵، ۵۶۶ اور ۵۶۸ سے بخوبی واضح ہے۔ مؤخر الذکر زینت میں عورت کا لباس، سرخی اور پاؤڈر، زیور، ہاتھوں کی مہندی وغیرہ شامل ہیں۔ اس زینت کو جاہلیت کے دستور کے موافق دکھاتے پھرنے سے حوالہ نمبر ۵۶۷ میں عام طور پر منع کر دیا گیا ہے۔ اور صرف اس چیز کو جو اضطراری طور پر کھل جائے حوالہ نمبر ۵۰۷ میں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، باقی کو ہرگز نہیں۔ ظاہر ہے کہ سرخی پاؤڈر اور چہرے کے زیور تو گھونگھٹ کے ساتھ چھپ ہی جاتے ہیں اور گلے کا زیور چھاتیوں کے ساتھ گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لینے سے چھپ جائے گا۔ پاؤں کے زیور کی جھنکار کو پاؤں کو زمین پر مار کر چلنے سے منع کرکے حوالہ نمبر ۵۶۹ میں روک دیا گیا ہے۔ اب اس کے علاوہ جو کچھ باقی رہا وہ ما ظھر منھا میں شامل ہے۔ وہ عورت کا قد و قامت اور ہاتھ پاؤں ہیں۔ ظاہر ہے کہ چلتے وقت عورت کا قد و قامت تو ہر کوئی دیکھے گا ہی اور پاؤں بھی ضرور نظر آئیں گے۔ اسی طرح ہاتھ بھی دوسروں سے چیز لیتے یا دیتے وقت ظاہر ہوں گے۔ اور لباس کا وہ حصّہ جو اتنے

نمبر شمار	مضمون
	پردے کے باوجود بھی نظر آئے وہ ظاہر ہو کر ہی رہے گا۔ پس یہی چیزیں ماظھر منھا میں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ایک لفظ نِسَائِهِنَّ بھی وارد ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زینت کا اظہار عورتوں میں سے صرف اپنی عورتوں کے سامنے کیا جا سکتا ہے۔ اپنی عورتوں سے یہاں مسلمان شریف عورتیں یا اپنے رشتے کنبے اور اپنے طبقے کی عورتیں مراد ہیں۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی مشتبہ چال چلن والی آوارہ اور بدنام عورتیں اس اجازت میں داخل نہیں ہیں۔ ابن جریرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو لکھا تھا کہ مسلمان عورتوں کو اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ حماموں میں جانے سے منع کردو۔ تفسیر کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریح موجود ہے کہ مسلمان عورتیں کفّار اور اہل الذمہ کی عورتوں کے سامنے اس سے زیادہ ظاہر نہیں کر سکتیں جو اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں۔
	تنبیہ ایک سلیم الفطرت انسان کے لئے تو قرآنِ کریم کے ایسے واضح احکام کے ہوتے ہوئے نہ تاویل کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے اور نہ ان احکام سے روگردانی کا کوئی موقع۔ ہاں جس کی فطرت ہی مسخ ہو چکی ہو اس کا فیصلہ تو قیامت ہی کے دن ہوگا۔
ف۲:	پردے کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
①	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پردہ کی آیت نازل ہوئی تو

نمبر شمار	مضمون
	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں پردہ کرنے لگیں۔ (ترمذی)
۲	حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "غیر عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔" تو لوگوں نے پوچھا۔ کیا دیور اور جیٹھ سے بھی عورت پردہ کرے؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "یہ تو عورت کے واسطے موت ہیں۔" (بخاری۔ مسلم)
۳	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر غیر عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "فوراً نظر پھیر لو۔" (مسلم)
۴	حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ "ایک بار اگر اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو پھر اس کو نہ دیکھو، کیونکہ یہ دیکھنا گناہ کا سبب ہے۔" (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)
۵	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس آدمی کی نظر غیر عورت پر پڑی اور اس نے فوراً نظر پھیر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت کا لطف عنایت فرماتا ہے۔" (مسند احمد۔ مشکوٰۃ)
۶	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عورت چھپانے کے قابل ہے۔ جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس عورت کی طرف دیکھنے کے لئے مردوں کو راغب کرتا ہے۔" (ترمذی)

نمبر شمار	مضمون
⑦	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں بیٹھی تھیں کہ اتنے میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو بڑے پایہ کے نابینا صحابی تھے) آ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ کر لو، یعنی چھپ جاؤ۔ تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! عبداللہ ؓ ابن ام مکتوم تو نابینا ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم تو دیکھتی ہو۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ)
⑧	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورت کو دیکھنے والے مردوں اور غیر مردوں کو دیکھنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (شعب الایمان)
⑨	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مخنث کو اپنے گھر میں نہ آنے دیا کرو" (بخاری۔ مسلم)
⑩	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں رہتا ہے تو شیطان کو بہکانے کا موقع ملتا ہے" (ترمذی)
⑪	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ نہ لیٹے، ممکن ہے یہ عورت اس عورت کی خوبیاں اپنے شوہر سے بیان کر دے اور وہ اتنا گنہگار ہو جتنا دیکھنے سے ہوتا" (بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون
(۱۲)	حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مرد مرد کی شرم گاہ کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کی شرم گاہ کو دیکھے ۔ نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے ۔" (ننگے ہو کر سونا مراد ہے) ۔ (مسلم)
(۱۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ۔ اوّلاً وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے ۔ دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی ۔ ناز سے شانوں کو گھما کر لچکدار چال سے چلیں گی ۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے لچکدار کوہان کی طرح ہوں گے ۔ ایسی عورتیں جنّت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ جنّت کی خوشبو پائیں گی باوجودیکہ جنّت کی خوشبو اتنی راہ کے فاصلہ سے آئے گی ۔" (مسلم)
(۱۴)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مزینہ قبیلہ کی ایک عورت سنگار کیئے ہوئے بڑے انداز سے داخل ہوئی ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: " لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں ناز کے ساتھ آنے کو بند کرو ۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر خدا کی لعنت اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے بن سنور کر مسجدوں میں جانا شروع کیا تھا ۔" (ابن ماجہ)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
ف:	جب مسجدوں کے متعلق یہ حکم ہے تو پھر دوسری جگہوں میں اس کی کہاں اجازت ہو سکتی ہے؟			
(۱۵)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے۔ ایک دائمی شراب پینے والا، دوسرے ماں باپ کا نافرمان، تیسرے وہ دیوث جو اپنی بیوی کے لئے ناجائز امور کا ارتکاب برداشت کرتا ہے۔" (نسائی)			
(۱۶)	حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ایک دیوث، دوسرے شراب کا عادی، تیسرے عورتوں کی نقل اتارنے والا" لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! شراب کے عادی کو تو ہم سمجھ گئے لیکن دیوث کون شخص ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: "وہ بے حیا انسان ہے جسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کون شخص آتا جاتا ہے۔" (طبرانی)			

(۵) خاوند کے مال کی حفاظت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۷۵	نیک بخت بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی غیر حاضری میں (اپنی عصمت اور خاوندوں کے مال و دولت) کی حفاظت کرتی ہیں۔	۴	۶	۱
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-			
(۱)	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام			

نمبر شمار	مضمون
	نے ارشاد فرمایا:- " ایک بندہ مومن کے لئے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی شے نہیں۔ نیک عورت کی صفات یہ ہیں کہ جب اس کو حکم دیا جائے تو وہ اس کی تعمیل کرے۔ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے۔ اگر کبھی اس کو قسم دی جائے تو اس کو پورا کر دے۔ اگر خاوند کہیں چلا جائے تو خاوند کے پیچھے اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے " (ابن ماجہ)
۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جب عورت اپنے خاوند کی اجازت سے اس کے مال سے خرچ کرتی ہے تو عورت کو خیرات کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے اور خادم کو اٹھا کر دینے کا ثواب ملتا ہے اور تینوں کے حصے میں کسی کا اجر کم نہیں ہوتا " (بخاری۔ مسلم)
۳	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سے قیامت میں تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل و عیال اور گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے خاوند کے مال کی ذمہ دار ہے " (بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

باب۵- احکامِ وراثت

۱- وصیّت

(۱) وصیت کرنے کا طریقہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۷۲	۱- تم پر فرض کردیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ شخص (اپنے پیچھے کچھ) مال چھوڑنے والا ہو تو اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ وصیت کر جائے۔ یہ حکم متقیوں پر لازم ہے۔	۲ ۵	۲۲ ۱۴	۴ ۶
۵۷۳ د	۲- اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے تو اسے چاہیئے کہ وصیت کے وقت اپنے میں سے (یعنی مسلمان) دو معتبر آدمیوں کو گواہ کرلے اور اگر یہ صورت سفر میں پیدا ہو تو اپنے علاوہ (یعنی غیر مسلموں کی) بھی گواہ ٹھہرایا جاسکتا ہے۔	۵	۱۴	۶

ف: حضرت علامہ عثمانی رح نے آیت ۱ کے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:-

"لوگوں میں دستور تھا کہ مردہ کا تمام مال اس کی بیوی اور اولاد بلکہ خاص بیٹوں کو ملتا تھا۔ ماں باپ اور سب اقارب محروم رہتے تھے۔ اس آیت میں ارشاد ہوا کہ ماں باپ اور جملہ اقارب کو انصاف کے ساتھ دینا چاہیئے۔ مرنے والے پر اسی کے

نمبر شمار	مضمون
	موافق وصیت فرض ہوئی اور یہ وصیت اُس وقت فرض تھی جس وقت تک آیتِ میراث نہیں اُتری تھی ۔ جب سورۂ نساء میں احکامِ میراث نازل ہوئے سب کا حصہ خدا تعالیٰ نے آپ معین فرما دیا ۔ اب ترکہ میت میں وصیت فرض نہ رہی ۔ اس کی حاجت ہی جاتی رہی ۔ البتہ مستحب ہے ۔ مگر وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ۔ اور تہائی ترکہ سے زائد نہ ہو ۔ ہاں اگر کسی شخص کے متعلق دیون اور ودائع وغیرہ داد و ستد کا جھگڑا ہو اس پر وصیت اب بھی فرض ہے ۔"
ف ۲:	وصیت کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث سے بھی خوب واضح ہو جاتی ہے :-
(۱)	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :- "ہر مسلمان جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو اس پر یہ حق ہے کہ دو یا تین راتیں اس پر نہ گذریں مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس موجود ہو ۔" (مالک ۔ مسلم)
(۲)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا :- "بعض مرد عورت ستر سال تک بُرے اعمال میں مبتلا رہتے ہیں لیکن مرتے وقت وصیت میں انصاف کرتے ہیں اور اس عدل و انصاف کے باعث وہ جنت میں چلے جاتے ہیں ۔" (ابو داؤد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) وصیت میں ردّ و بدل			
۵۷۴	۱- جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس کا گناہ انہی بدلنے والوں پر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔	۲	۲۲	۵
۵۷۵	۲- اگر کوئی شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا گناہ کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان (ورثا) میں باہم صلح کرا دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	۲	۲۲	۶
۵۷۶	۳- اگر تم کو (گواہوں کے بیان میں) شبہ ہو جائے تو ان دونوں گواہوں کو نماز (جنازہ یا نماز عصر) کے بعد تک روکے رکھو۔ وہ دونوں گواہ اللہ کی قسم کھا کر بیان دیں کہ ہم اس کے عوض کوئی معاوضہ نہیں لیتے خواہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم گنہگار ہیں۔	۵	۱۴	۶
۵۷۷	۴- پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ گواہ حق بات دبا گئے ہیں تو ان کی جگہ دو گواہ دوسرے ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق دبایا ہے اور جو میّت کے زیادہ قریبی ہوں۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور اگر ہم نے زیادتی کی تو ہم بلاشبہ ظالم ہوں گے۔	۵	۱۴	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۰۸	۶۔ اس طرح گواہی لینے میں امید ہے کہ وہ شہادت ٹھیک ٹھیک دیں گے۔ اور اس بات سے ڈریں گے کہ ان کی قسم کے بعد ہماری قسم الٹی نہ پڑ جائے۔ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (اس کے حکموں کو) غور سے سنو اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔	۵	۱۴	۸

(۳) بیوی کے لئے وصیت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۰۹	۱۔ تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں (ان کو چاہیئے کہ مرنے سے پیشتر) اپنی بیویوں	۲	۳۱	۵

کے لئے اس بات کی وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک برس تک گھر سے نکالے بغیر خرچہ دیا جائے۔ پھر اگر وہ عورتیں خود نکل جائیں اور اپنے حق میں کوئی بھلی بات (یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر (وصیت کے موافق خرچہ نہ دینے کا) کچھ گناہ نہیں۔

ف: یہ حکم اوّل تھا۔ اس کے بعد جب آیت میراث نازل ہوئی اور عورتوں کا حصّہ بھی مقرر ہو چکا۔ ادھر عورت کی عدّت چار مہینے دس دن ٹھہرا دی گئی، تب سے اس آیت کا حکم موقوف ہوا۔

(حواشی عثمانیؒ)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

۲- ورثا کے حصے

(۱) ذوی الفروض کے حصے

ف: ذوی الفروض ان وارثوں کو کہتے ہیں جن کا حق شریعت میں کسی خاص مقدار میں معین ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۰	۱- جو کچھ (وراثت) ماں باپ اور قرابت دار چھوڑ مریں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ چاہے وہ ترکہ تھوڑا ہو یا بہت۔ یہ حصہ (اللہ کا) مقرر کیا ہوا ہے۔	۴	۱	۷

الف- باپ کا حصہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۱	۲- اگر میت کی اولاد ہو تو باپ کو کل وراثت کا چھٹا حصہ ملے گا۔	۴	۲	۱

ف: اگر میت کے اولاد نہ ہو تو باقی ذوی الفروض مثلاً بیوی، ماں کو دے کر باقی سب وراثت باپ کو مل جائے گی۔

ب- ماں کا حصہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۲	۳- اگر میت کے اولاد نہ ہو تو ماں کو کل وراثت کا چھٹا حصہ ملے گا۔	۴	۲	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۳	۴۔ اگر میت کے اولاد نہ ہو اور کئی بھائی (بہنیں) موجود ہوں تو بھی ماں کو کل وراثت کا چھٹا حصّہ ملے گا۔	۴	۲	۱
۵۸۴	۵۔ اگر میت کے اولاد (یا بھائی بہن کچھ بھی) نہ ہوں تو پھر ماں کو کل وراثت کا تیسرا حصّہ ملے گا۔ (اور باقی دو تہائی باپ کو مل جائے گا)۔	۴	۲	۱
	ج۔ خاوند کا حصّہ			
۵۸۵	۶۔ اگر بیوی کے اولاد ہو تو خاوند کو اس کی کُل وراثت میں سے چوتھائی حصّہ ملے گا۔	۴	۲	۲
۵۸۶	۷۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو تو خاوند کو کُل وراثت کا نصف ملے گا۔	۴	۲	۲
	د۔ بیوی کا حصّہ			
۵۸۷	۸۔ اگر خاوند کے اولاد ہو تو بیوی کو اس کی تمام وراثت کا آٹھواں حصّہ ملے گا۔	۴	۲	۲
۵۸۸	۹۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو تو بیوی کو تمام وراثت کا ایک چوتھائی ملے گا۔	۴	۲	۲
	ھ۔ اولاد کا حصّہ			

ف: متذکرہ بالا ذوی الفروض کو ان کا حصّہ دینے کے بعد جو بچ جائے وہ اولاد کو ملے گا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۹	۱۰۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا حصہ بیٹی کے حصے سے دوگنا ہوگا۔	۴	۲	۱
۵۹۰	۱۱۔ اور اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان سب کو دو تہائی ملے گا۔	۴	۲	۱
۵۹۱	۱۲۔ اور اگر فقط ایک بیٹی ہو تو وہ نصف کی حقدار ہوگی۔	۴	۲	۱

ف: اور اگر صرف ایک بیٹا ہو تو وہ پوری جائداد کا حقدار ہوگا۔

---

(۲) کلالہ کا حصّہ

ف: کلالہ کے معنی کمزور اور ضعیف کے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جس کا باپ یا بیٹا کوئی نہ ہو تو اس کو قرآن کی اصطلاح میں کلالہ کہتے ہیں اور اس کے بہن بھائی کو وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ کلالہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں :۔

(الف) عینی :۔ وہ بھائی بہن جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں۔

(ب) علاتی :۔ وہ بھائی بہن جو صرف باپ میں شریک ہوں۔

(ج) اخیافی :۔ وہ بھائی بہن جو صرف ماں میں شریک ہوں۔

ان تینوں میں سے پہلے دو کا ایک ہی حکم ہے اور وہ ایسا ہے جیسا کہ اولاد کے بارے میں حکم ہے۔ اور تیسرے کا حکم اس سے مختلف ہے۔ ان کے حصے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں :۔

(الف/ب) عینی اور علاتی بھائی بہن کا حصّہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۹۲	۱۔ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کے کوئی بیٹا (یا اس کا	۴	۲۴	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	باپ) نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اس بہن کو اس بھائی کے ترکے میں سے نصف حصہ ملے گا۔			۶
۵۹۳	۲- اور اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے کوئی بیٹا (یا اس کا باپ) نہ ہو تو اس عورت کا بھائی اس کے پورے مال کا وارث ہوگا۔	۴	۲۴	۶
۵۹۴	۳- اگر بہنیں دو ہوں تو ان (دونوں کو مجموعی طور پر) بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی ملے گا۔	۴	۲۴	۶
۵۹۵	۴- اور اگر میت کے بھائی بہن دونوں ہوں تو ہر بھائی کا حصہ بہن کے حصے سے دوگنا ہوگا۔	۴	۲۴	۶
	(ج) اخیافی بھائی بہن کا حصہ			
۵۹۶	۵- اگر کوئی ایسا آدمی ہو کہ اس کی وراثت تو ہو مگر اس کا باپ یا بیٹا کوئی (زندہ موجود) نہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ (تعداد میں) اس سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔	۴	۲	۲
۵۹۷	۶- اور اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ اس کی وراثت ہو مگر اس کا باپ یا بیٹا نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔	۴	۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۳) مُنہ بولے بھائی			
۵۹۸	۱۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے ہر کسی کے وارث اس مال میں مقرر کر دئیے ہیں جو ماں باپ اور قرابت دار چھوڑ مریں۔ اور جن سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے ان کا حصہ دے دو۔ بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔	۴	۵	۸

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"اکثر لوگ حضرت کے ساتھ اکیلے اکیلے مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا سب کنبہ اور اقربا کافر چلے آتے تھے۔ تو اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا تھا۔ وہی دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے۔ جب ان کے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تب یہ آیت اُتری کہ میراث تو اقربا اور رشتہ داروں ہی کا حق ہے۔ اب رہ گئے وہ مُنہ بولے بھائی تو ان کے لئے میراث نہیں۔ ہاں زندگی میں ان کے ساتھ سلوک ہے اور مرتے وقت کچھ وصیت کر دے تو مناسب ہے مگر میراث میں کوئی حصہ نہیں۔

۳۔ وراثت کی تقسیم

(۱) قرضہ اور وصیت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۹۹	۱۔ وراثت کی تقسیم کے وقت سب سے پہلے قرضہ ادا کیا جائے اور وصیت پوری کی جائے۔ اس کے بعد پھر باقی ماندہ وراثت تقسیم کی جائے۔	۴	۲	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۰	۲ - بشرطیکہ اس میں وصیت کرنے والے نے اوروں کا نقصان نہ کیا ہو۔	۴	۲	۲

ف: نقصان کی دو صورتیں ہیں - ایک یہ کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت ہو۔ دوسری یہ کہ جس وارث کو میراث میں سے حصہ ملے گا اس کے لئے کچھ وصیت بھی کر جائے۔ یہ دونوں صورتیں درست نہیں۔ البتہ اگر سب وارث اس کو قبول کر لیں تو خیر، ورنہ یہ وصیتیں مردود ہیں۔ (حواشی علامہ عثمانیؒ)

(۲) دیگر اقربا - یتامیٰ اور مساکین کی رعایت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۱	۱ - تقسیم وراثت کے وقت اگر (دیگر) اقربا، یتامیٰ اور مساکین بھی موجود ہوں (جن کو وراثت میں حق نہیں پہنچتا) تو ان کو بھی کچھ کھلا دو اور ان سے معقول بات کہہ دو۔	۴	۱	۸
۶۰۲	۲ - (اور جو) لوگ (موجود ہوں وہ اس بات سے ایسا ہی) ڈریں (جیسا) کہ اگر وہ اپنے پیچھے اپنی کمزور اولاد چھوڑ مریں تو ان کے بارے میں ان کو اندیشہ ہو۔	۴	۱	۹
۶۰۳	۳ - پس چاہیئے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں (اور یاد رکھیں کہ) جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔	۴	۱	۱۰

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	"تقسیم میراث کے وقت برادری اور کنبہ کے لوگ جمع ہوں تو جو رشتہ دار ایسے ہوں جن کو میراث میں حصہ نہیں پہنچتا یا جو یتیم اور محتاج ہوں ان کو کچھ کھلا کر رخصت کر دو یا کوئی چیز ترکہ میں سے حسب موقع ان کو بھی دے دو کہ یہ سلوک کرنا مستحب ہے اور اگر مالِ میراث سے کھلانے یا کچھ دینے کا موقع نہ ہو۔ مثلاً وہ یتیموں کا مال ہے اور میت نے وصیت بھی نہیں کی تو ان لوگوں سے معقول بات کہہ کر رخصت کر دو یعنی نرمی سے عذر کر دو کہ مال یتیموں کا ہے اور میت نے وصیت بھی نہیں کی اس لئے ہم مجبور ہیں۔۔۔۔۔۔ تمام قرابت والے درجہ بدرجہ سلوک اور مراعات کے مستحق ہیں اور یتامیٰ اور مساکین بھی اور جو قریب یتیم یا مسکین بھی ہو تو اس کی رعایت اور بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔ اس لئے تقسیم میراث کے وقت ان کو حتی الوسع کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے۔ اگر کسی وجہ سے وارث نہ ہو تو حسن سلوک سے محروم نہ رہیں"			

(۴) حدود کی پابندی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۴	۱- (جتنے احکام اوپر بیان کئے گئے) یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلے گا، اللہ تعالیٰ اس کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بہت بڑی مراد کو پالینا ہے۔	۴	۲	۱۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۵	۲ - اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی قائم کردہ حدوں سے تجاوز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔	۴	۲	۴
۶۰۶	۳ - تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع کا ذریعہ ہے۔ اس لئے یہ حصّے جو اللہ نے مقرّر فرمائے ہیں (ان کی پابندی کرو) بے شک اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔	۴	۲	۱
۶۰۷	۴ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے خوب وضاحت کے ساتھ (احکام کو) بیان کردیا ہے تاکہ تم راستے سے بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔	۴	۲۴	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

باب۶۔ کھانا پینا

۱۔ حلت و حرمت کے اصول

(۱) پاکیزہ اور گندی چیزیں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۸	۱۔ (اے میرے حبیبؐ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔	۵	۱	۴
۶۰۹	۲۔ وہ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم جن کا ذکر تم توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہو، وہ تم پر تمام پاکیزہ چیزیں حلال کرتے ہیں اور تمام گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔	۷	۱۹	۶
۶۱۰	۳۔ اور ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ پاکیزہ اور گندی چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں چاہے گندی چیزوں کی کثرت تم کو بھلی ہی معلوم ہو۔	۵	۱۳	۷
۶۱۱	۴۔ پاکیزہ چیزیں تو اس دنیا میں عموماً اور آخرت میں خصوصاً مومنوں ہی کے لئے ہیں۔	۷	۴	۱
۶۱۲	۵۔ تمام رسولوں کو بھی یہی حکم تھا کہ حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔	۲۳	۴	۱ المؤمنون
۶۱۳	۶۔ پس تم حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا	۲	۲۱	۱-۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	شکر کرو اور شیطان کی پیروی مت کرو اگر تم اللہ کے بندے ہو۔ شیطان تو تمہارا صریح دشمن ہے اور تم کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اس بات کا حکم کرتا ہے کہ تم اللہ پر ایسی باتیں جھوٹ لگاؤ جو تم نہیں جانتے۔	۱۶	۱۵	۴

(۲) اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۱۴	۱- ہر امت کے لئے ہم نے مناسک مقرر کئے تاکہ وہ لوگ اللہ کے دئے ہوئے جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام پڑھیں۔	۲۲	۵	۱
۶۱۵	۲- (اسی طرح سے مسلمانوں کو بھی ہم نے حکم دیا کہ) وہ اپنے فائدے کی جگہوں پر پہنچیں اور مقررہ ایام (قربانی) میں جانوروں پر جو اللہ نے ان کو دئے ہیں اللہ تعالیٰ کا نام پڑھیں۔ پھر اس میں سے خود بھی کھائیں اور محتاج و خستہ حال لوگوں کو بھی کھلائیں۔	۲۲	۴	۳
۶۱۶	۳- اسی طرح اونٹوں پر بھی ان کو قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھیں اور جب وہ اپنی کروٹوں پر گر جائیں تو ان میں سے خود بھی کھائیں اور صبر سے بیٹھنے والے اور بے قرار سب کو کھلائیں۔	۲۲	۵	۳
۶۱۷	۴- پس تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو۔ اگر تم کو اللہ کے حکموں پر ایمان ہے۔	۶	۱۴	۱۱۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱۸	۵ کہ کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو جبکہ حلال اور حرام تم کو واضح کر کے بتا دئے گئے۔	۶	۱۴	۹
۴۱۹	۶ اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ پڑھا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ یہ کھانا فسق (گناہ) ہے۔	۶	۱۴	۱۱

۲-مخالفینِ اسلام کی افراط و تفریط

(۱) یہودی

ف: یہودیوں نے حرام چیزوں کو بھی اپنے لئے حلال کر لیا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲۰	۱- توریت کے نزول سے پیشتر سوائے اس کھانے کے جو حضرت اسرائیل (یعقوب) علیہ السلام نے اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا باقی سب کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے۔	۳	۱۰	۲

ف: حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النسا کے درد کی تکلیف تھی۔ آپ نے منت مانی تھی کہ اگر میری یہ تکلیف جاتی رہے تو میں اونٹ کا گوشت کبھی نہ کھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف کو دور فرما دیا۔ انھوں نے منت کو پورا کرنے کے لئے اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۲۱	۲- پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان پر حلال تھیں اس وجہ سے حرام کر دیں کہ وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس وجہ سے کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ ان کو اس کی ممانعت ہو چکی تھی۔ اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے تھے۔	۴	۲۲	۸-۹
۶۲۲	۳- چنانچہ ان پر تمام ناخن والے جانور اور گائے، بکری اور بھیڑ کی چربی سوائے اس چربی کے جو پیٹھ یا انتڑیوں یا ہڈیوں سے لپٹی ہوئی ہو حرام کر دی گئی تھی۔ یہ حکم ان کی سرکشی کی وجہ سے ہوا تھا اور یہ سزا ان کو ان کی سرکشی کی وجہ سے دی گئی تھی۔ اور ہم یقیناً سچ کہتے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔	۶ ۱۶	۱۸ ۱۵	۲ ۸
۶۲۳	۴- وہ ان گناہ کے کاموں، ظلم اور حرام خوری میں بڑی سرعت سے لگے رہے۔	۵	۹	۶
۶۲۴	۵- ان کے علماء اور درویش بھی ان کو گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع نہ کرتے تھے۔	۵	۹	۷
۶۲۵	۶- اور ان کے اس رویے پر کہ وہ نافرمان تھے، حد سے گذر گئے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے منع نہ کرتے تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی۔	۵	۱۱	۱-۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۲) نصرانی

ف: نصرانیوں نے حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیا اور رہبانیت نکال لی۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۲۶	۱۔ (ابتداءً) نصرانیوں میں عالم اور درویش پیدا ہوئے، ان میں تکبر نہ تھا۔	۵	۱۱	۵
۶۲۷	۲۔ جب وہ قرآن کو سنتے تو ان کی آنکھوں سے آنسو اُبل پڑتے بسبب اس کے کہ وہ حق کو پہچانتے تھے۔	۵	۱۱	۶
۶۲۸	۳۔ اور ان کے قلوب میں ہم نے رحمت و رافت بھی رکھی تھی (لیکن ان باتوں میں انھوں نے اس درجے غلو کیا کہ) رہبانیت ایجاد کر لی۔ یہ (رہبانیت) ہم نے ان پر فرض نہ کی تھی۔ اس سے ان کا مقصد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہی تھا لیکن وہ اس کے حق کی رعایت نہ کر سکے۔	۵۷	۴	۲
۶۲۹	۴۔ انھوں نے اپنے دین میں غلو کیا اور اپنی خواہشاتِ نفسانی پر چلنے لگے۔	۵	۱۰	۱۱

ف: انھوں نے حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور لباس اور زینت کے بارے میں بھی اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کر لیں، اور اس پہ یہ سمجھتے رہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوگا۔ لیکن باری تعالیٰ نے ان کے اس رویّے کی قرآن کریم میں صاف تردید فرمائی اور ارشاد فرمایا:-

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۳۰	۵۔ (اے میرے حبیبؐ!) آپ ان سے پوچھئے کہ اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ سب نعمتیں تو اس	۷	۴	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	دنیا کی زندگی میں بالعموم اور قیامت کے دن بالخصوص ایمانداروں ہی کے لئے ہیں۔			
۴۳۱	۶۔ آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائی کی باتوں کو چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کو اور اللہ کے ذمّے ایسی باتیں لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں، حرام کیا ہے	۷	۴	۲
۴۳۲	۷۔ پس اے ایمان والو! تم (نصرانیوں کی طرح) ان پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام مت کرو جو اللہ نے تم پر حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔	۵	۱۲	۱
۴۳۳	۸۔ اور اللہ کے دئیے میں سے جو چیزیں حلال پاکیزہ ہوں وہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔	۵	۱۲	۲
۴۳۴	۹۔ اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ مت کرو۔ بے شک بیجا خرچ کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے۔	۷	۳	۶

(۳) کفّار

ف: کفّار کھانے پینے کے معاملے میں اس درجے حد سے بڑھے کہ مردار بھی کھانے لگے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۳۵	۱۔ کفّار نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کھیتی اور جانوروں میں (اپنے معبودوں کا بھی) ایک حصّہ ٹھہراتے اور اپنے خیال میں	۶	۱۶	۷

نمبرشمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کہتے کہ یہ حصّہ اللہ کا ہے اور یہ حصّہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ پھر جو حصّہ ان کے شریکوں کا ہوتا وہ تو اللہ کی طرف نہ پہنچتا اور جو حصّہ اللہ کا ہوتا وہ ان کے شرکا کی طرف پہنچ جاتا۔			
ف:	کفار اپنی کھیتی میں سے اور مواشی کے بچّوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں کی بھی نیاز نکالتے۔ پھر بعض جانور اللہ کے نام کا بہتر دیکھا تو بتوں کی طرف بدل دیا۔ مگر بتوں کی طرف کا اللہ کی طرف نہ کرتے۔ اس سے زیادہ ڈرتے۔ (حواشی عثمانیؒ بحوالہ موضح القرآن)			
۶۳۶	۲- اسی طرح بہت سے مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کے قتل کو مزین کر دیا تاکہ وہ ان کو ہلاک کریں اور ان پر ان کے دین کو رلا ملا دیں۔	۶	۱۶	۸
۶۳۷	۳- اور وہ یہ بھی کہتے کہ یہ مواشی اور کھیتی ممنوع ہے اس کو کوئی نہ کھائے سوائے اس کے کہ جس کو ہم چاہیں۔ اور بعض مواشی کی پیٹھ پر سواری کرنا حرام کر دیتے اور بعض مواشی کے ذبح کے وقت اللہ پر بہتان باندھ کر اللہ کا نام نہ لیتے۔	۶	۱۶	۹
۶۳۸	۴- اور کہتے کہ جو بچّہ ان مواشی کے پیٹ میں ہے اس کو تو خاص ہمارے مرد ہی کھائیں اور وہ ہماری عورتوں پر حرام ہے اور جو بچّہ مردہ ہوتا اس کے کھانے میں سب برابر کے شریک ہوتے۔	۶	۱۶	۱۰
۶۳۹	۵- بلاشبہ وہ لوگ خسارہ پا گئے جنھوں نے اپنی اولاد کو نادانی سے بغیر سمجھے بوجھے قتل کیا، اور اللہ پر بہتان ↓	۶	۱۶	۱۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	باندھ کر اس رزق کو جو اللہ نے ان کو دیا حرام ٹھہرالیا۔ وہ بلاشبہ راستے سے بھٹک گئے اور سیدھی راہ پر نہ رہے۔			
۶۴۰	۶۔ اللہ تعالیٰ نے تو بحیرۃ، سائبہ، وصیلہ اور حامی کچھ بھی مقرر نہیں کئے و لیکن کافر ہی اللہ پر بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے۔	۵	۱۴	۳

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے اس آیت کے سلسلے میں سعید بن المسیب کی تفسیر صحیح بخاری سے اسی طرح نقل فرمائی ہے:۔

"بحیرۃ، جس جانور کا دودھ بتوں کے نام کر دیتے تھے، کوئی اپنے کام میں نہ لاتا تھا۔ سائبہ، جو جانور بتوں کے نام پر ہمارے زمانے کے سانڈھ کی طرح چھوڑ دیا جاتا تھا۔ وصیلہ، جو اونٹنی مسلسل مادہ بچے جنے درمیان میں نر بچہ پیدا نہ ہو اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حامی، نر اونٹ جو ایک خاص عدد سے جفتی کر چکا ہو اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے۔ علاوہ اس کے یہ چیزیں شعائر شرک سے تھیں۔ جس جانور کے گوشت یا دودھ یا سواری وغیرہ سے منتفع ہونے کو حق تعالیٰ نے جائز رکھا اس کی حلت و حرمت پر اپنی طرف سے قیود لگانا، گویا اپنے لئے منصب تشریع تجویز کرنا تھا۔ اور بڑی ستم ظریفی یہ تھی کہ اپنی ان مشرکانہ رسوم کو حق تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب کا ذریعہ تصور کرتے تھے۔ اسی کا جواب دیا گیا کہ اللہ نے ہرگز یہ رسوم مقرر نہیں کیں۔ ان کے بڑوں نے خدا پر بہتان باندھا اور اکثر بے عقل عوام نے اسے قبول کر لیا"

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۴۱	۷: (اے میرے حبیبؐ!) فرما دیجئے کہ بھلا دیکھو تو،			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اللہ نے جو تمہارے لئے روزی اُتاری، پھر تم نے اس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال ٹھہرالیا، کیا اللہ نے تم کو (ایسا کرنے کا) حکم دیا تھا یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو؟	۱۰	۶	۶
۴۴۲	۸- اللہ تعالیٰ نے بوجھ اُٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے جانور پیدا کئے (تم کو چاہیئے کہ) اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو - وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے -	۶	۱۷	۲
۴۴۳	۹- اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں سے آٹھ نر و مادہ پیدا فرمائے - بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو - ان (کفار) سے پوچھئے کہ کیا دونوں نر اللہ نے حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو ان دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟ اس کی سند پیش کرو، اگر تم سچے ہو -	۳۹ ۶	۱ ۱۷	۶ ۳
۴۴۴	۱۰- اور اونٹ میں سے دو جوڑے (پیدا کئے) اور گائے میں سے دو - ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو ان دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے یہ حکم دیا تھا؟ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھ کر لوگوں کو بلا تحقیق گمراہ کرے؟ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا -	۶	۱۷	۴
۴۴۵	۱۱- فرما دیجئے کہ لاؤ اپنے گواہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے - پھر اگر وہ ایسی	۶	۱۸	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	گواہی دیں بھی تو آپ ان کا اعتبار نہ کیجئے گا اور ان لوگوں کی خواہشات پر نہ چلئے گا جنھوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں کرتے اور وہ دوسروں (غیراللہ) کو اپنے پروردگار کے برابر قرار دیتے ہیں۔			

۳۔ حلال وحرام کی تفصیل

(۱) جانور

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۴۶	۱۔ آپ فرما دیجئے کہ میں تو اس وحی میں جو مجھ کو پہنچی ہے کھانے والے پر سوائے ان چیزوں کے کسی چیز کو حرام نہیں پاتا۔ وہ چیزیں یہ ہیں:۔ مردار، بہتا ہوا خون (جو رگوں میں سے نکلتا ہے) سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے، ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ پھر جو کوئی بھوک کی شدت سے بے قرار ہو جائے اور وہ نافرمانی اور زیادتی کرنے والا بھی نہ ہو، تو اس پر کوئی گناہ نہیں (کہ اس میں سے اپنی جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت کھالے)	۲ ۶ ۱۶	۲۱ ۱۸ ۱۵	۶ ۱ ۵
۶۴۷	۲۔ (ان کو ذرا اور تفصیل سے بتا دیجئے کہ) تم پر حرام کیا گیا مردار جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلا گھونٹنے سے یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مرگیا ہو یا جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جس کو تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور حرام ہے	۵	۱	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	وہ جانور جو کسی استھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو۔ یہ گناہ کے کام ہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے۔ پس تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنے انعامات کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر دیا۔ پھر جو کوئی بھوک کی وجہ سے لاچار ہو لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو (وہ ان میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے اور) اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۴۴۸	۳۔ متذکرہ بالا جانوروں کے علاوہ مواشی چوپائے تمہارے لئے حلال ہیں۔	۵	۱	۱
۴۴۹	۴۔ (اے میرے حبیب!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور جو شکاری جانور تم شکار کے لئے سدھاؤ، وہ جن جانوروں کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اور تم ان پر اللہ کا نام پڑھ کر ذبح کر لو وہ حلال ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک وہ جلد حساب لینے والا ہے۔	۵	۱	۴
۴۵۰	۵۔ آج پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔	۵	۱	۵
ف:	حضرت علامہ عثمانی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔			
(۱)	"یہاں طعام (کھانے) سے مراد ذبیحہ ہے۔ یعنی کوئی یہودی یا نصرانی (بشرطیکہ اسلام سے مرتد ہو کر یہودی یا نصرانی نہ بنا ہو) اگر حلال جانور ذبح کرتے وقت			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	غیر اللہ کا نام نہ لے تو اس کا کھانا مسلمان کو حلال ہے۔ مرتد کے احکام جداگانہ ہیں:			
(۲)	"مگر یہ یاد رہے کہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عموماً برائے نام نصاریٰ ہیں۔ ان میں بکثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتاب آسمانی کے قائل ہیں، نہ مذہب کے، نہ خدا کے۔ ان پر اہلِ کتاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان کے ذبیحہ اور نساء کا حکم اہلِ کتاب کا سا نہ ہوگا۔ نیز یہ ملحوظ رہے کہ کسی چیز کے حلال ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فی حد ذاتہٖ کوئی وجہ تحریم کی نہیں۔ لیکن اگر خارجی اثرات وحالات ایسے ہوں کہ اس حلال سے منتفع ہونے میں بہت سے حرام کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے بلکہ کفر میں مبتلا ہونے کا احتمال ہے تو ایسے حلال سے انتفاع کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ موجودہ زمانہ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ کھانا پینا، بے ضرورت اختلاط کرنا، ان کی عورتوں کے جال میں پھنسنا، یہ چیزیں جو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں وہ مخفی نہیں۔ لہٰذا بدی اور بددینی کے اسباب و ذرائع سے اجتناب ہی کرنا چاہیئے۔"			
۶۵۱	۶۔ اے ایمان والو! زمانہ کفر کی کھائی ہوئی حرام چیز تو ایمان لانے پر معاف ہو جاتی ہے۔	۵	۱۲	۷
۶۵۲	۷۔ (لیکن اب آئندہ) تم حلال اور پاکیزہ چیزیں ہی کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کے بندے ہو اور اس کی عبادت کرتے ہو۔	۲ ۱۶	۲۱ ۱۵	۵ ۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۲) شکار

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۵۳	۱۔ جن شکاری جانوروں کو تم اللہ کے دئے ہوئے علم سے شکار پر دوڑانے کے لئے سدھاؤ، پھر وہ جانور تمہارے لئے شکار کو پکڑ رکھیں، اور تم اس پر اللہ کا نام پڑھ لو	۵	۱	۴

تو (وہ شکار تمہارے لئے حلال ہے اور) تم اس میں سے کھا سکتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :۔

• شکاری کتے یا باز وغیرہ سے شکار کیا ہوا جانور ان شروط سے حلال ہے: (۱) شکاری جانور سدھایا ہوا ہو (۲) شکار پر چھوڑا جائے (اس نے از خود جاکر شکار کو نہ پکڑا ہو)۔ (۳) اسے اس طریقہ سے تعلیم دی گئی ہو جس کو شریعت نے معتبر رکھا ہے یعنی کتے کو سکھلایا جائے کہ شکار کو پکڑ کر کھائے نہیں اور باز کو یہ تعلیم دی جائے کہ جب اس کو بلاؤ گو شکار کے پیچھے جا رہا ہو، فوراً چلا آئے۔ اگر کتا شکار کو خود کھانے لگے یا باز بلانے سے نہ آئے تو سمجھا جائے گا کہ جب اس کے کہنے میں نہیں تو شکار بھی اس کے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے لئے پکڑا ہے۔ اسی کو حضرت شاہ (عبدالقادر) صاحب لکھتے ہیں کہ جب اس نے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا۔ (۴) چھوڑنے کے وقت اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ کہہ کر چھوڑو۔ ان چار شرطوں کی تشریح تو نص قرآنی میں ہو گئی۔ (۵) پانچویں شرط جو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک معتبر ہے کہ شکاری جانور شکار کو زخمی بھی کر دے کہ خون بہنے لگے اس کی طرف لفظ "جوارح"

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اپنے مادہ 'جرح' کے اعتبار سے مشعر ہے - ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو شکاری جانور کا مارا ہوا شکار حرام ہے - ہاں اگر مرا نہ ہو اور ذبح کر لیا جائے تو ما اکل السبع الا ما ذکیتم کے قاعدہ سے حلال ہے۔			
۶۵۴	۲- دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور سب مسافروں کے فائدے کے لئے حلال کیا گیا ہے - مگر جب تم احرام میں ہو تو خشکی کا شکار تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے - تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم جمع ہو گے۔	۵	۱۳	۳
۶۵۵	۳- اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تم کو ایسے شکار کے ذریعے ضرور آزمائے گا جس پر تمہارے ہاتھ اور تیر پہنچتے ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ (عملی طور بھی) معلوم کرلے کہ تم میں سے کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے - پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۵	۱۳	۱
۶۵۶	۴- اے ایمان والو! جب تم احرام میں ہو تو شکار کو حلال مت سمجھو۔	۵	۱	۱
۶۵۷	۵- اور احرام کی حالت میں شکار کو مت مارو - اگر ایسی حالت میں تم میں سے کسی نے شکار کو مارا تو اس کا بدلہ چوپائے جانوروں میں سے اسی شکار کے برابر ہوگا - جو دو صاحب عدل تم میں سے (یعنی مسلمان) فیصلہ کر دیں - یہ بدلے کا جانور نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے یا اس کی قیمت سے مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تعداد مساکین کے برابر روزے رکھنا ضروری ہے - تاکہ وہ (شکار کرنے والا) اپنے کئے کی سزا پالے - جو کچھ پہلے ہو چکا وہ تو اللہ نے معاف کر دیا - اور جو کوئی پھر ویسا ہی	۵	۱۳	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا ہے۔			

(۳) شراب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۵۸	۱۔ (اے میرے حبیبؐ!) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ لیکن اس کا گناہ اس کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔	۲	۲۷	۳
۶۵۹	۲۔ اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو۔	۴	۷	۱
۶۶۰	۳۔ اے ایمان والو! بلاشبہ شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر ناپاک ہیں اور شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ پس تم ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔	۵	۱۲	۴
۶۶۱	۴۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور بیر ڈال دے اور تم کو یادِ الٰہی اور نماز سے روک دے۔ پس کیا اب بھی تم اس سے باز نہ آؤ گے۔	۵	۱۲	۵
۶۶۲	۵۔ (تم کو چاہیئے کہ) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم اس سے پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ تو صرف (احکام کا) واضح طریقے سے پہنچا دینا ہے۔	۵	۱۲	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۶۳	۶-ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو پہلے کھا پی چکے جبکہ وہ آئندہ	۵	۱۲	۷

کو ڈر گئے اور ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ پھر ڈرتے رہے اور یقین کیا۔ پھر ڈرتے رہے اور نیکی کی اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ف۱: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

(۱) "اوّل یہ آیت نازل ہوئی ...... (جو اوپر ۱ پر مذکور ہے) گو اس سے نہایت واضح اشارہ تحریم خمر کی طرف کیا جا رہا تھا مگر چونکہ صاف طور پر اس کے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا: "اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شَافِیًا" (یعنی اے اللہ ہمارے لئے کافی و شافی طریقے سے واضح فرمائیے)۔ اس کے بعد دوسری آیت آئی ..... (جو اوپر ۲ پر مذکور ہے)۔ اس میں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی، گو نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوئی اور یہ قرینہ اسی کا تھا کہ غالباً یہ چیز عنقریب کلیتہً حرام ہونے والی ہے۔ مگر چونکہ عرب میں شراب کا رواج انتہا کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعتاً چھڑا دینا مخاطبین کے لحاظ سے سہل نہ تھا اس لئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اوّلاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھلائی گئی اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس دوسری آیت کو سن کر بھی وہی لفظ کہے: "اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شَافِیًا" (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے کافی و شافی طریقے سے واضح فرمائیے)۔ آخر مائدہ کی یہ آیتیں ...... (جو ۳ تا ۵ پر مذکور ہیں) نازل کی گئیں جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے "فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ"

نمبر شمار	مضمون
	(یعنی کیا اب بھی باز نہ آؤ گے ؟) سنتے ہی چلا اٹھے ۔ اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا (یعنی ہم باز آگئے ۔ ہم باز آگئے) لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے، خم خانے برباد کر دیئے، مدینہ کی گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی ۔ سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر معرفت ربانی اور محبت و اطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور ہو گیا اور اُمّ الخبائث کے مقابلہ پر حضور کا یہ جہاد ایسا کامیاب ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی ۔"
(۲)	"نہایت صحیح اور قوی احادیث میں ہے کہ جب تحریم خمر کی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ان مسلمانوں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے حکم تحریم آنے سے پہلے شراب پی اور اسی حالت میں انتقال کر گئے ۔ مثلاً بعض صحابہ جو جنگ احد میں شراب پی کر شریک ہوئے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے کہ پیٹ میں شراب موجود تھی ۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (جو ۳۰۵ پر مذکور ہیں) عموم الفاظ اور دوسری روایات کو دیکھتے ہوئے ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ زندہ ہوں یا مردہ، جو لوگ ایمان اور عمل صالح رکھتے ہیں ان کے لئے کسی مباح چیز کے وقتِ اباحت کھا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں، خصوصاً جبکہ وہ لوگ عام احوال میں تقویٰ اور ایمان کے خصال سے متصف ہوں ۔ پھر ان خصال میں برابر ترقی کرتے رہے ہوں حتیٰ کہ مدارج تقویٰ و ایمان میں ترقی کرتے کرتے مرتبہ احسان تک جا پہنچے ہوں جو ایک مومن کے لئے روحانی ترقیات کا انتہائی مقام ہو سکتا ہے، جہاں پہنچ کر حق تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ خصوصی محبت کرتا ہے : و فی حدیث جبریل الاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ (یعنی حدیث جبرئیل میں آیا ہے کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے

نمبر شمار	مضمون
	گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے)۔ پس جو پاکباز صحابہ ایمان و اتقان میں عمر گذار کر اور نسبت احسان حاصل کر کے خدا کی راہ میں شہید ہو چکے ان کی نسبت اس طرح کے خلجان اور توہمات پیدا کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں کہ وہ ایک ایسی چیز کا استعمال کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں جو اس وقت حرام نہ تھی مگر بعد کو حرام ہوئی۔ محققین نے لکھا ہے کہ تقویٰ یعنی مضار دینی سے مجتنب ہونے کے کئی درجے ہیں اور ایمان ویقین کے مراتب بھی بلحاظ قوت وضعف متفاوت ہیں۔ تجربہ اور نصوص شرعیہ سے ثابت ہے کہ جس قدر آدمی ذکر وفکر، عمل صالح اور جہاد فی سبیل اللہ میں ترقی کرتا ہے اسی قدر خدا کے خوف اور اس کی عظمت وجلال کے تصور سے قلب معمور اور ایمان ویقین مضبوط و مستحکم ہوتا رہتا ہے۔ مراتب سیر الی اللہ کی اس ترقی وعروج کی طرف اس آیت میں تقویٰ اور ایمان کی تکرار سے اشارہ فرمایا۔ اور سلوک کے آخری مقام احسان اور اس کے ثمرہ پر بھی تنبیہ فرما دی۔ اور جن حضرات صحابہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا اس کا جواب ایک عام وتام ضابطہ بیان فرما کر ایسے عنوان سے دے دیا گیا جس میں ان مرحومین کی فضیلت ومنقبت کی طرف بھی لطیف اشارہ ہو گیا۔"
ف۲:	حرمت شراب کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔
(۱)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "ہر نشہ کی چیز حرام ہے اور جس سے سکر ہوتا ہے وہ حرام ہے۔" (اصحاب السنن)

نمبر شمار	مضمون
(۲)	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے"۔ (حاکم)
(۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے ارشاد فرمایا : "زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، اور شرابی شراب پینے کے وقت مومن نہیں ہوتے"۔ (صحاح)
(۴)	حضرت ابو ہریرہ رضی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جس طرح کسی سے اس کے کپڑے اتروالئے جائیں"۔ (حاکم)
(۵)	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر کوئی شراب پی کر مرگیا تو کافر مرا"۔ (نسائی)
(۶)	حضرت ابن عمر رضی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "اگر کوئی شراب پی کر اسی حالت میں مرگیا تو جہنم میں گیا"۔ (ابن حبان)
(۷)	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ شرابی کو طینۃ الخبال پلائے گا"۔ کسی نے پوچھا کہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا کچ لہو اور پسینہ"۔ (مسلم ـ نسائی)
(۸)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت کی ہوا پانچ سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے۔

نمبر شمار	مضمون
	لیکن شرابی، ماں باپ کا نافرمان اور احسان جتانے والا اس سے محروم رہتا ہے"۔ (طبرانی)
۹	حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "چار شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں میں سے کچھ حصہ ملے گا۔ (۱) شراب کا عادی۔ (۲) سود خوار۔ (۳) یتیم کا مال کھانے والا۔ (۴) ماں باپ کا نافرمان"۔ (حاکم)
۱۰	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شراب پر، پینے اور پلانے والے پر، خریدنے اور بیچنے والے پر، بنانے والے اور بنوانے والے پر، اٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لئے لے جائی جاوے اس پر اور جو اس کی آمدنی کھائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہے"۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)
۱۱	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اس امت کے بعض افراد رات دن شراب اور لہو ولعب میں گذاریں گے تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سؤر کی صورتوں میں مسخ کر دئے جائیں گے۔ ان میں خسف بھی ہوگا (یعنی وہ زمین میں دھنسا دئے جائیں گے)۔ ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے۔ لوگ کہیں گے۔ آج کی رات فلاں محلہ دھنس گیا۔ آج کی رات فلاں گاؤں زمین میں دھنس گیا۔ ان پر لوط کی قوم کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کئے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے اور سود کھائیں گے۔ ریشمی لباس

نمبر شمار	مضمون
	استعمال کریں گے، گانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور قطع رحم کریں گے۔" (احمد - ابن ابی الدنیا)
(۱۲)	حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ "کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے، ان کے پاس گانے والیوں کا اجتماع ہوگا، مزامیر سنتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسادے گا اور سور اور بندر کی شکل میں مسخ کر دے گا۔" (ابن ماجہ - ابن حبان)
(۱۳)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب میری اُمت میں پانچ باتیں شروع ہو جائیں گی تو یہ تباہ کر دی جائے گی۔ (۱) آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب کا بکثرت پینا۔ (۳) ریشمی کپڑوں کا پہننا۔ (۴) گانے والیوں کی کثرت اور ان کا اجتماع۔ (۵) مردوں کا مردوں اور عورتوں کا عورتوں سے اپنی خواہش پوری کر لینا۔" (بیہقی)
(۱۴)	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ "تین بار سزا دینے کے بعد اگر پھر کوئی شراب پئے تو اس کو قتل کر ڈالو۔" (ترمذی)
ف:	یہ قتل کرنے کا حق صرف حاکمِ وقت کو ہے، ورنہ فساد برپا ہو جائے گا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

۴۔ قسم کے احکام

(۱) قسم کے ذریعے حلال کو حرام ٹھہرانا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۶۴	۱۔ اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں ان کو حرام مت ٹھہراؤ اور حد سے مت بڑھو۔ بلاشبہ حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔	۵	۱۲	۱
۶۶۵	۲۔ اور اپنی زبانوں سے حلال و حرام مت مقرر کرو۔ یہ کذب و افترا ہے اور مکذب و مفتری فلاح نہیں پاتا۔	۱۶	۱۵	۶
۶۶۶	۳۔ اپنی بیویوں (یا دوست احباب وغیرہ) کو خوش کرنے کے لئے بھی کوئی حلال چیز اپنے اوپر حرام نہ کرو۔	۶۶	۱	۱

ف ۱: جب حلال کو حرام ٹھہرانے کی ممانعت ہے تو حرام کو حلال ٹھہرانے کی ممانعت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی۔

ف ۲: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"آپ (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی عادت تھی کہ عصر کے بعد سب ازواج کے ہاں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت زینبؓ کے یہاں کچھ دیر لگی۔ معلوم ہوا کہ انھوں نے شہد پیش کیا تھا، اس کے نوش فرمانے میں وقفہ ہوا۔ پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے مل کر تدبیر کی کہ آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں۔ آپ نے چھوڑ دیا اور حفصہؓ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	سے فرمایا کہ میں نے زینب کے ہاں شہد پیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں پیوں گا۔"			
ف۳:	باری تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع فرمایا اور			
۶۶۷	۴۔ اس قسم کو توڑ کر (اس کا کفارہ ادا کرنے کا) حکم دیا۔	۶۶	۱	۲

(۲) نیکی سے رُک جانے کی قسم کھانا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۶۸	۱۔ تم اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کے لئے نشانہ مت بناؤ کہ کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اور پرہیزگاری کے کاموں سے اور لوگوں میں صلح کرانے سے رُک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سُنتا جانتا ہے۔	۲	۲۸	۳
۶۶۹	۲۔ تم میں سے وہ لوگ جو صاحب فضل (بڑے درجے والے) اور کشائش والے ہوں وہ اس بات پر قسم نہ کھائیں کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی امداد نہ کریں گے۔ ان کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں (سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان) کو معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔	۲۴	۳	۲

ف: ان آیات کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:

(۱) "یعنی کسی اچھے کام نہ کرنے پر خدا کی قسم کھا بیٹھے۔ مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا فقیر کو کچھ نہ دوں گا یا باہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا۔ ایسی

نمبر شمار	مضمون
	قسموں میں خدا کے نام کو برے کاموں کے لئے ذریعہ بنانا ہوا۔ سو ایسا ہرگز مت کرو۔ اور اگر کسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اور کفارہ دینا واجب ہے۔
۲	"حضرت عائشہ رضؓ پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہوگئے۔ ان میں سے ایک حضرت مسطح تھے جو ایک مفلس مہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ افک سے پہلے حضرت صدیق اکبر ان کی امداد اور خبرگیری کیا کرتے۔ جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی برأت آسمان سے نازل ہو چکی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی تم میں سے جن کو اللہ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے انھیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں۔ ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ بڑی جواں مردی تو یہی ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے۔ محتاج رشتہ داروں اور خدا کے لئے وطن چھوڑنے والوں کی اعانت سے دست کش ہو جانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ اگر قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کو پورا مت کرو۔ اس کا کفارہ ادا کرو۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیئے کہ خطا کاروں کی خطا سے اغماض اور درگذر کرو۔ ایسا کروگے تو حق تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں سے درگذر کرے گا۔ کیا تم حق تعالیٰ سے عفو و درگذر کی امید اور خواہش نہیں رکھتے؟ اگر رکھتے ہو تو تم کو اس کے بندوں کے معاملہ میں یہ ہی خو اختیار کرنی چاہیئے۔ گویا اس میں تخلق باخلاق اللہ کی تعلیم ہوئی۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جب سُنا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ (کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟) تو فوراً بول اُٹھے: بَلٰی یَا رَبَّنَا اِنَّا نُحِبُّ (بیشک اے پروردگار! ہم ضرور چاہتے ہیں)۔ یہ کہکر مسطح کی جو امداد کرتے تھے۔ بدستور جاری فرمادی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دُگنی کر دی۔ رضی اللہ عنہ "۔			

(۳) دنیوی مفاد کے لئے جھوٹی قسمیں کھانا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷۰	۱۔ تم اپنے کاموں میں قسموں کو دخیل مت بناؤ کہ اس طرح ایک گروہ دوسرے گروہ پر فوقیت حاصل کرلے۔	۱۶	۱۳	۳
	اللہ تعالیٰ اس طرح سے تمہارا امتحان لیتاہے اور قیامت کے دن یہ سب باتیں کھول دے گا جن میں تم جھگڑا کرتے تھے۔			
۴۷۱	۲۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا مت ٹھہراؤ ورنہ جم جانے کے بعد تمہارا قدم ڈگمگا جائے گا اور تم کو اللہ کی راہ سے روکنے کی سزا کا مزا چکھنا ہوگا اور تم کو بڑا عذاب ہوگا۔	۱۶	۱۳	۵
۴۷۲	۳۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر حقیر قیمت وصول کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ نہ اللہ تعالیٰ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا۔	۳	۸	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

ف ۱: دُنیا کی تمام چیزیں حقیر ہی ہیں چاہے وہ لاکھوں یا کروڑوں روپے کی مالیت ہی کی کیوں نہ ہوں۔

ف ۲: قسم کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

(۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:-
"جس شخص نے کسی مسلمان کے مال کو جھوٹی قسم کھا کر اپنا بنالیا وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جبکہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا۔" (صحاح)

(۲) حضرت حارث بن برصا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر حضورؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ "جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔" (حاکم)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "جھوٹی قسم سے شہر کے شہر ویران کر دئے جاتے ہیں۔" (بیہقی)

(۴) زیادہ قسمیں کھانا منافق کی نشانی ہے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۷۳	۱- زیادہ قسمیں کھانا تو منافق کی نشانی ہے۔	۴	۹	۳
		۹	۷	۱۴
		۹	۱۲	۶-۷
۶۷۴	۲- منافق اپنی قسموں کو اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے ڈھال بناتے ہیں۔	۵۸	۳	۳
		۶۳	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۷۵	۳۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں ہی کھائیں گے (کہ شاید اس سے رہائی ہو جائے)۔	۵۸	۳	۵
۶۷۶	۴۔ پس تم قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہا مت مانو۔	۶۸	۱	۱۰

(۵) اچھّی قسمیں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۷۷	۱۔ (اگر کبھی قسم کھانا ہی پڑے تو) اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ جو تمہارا پالنے والا ہے۔	۱۰	۵	۱۳
۶۷۸	۲۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا گواہ ہے۔	۶	۲	۹
۶۷۹	۳۔ (اور یاد رکھو کہ نیک کاموں کے لئے) پختہ قسم کھا کر اس سے پھر جانے سے اعمال ناپید ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔	۵	۸	۳
۶۸۰	۴۔ پس تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں عہد کرو۔ اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔	۱۶	۱۳	۲
۶۸۱	۵۔ اور اس عورت کی طرح مت ہو جاؤ جس نے محنت سے سوت کاتا اور پھر اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔	۱۶	۱۳	۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری شے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کی قسم کھائی تو وہ کافر ہوا یا مشرک ہے۔ (ترمذی)			
(۲)	حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے سوا کسی شے کی قسم کھانا شرک ہے۔" (حاکم)			
(۳)	حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سُنا۔ ارشاد فرمایا: "اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ۔ اگر قسم کھانی ہو تو اللہ کے نام کی قسم کھاؤ۔ جو شخص اللہ کی قسم کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا وہ اللہ کا نہیں ہے۔" (ابن ماجہ)			

---

(۶) قسم کا کفّارہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۸۲	۱۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری یمینِ لغو پر نہیں پکڑتا بلکہ ان قسموں پر پکڑتا ہے جو تم اپنے دلوں کے پختہ ارادے سے کھاتے ہو۔	۲ ۵	۲۸ ۱۲	۴ ۳
ف:	قسم کی تین قسمیں ہیں:۔			

(۱) یمینِ لغو (الف) مثلاً تقویٰ اور صلح کاری کے خلاف قسم کھا بیٹھنا یا گذشتہ بات پر جس پر اس کو ظن غالب ہے قسم کھا بیٹھنا۔ (ابن عباسؓ و ابو حنیفہؒ) یا

(ب) بلاقصد عادت کے طور پر یوں ہی باللہ، واللہ، خدا کی قسم وغیرہ الفاظ زبان سے نکالنا۔ (عائشہؓ و شافعیؒ)

(ج) لغو اور بیہودہ قسم وہ ہے کہ منہ سے عادت اور عرف کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	موافق بے ساختہ اور ناخواستہ نکل جائے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ ایسی قسم کا کفّارہ ہے نہ اس میں گناہ ہے۔ البتہ اگر کوئی بالقصد الفاظ واللہ اور باللہ کہے اور اس سے محض تاکید مقصود ہو، قسم کا قصد نہ ہو تو اس پر ضرور کفّارہ لازم ہوگا۔ (حواشی علامہ عثمانیؒ)			
(۲)	یمینِ غموس | جو کسی گذشتہ بات پر عمداً جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جائے۔ ایسی قسموں کا مواخذہ ہوگا حتّٰی کہ انسان توبہ استغفار کرکے اللہ سے معاف نہ کرالے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یمینِ غموس کو شرک کے ساتھ ذکر فرمایا۔ میں نے دریافت کیا غموس کیا ہے؟ فرمایا کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہتھیا لینا۔ (بخاری۔ ترمذی۔ نسائی)			
(۳)	یمینِ منعقدہ | جو آئندہ کسی معاملے کے لئے کھائے۔ اگر یہ قسم ایسی ہو کہ اس کے خلاف کرنے میں بہتری ہو تو			
۶۸۳	۱۔ اس قسم کا توڑ ڈالنا فرض ہے۔	۶۶	۱	۲
۶۸۴	۲۔ (یمینِ منعقدہ کو توڑنے کا) کفّارہ یہ ہے کہ دس[۱] مسکینوں کو (دو وقت پیٹ بھر کر) اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا دس[۲] مسکینوں کو کپڑا پہنا دو۔ یا ایک[۳] غلام آزاد کراؤ۔ اور جس کو یہ میسّر نہ ہو وہ تین[۴] روزے لگاتار رکھے۔ یہ تمہاری ان قسموں کا کفارہ ہے جن کو تم حلف اُٹھا کر پختہ کر چکے ہو۔ پس تم اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ	۵	۱۲	۱۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ۔			

۵۔ کھانے پینے کے آداب

(۱) اسراف سے بچو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۸۵	۱۔ اے بنی آدم! کھاؤ اور پیو مگر اسراف مت کرو۔ بلاشبہ اسراف (یعنی بے جا خرچ) کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے۔	۷	۳	۶

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
"کھاؤ پیو، صدقہ خیرات کرو جب تک اسراف اور تکبّر و عجب پیدا نہ ہو"
(نسائی - ابن ماجہ)

(۲) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اتفاق سے دن میں دو دفعہ کھانا کھالیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
" اے عائشہ! کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجھے کوئی شغل سوائے کھانے کے نہ ہو۔ دن میں دو بار کھانا اسراف ہے۔ اللہ تعالیٰ مُسرف کو دوست نہیں رکھتا"

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔" منجملہ اور باتوں کے یہ بھی اسراف ہے کہ جس

نمبر شمار	مضمون
	چیز کو تیرا جی چاہے وہی تو کھانے کی کوشش کرے " (ابن ماجہ - ابن ابی الدنیا)
(۴)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "مسلمان ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے " (مالک - بخاری - مسلم)
(۵)	حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا، " خوراک کی کثرت ایمان سے دوری کی علامت ہے "
(۶)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پیٹ کے برتن کو ضرورت سے زیادہ بھرنے والے بدترین ہیں۔ ابن آدم کو اس قدر خوراک کافی ہے جو اس کو سیدھا رکھ سکے۔ چند لقموں پر اکتفا نہ کر سکے تو پیٹ کے تین حصے کرے۔ ایک کھانے کے لئے، ایک پانی کے لئے، ایک سانس کے لئے " (ترمذی - ابن ماجہ - ابن حبان)
(۷)	حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں خوب کھانا کھا کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ڈکار لینا چاہتا تھا تو آپؐ نے فرمایا: " ڈکار کو روکو۔ دنیا میں سب سے زیادہ کھانے والے قیامت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے " ابو جحیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ تیس۳۰ سال ہو گئے میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (بزار)
(۸)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک بڑے پیٹ والے کو دیکھ کر فرمایا: " اگر یہ محنت اور شغف کسی دوسرے کام میں ہوتا تو کیا اچھا ہوتا " (طبرانی - ابن ابی الدنیا)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
⑨	حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک بڑے پیٹ والے کو جو دنیا میں خوب کھاتا پیتا تھا۔ قیامت میں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی وقعت مچھر کے برابر بھی نہ ہوگی۔ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔" وَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا" (یعنی قیامت کے دن ہم ان کے لئے ترازو بھی قائم نہ کریں گے۔ مطلب یہ کہ ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی جو ان کے اعمال کو تولنے کی ضرورت پڑے)۔ (بخاری۔ مسلم)			
⑩	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "مجھے تم پہ ڈر نہیں مگر گمراہ خواہشات کا جو پیٹ اور شرم گاہ سے تعلق رکھتی ہیں۔" (احمد۔ طبرانی)			
⑪	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "دیکھو! زیادہ چین اور مزے نہ کرنا۔ اللہ کے اچھے بندے چین نہیں کیا کرتے۔" (احمد۔ بیہقی)			

(۲) مل کر یا الگ الگ کھانا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۸۶	۱۔ اندھے، لنگڑے، لولے اور بیمار پر کوئی تنگی نہیں اور نہ تم لوگوں پر اس بات میں کوئی تنگی ہے کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے، یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائی	۲۴	۸	۴

نمبر شمار	مضمون
	کے گھر سے یا اپنی بہنؓ کے گھر سے یا اپنے چچاؓ کے گھر سے یا اپنی پھوپھی کے گھر سے یا اپنے ماموںؓ کے گھر سے یا اپنی خالہؓ کے گھر سے یا جسؓ گھر کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستؓ کے گھر سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ پھر جب بھی گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں پر سلام کرو۔ یہ اللہ کے ہاں سے نیک اور برکت والی دعا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی باتیں واضح کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :- "جاہلیت میں اس قسم کے محتاج ومعذور آدمی اغنیاء اور تندرستوں کے ساتھ کھانے سے رکتے تھے۔ انھیں خیال گذرتا تھا کہ شاید لوگوں کو ہمارے ساتھ کھانے سے نفرت ہو اور ہماری بعض حرکات واوضاع سے ایذا پہنچتی ہو اور واقعی بعضوں کو نفرت ووحشت ہوتی بھی تھی۔ نیز بعض مومنین کو غایت اتقا سے یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے معذوروں اور مریضوں کے ساتھ کھانے میں شاید اصول عدل ومساوات قائم نہ رہ سکے۔ اندھے کو سب کھانے نظر نہیں آتے، لنگڑا ممکن ہے دیر میں پہنچے اور مناسب نشست سے نہ بیٹھ سکے، بیمار کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس بنا پر ساتھ کھلانے میں احتیاط کرتے تھے کہ ان کی حق تلفی نہ ہو۔ دوسری ایک اور صورت پیش آتی تھی کہ یہ معذور ومحتاج لوگ کسی کے پاس گئے، وہ شخص استطاعت نہ رکھتا تھا، از راہ بے تکلفی ان کو اپنے باپ، بھائی، بہن، چچا، ماموں وغیرہ کسی عزیز وقریب کے گھر لے گیا۔ اس پر ان حاجت مندوں کو خیال ہوتا تھا کہ ہم تو آئے تھے اس کے پاس، یہ دوسروں کے ہاں لے گیا۔ کیا معلوم وہ ہمارے

نمبر شمار	مضمون
	کھلانے سے کارِہ اور ناخوش تو نہیں ۔ ان تمام خیالات کی اصلاح آیت حاضرہ میں کردی گئی کہ خواہی نہ خواہی اس طرح کے اوہام و وساوس میں مت پڑو ۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں وسعت رکھی ہے ۔ پھر تم خود اپنے اوپر تنگی کیوں کرتے ہو ؟
ف۲ ؛	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔
①	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "اللہ تعالیٰ کو وہ کھانا زیادہ محبوب ہے جس پر بہت سے ہاتھ پڑیں۔" (ابو یعلی)
②	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ (اکٹھے مل کر کھانے سے) "ایک شخص کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے۔" (ابو یعلی)
③	حضرت وحشی بن الجرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا ۔ آپ نے فرمایا ۔ تم مل کر کھاتے ہو یا علیحدہ علیحدہ ۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم سب الگ الگ کھاتے ہیں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا : "ایک دسترخوان پر مل کر کھایا کرو اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو ۔ تمہارے کھانے میں برکت ہوگی ۔" (ابوداؤد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۳) دعوت کے آداب			
۶۸۷	۱۔ کسی کے ہاں کھانے کے لئے اس وقت جاؤ جب تم کو دعوت دی جائے۔	۳۳	۷	۱
۶۸۸	۲۔ جب دوسرے کے ہاں جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۴-۵
۶۸۹	۳۔ پھر اجازت لے کر اور سلام کرکے اندر داخل ہو۔	۲۴	۴	۱
۶۹۰	۴۔ جب کھانا کھا چکو تو وہاں سے چلے آؤ اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھو۔ شاید اس سے صاحب خانہ کو تکلیف ہوتی ہو اور وہ شرم کے مارے تم سے نہ کہتا ہو	۳۳	۷	۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ بیمار ہو تو اس کی عیادت[۱] کرے۔ مر جائے تو اس کے جنازے[۲] میں شرکت کرے۔ اگر دعوت[۳] دے تو اسے قبول کرے۔ ملاقات ہو تو اسے سلام[۴] کرے چھینکے[۵] اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک[۶] اللہ کہے اور حاضر و غائب (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔" (نسائی)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مضمون
	نے ارشاد فرمایا: "بِن بلائے طفیلی بن کر کسی دعوت میں گھس جانا ایسا ہے جیسے کوئی چور اور لٹیرا بن کر باہر نکلا۔" (ابوداؤد)
۳	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ فخر کے لئے کھانا کھلاتے ہیں ان کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔" (ابوداؤد)
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بدترین طعام وہ طعامِ ولیمہ ہے جس میں اغنیاء اور مالدار بلائے جائیں اور غربا و مساکین دھتکارے جائیں۔" (بخاری۔ مسلم)

(۴) کھانا کھانے کا طریقہ

الف۔ شروع میں ہاتھ دھونا

۱	حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا موجب برکت ہے۔" (ابوداؤد)

ب۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا

۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے تو بسم اللہ

نمبر شمار	مضمون
	کہہ لیا کرے۔ اگر اتفاقاً ابتدا میں کسی کو بسم اللہ یاد نہ رہے تو بیچ میں جب یاد آئے تو یہ الفاظ کہہ لے۔ "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ" (ابن حبان)
(۳)	حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، شیطان اس کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے" (مسلم۔ نسائی)
(۴)	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "جب کھانے پر کوئی شخص بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں کہتا تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ آج تم نے کھانے کو بدوں کسی مزاحمت کے حاصل کر لیا"
(۵)	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کھانے میں صحابہؓ بھی ساتھ تھے۔ اتفاقاً ایک اعرابی بھی آکر کھانے میں شریک ہو گیا اور دو ہی لقموں میں سارا کھانا صاف کر دیا۔ آپؐ نے اس اعرابی کی اس حرکت کو دیکھ کر فرمایا۔ اگر یہ بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاتا تو یہ کھانا ہم سب کیلئے کافی ہو جاتا" (ابو داؤد)
(۶)	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے کھانے اور سونے میں شیطان کی شرکت نہ ہو تو وہ جب گھر میں آئے بسم اللہ کہہ لیا کرے اور جب

نمبر شمار	مضمون
	کھانا کھائے تو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے " (بخاری۔مسلم)

ج۔ دائیں ہاتھ سے کھانا

⑦	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص تم میں سے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھایا کرے کیونکہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، لینا دینا نہیں چاہیئے " (مسلم۔ترمذی)۔

د۔ برتن کے کنارے سے کھانا

⑧	حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "تم رکابی کے کنارے سے کھایا کرو، بیچ کی چوٹی سے مت کھایا کرو۔ اس چوٹی میں برکت ہے " (ابو داؤد)
⑨	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "برکت کھانے کے بیچ میں نازل کی جاتی ہے۔ اس لئے تم برتن کے کنارے سے کھاؤ، بیچ میں سے مت کھاؤ " (ترمذی)
⑩	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیئے کہ رکابی کے اوپر سے

نمبر شمار	مضمون
	نہ کھائے بلکہ کنارہ سے کھائے کیونکہ اوپر کے حصے میں برکت نازل ہوتی ہے۔" (ابوداؤد)

ھ۔ سرکے کا استعمال

نمبر شمار	مضمون
۱۱	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "سرکہ اچھا سالن ہے۔" (مسلم)
۱۲	حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس گھر میں سرکہ ہوتا ہے وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوتا۔" (ترمذی)

و۔ چھری کانٹے سے مت کھاؤ

نمبر شمار	مضمون
۱۳	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگو! گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھایا کرو یہ غیر مسلموں کی عادت ہے۔ بلکہ دانتوں سے یا ہاتھوں سے نوچ کر کھایا کرو۔ یہ طریقہ خوشگوار بھی ہے اور زود ہضم بھی۔" (ابوداؤد)

ز۔ جو لقمہ گر جائے اسے اٹھا کر کھا لو

نمبر شمار	مضمون
۱۴	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر اتفاقاً کبھی لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو

نمبر شمار	مضمون
	اس کو صاف کرکے کھالیا کرو، شیطان کے لئے مت چھوڑا کرو۔ (ابوداؤد)

ح۔ رکابی کو صاف کرنا

ط۔ انگلیاں چاٹنا

نمبر شمار	مضمون
۱۵	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "کھانا کھانے کی رکابی کو صاف کرلیا کرو۔ انگلیوں کو چاٹ لیا کرو۔ تمھیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے کس حصے میں برکت رکھی ہے"۔ (مسلم)
۱۶	ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ "کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرو، نہ معلوم کس کھانے میں برکت ہے"۔ (ابوداؤد)

ی۔ پانی پینا

نمبر شمار	مضمون
۱۷	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)
۱۸	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ سانس لے کر پانی پیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ "اس طریقہ سے پانی پینا اچھی طرح پیاس بجھاتا ہے، کھانا خوب ہضم کرتا ہے اور صحت کو قائم رکھتا ہے"۔ (ابوداؤد)
۱۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے

نمبر شمار	مضمون
	سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد)
(۶۰)	حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے کہ حضور نے پانی کے برتن میں سانس لینے کو منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

ک-خدا کی حمد بیان کرنا

(۶۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص کھانے کا کوئی لقمہ کھا کر اور پانی کا ایک گھونٹ پی کر خدا کی حمد کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے۔" (مسلم)

(۶۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس نعمت کے اوّل میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہیں ہوگا۔"
(ابن حبان بطولہ)

(۶۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کھانا کھانے کے بعد جس نے حسب ذیل الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" (سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کھانا مجھ کو کھلایا اور مجھ کو رزق دیا بغیر میری طرف سے کسی طاقت اور قوت کے)۔" (ابو داؤد)

ل-اخیر میں ہاتھ دھونا

(۶۴) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مضمون
	نے ارشاد فرمایا :۔
	"کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا موجب برکت ہے ۔" (ابوداؤد)
۲۵	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔
	"شیطان بڑا حساس ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھا کر سو رہا اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی، پھر کچھ آفت اس کو پہنچ گئی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے ۔" (ترمذی۔ حاکم)
۲۶	حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔
	"کھانا کھا کر جو شخص بغیر ہاتھ دھوئے سو رہے اور ہاتھ میں چکنائی لگی رہ گئی تو برص کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ۔" (طبرانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

باب۔ لباس

ا۔ مقصدِ لباس

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۹۱	ا۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا۔ جو (۱) تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور (۲) تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔	۷	۳	ا

ف ۱: اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ لباس کا مقصد ستر کو چھپانا اور زینت ہے۔ لیکن وہ زینت جو تقویٰ کے اصولوں کے مطابق ہو اور اس میں تفاخر و تکبر شامل نہ ہو۔

ف ۲: اس کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل احادیث بھی ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جو شخص شہرت کے لئے کپڑا پہنتا ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ہی کپڑا پہنا کر اس میں آگ لگا دے گا۔" (ابوداؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص غرور اور تکبر سے اپنا کپڑا لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	روز اس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھے گا۔" (ابو داؤد بطولہٖ)			
③	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالص اطلس کا ایک جوڑا بازار میں بکتا دیکھا اس کو لے کر خدمتِ گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کو خرید لیجئے اور عید کے دن نیز اس روز جبکہ نمائندے آتے ہیں اس کو بطور زینت پہنا کیجئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:۔" یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصّہ نہیں ہے۔" (مسلم بطولہٖ)			
④	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے ریشم کا ایک چوغہ جس میں گریبان پیچھے کو تھا پیش کیا گیا۔ حضورؐ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی، لیکن جونہی فارغ ہوئے فوراً تیزی سے کراہیت کے ساتھ اُتار ڈالا اور ارشاد فرمایا:۔" اہلِ تقویٰ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔" (مسلم)			
⑤	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ایک موٹے کپڑے کا تہبند اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے نکال کر ہمیں دکھایا اور قسم کھا کر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔ (ابو داؤد)			

۲۔ لباسِ آدمؑ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۹۲	۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو جنّت میں داخل ہونے کا حکم دیا تو ارشاد فرمایا کہ تم دونوں جنّت میں رہو اور جہاں کہیں سے	۲	۴	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تمہارا جی چاہے کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔	۷	۲	۹
۶۹۳	۲ - دیکھو! شیطان تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تم کو جنت سے نکلوا دے پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ اس جنت میں تم نہ بھوکے رہو گے نہ ننگے، نہ تم یہاں پیاس کی تکلیف اٹھاؤ گے اور نہ دھوپ کی۔	۲۰	۷	۲-۴

۳ - شیطان کی چال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۹۴	۱ - پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ان کی نظروں سے پوشیدہ تھیں ان کے سامنے کھول دے۔	۷	۲	۱۰
۶۹۵	۲ - کہنے لگا۔ اے آدم! کیا میں تجھ کو ایک ایسا درخت بتاؤں جس کو کھا کر تمہیں حیاتِ جاودانی حاصل ہو اور ایسی بادشاہت ملے جو کبھی پرانی نہ ہو۔	۲۰	۷	۵
۶۹۶	۳ - دیکھو! تمہارے رب نے تم کو اس درخت سے محض اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا حیاتِ جاودانی حاصل نہ کر لو۔	۷	۲	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۹۷	۴۔ اور دونوں کے سامنے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔	۷	۲	۱۱
۶۹۸	۵۔ اور دھوکا دے کر دونوں کو مائل کر لیا۔	۷	۲	۱۲
۶۹۹	۶۔ پس جب دونوں نے اس درخت میں سے چکھا اور کھالیا تو فوراً ان کی شرم گاہیں کھل گئیں اور وہ شرم کے مارے جنت کے پتے اپنے گرد لپیٹنے لگے۔	۷ ۲۰	۲ ۷	۱۲ ۶
۷۰۰	۷۔ ان کے رب نے ان کو پکار کر کہا۔ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا اور یہ نہ بتلا دیا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔	۷	۲	۱۲
۷۰۱	۸۔ وہ دونوں (آدمؑ و حواؑ) بولے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔	۷	۲	۱۳
۷۰۲	۹۔ ارشادِ خداوندی ہوا۔ تم یہاں سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین میں ایک مدتِ مقررہ تک رہنا اور وہاں کی چیزوں سے نفع اٹھانا ہوگا۔	۷	۲	۱۴
۷۰۳	۱۰۔ تم اسی زمین میں زندہ رہو گے، اسی میں مرو گے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔	۷	۲	۱۵

ف: شیطان کا پروگرام اب بھی یہی رہتا ہے کہ انسان کو ننگا کر دے۔ چنانچہ جو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	لوگ اللہ کی راہ سے ہٹ کر شیطان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، ان کے ہاں عریانی روز افزوں ترقی پر ہے۔ آئندہ سطور میں شیطان کی اسی چال کا ذکر ہے۔			

۴۔ شیطان کا آئندہ پروگرام

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰۴	۱۔ اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تم کو بھی نہ بہکا دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ (آدمؑ و حواؑ) کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ ان کے کپڑے اتروا دئے اور ان کی شرم گاہیں کھلوا دیں۔ وہ (شیطان) اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اس کو نہیں دیکھتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا رفیق کر دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔	۷	۳	۲
۷۰۵	۲۔ اور جب وہ فحش (بے حیائی کے) کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آبا و اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھا اور اللہ نے ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ باتیں لگاتے ہو جو تم کو معلوم نہیں؟	۷	۳	۳
۷۰۶	۳۔ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اس بات کا کہ تم ہر نماز کے وقت اپنا چہرہ سیدھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو، خالص اس کے فرمانبردار ہو کر پکارو۔ اس نے جس طرح تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔	۷	۳	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰۷	۴ - ایک گروہ کو ہدایت ملی اور ایک گروہ پر گمراہی مقدر ہو چکی (کیونکہ) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنایا اور وہ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔	۷	۳	۵
۷۰۸	۵ - اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ مت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔	۷	۳	۶

۵ - لباسِ تقویٰ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰۹	۱ - اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور تمہارے	۷	۳	۱

لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ غور کریں۔

ف۱: یعنی تمہارا لباس ایسا ہونا چاہیئے جو تقویٰ کے اصولوں کے مطابق ہو۔ تم اپنے باطن کو تقویٰ کے جوہر سے اور اپنے ظاہر کو اس لباس سے جو شرعاً جائز ہو مزین کرو۔ اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو کہ وہ تم کو بھی اسی طرح ننگا کر دینا چاہتا ہے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت میں ننگا کر دیا تھا۔

ف۲: لباسِ تقویٰ کو پوری طرح سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول ملاحظہ ہوں :-

نمبر شمار	مضمون

لباسِ تقویٰ کے اصول

(۱) سادگی

(۱) حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ایک دن دنیا کا ذکر کر رہے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:-

"لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔" (ابوداؤد)

(۲) ایک صحابی کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جس شخص نے محض تواضع کے لئے بڑھیا لباس ترک کر دیا تو خدا تعالیٰ اس کو شرافت اور بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔" (ابوداؤد)

(۳) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جس شخص نے باوجود قدرت اور استطاعت کے محض عاجزی کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے بھرے مجمع میں اس بندہ کو اختیار دے گا کہ ایمانی حلّوں میں سے جس حلّے کو چاہے پسند کر لے۔" (ترمذی)

(۴) حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاک و صاف ہوتا ہے اور مُردوں کو کفن بھی سفید ہی دیا کرو۔" (مسند احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

نمبر شمار	مضمون
۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:۔ "لوگو! تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ سفید کپڑا ایک اچھی چیز ہے۔ اسی میں اپنے مُردوں کو دفن کیا کرو۔" (ابوداؤد)

(۲) تکبر و غرور سے پاک

نمبر شمار	مضمون
۱	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس آدمی نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا، اللہ پاک قیامت میں اس کو ذلت و حقارت کا لباس پہنائے گا۔" (مسند احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)
۲	حضرت ابن عمر رض کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جو آدمی تکبر و غرور کا لباس پہنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا۔" (بخاری مسلم)
۳	حضرت ابن عمر رض ایک اور روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی غرور کی وجہ سے پاجامہ کو زمین پر گھسیٹتا چلا جا رہا تھا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "یہ شخص زمین میں دھنسایا جائے گا اور قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔" (بخاری)
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننا یا تہ بند باندھنا

نمبر شمار	مضمون
	دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔ (بخاری)
۵	حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "لٹکانا پاجامے تہ بند، کرتے اور صافے میں بھی ہو سکتا ہے۔ جو آدمی تکبر کے خیال سے پاجامہ، تہ بند، کرتہ یا صافے کا شملہ زیادہ نیچا لٹکائے گا اس کی طرف اللہ پاک نظر رحمت سے نہ دیکھے گا" (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(۴) سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کا لباس

نمبر شمار	مضمون
۱	حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ بہت پسند تھا۔ (ابو داؤد)
۲	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کے جسم مبارک پر کملی کا ایک کرتہ تھا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور موٹے کھدر کی ازار تھی۔ (بخاری۔ مسلم)
۳	حضرت عائشہ رضی یہ بھی فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اور آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں (بجائے روئی کے) کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (مسلم)
۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم

نمبر شمار	مضمون
	صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق جل مجدہٗ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا ہے اس وقت آپ کا لباس یہ تھا۔ صوف کی کملی، صوف کا جبہ اور صوف کا پاجامہ۔ پاؤں میں گدھے کی کھال کا جوتا پہنے ہوئے تھے۔" (ترمذی)
۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام تین چیزوں کو دوست رکھتے تھے۔ صوف کا پہننا، دودھ کا دوہنا اور گدھے کی سواری۔ (حاکم)

(۴) تحدیثِ نعمت

نمبر شمار	مضمون
۱	حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اللہ پاک اپنے بندے پر اس کے نعمت کا اظہار کرنے سے خوش ہوتا ہے۔" (ترمذی)
۲	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری ملاقات کو تشریف لاتے تو آپ نے (میری مجلس میں) ایک آدمی کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ پریشان حال تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اس کو اتنی بھی توفیق نہیں کہ اپنی حالت درست کرے۔ اور ایک آدمی کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو ارشاد فرمایا کیا اس کو کپڑے دھونے نہیں آتے یا پانی نہیں ملتا؟ (مسند احمد۔ نسائی)
۳	حضرت ابوالاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی روایت بیان کی ہے کہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے میلے تھے۔ پس حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تم مالدار ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں (مالدار ہوں) ۔ آپ نے دریافت فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا فرمائے ہیں۔ یہ سُن کر سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "جب تم کو اللہ تعالیٰ نے مالدار بنایا ہے تو تم سے اس کی نعمت و کرامت کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں۔" (ابوداؤد)			
۷۱۰	۱۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے پروردگار کی نعمتوں کا (زبانِ حال و قال سے) ذکر کیا کرو۔	۹۳	۱	۱۱

(۵) ریشمی لباس مت پہنو

(۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔" (نسائی - ترمذی)

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "چاندی سونے کے برتنوں میں نہ کھایا پیا کرو اور ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو اور ریشم و دیباج کے گدّوں پر بھی نہ بیٹھو۔" (بخاری - مسلم)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مضمون
	نے ارشاد فرمایا: "جس نے دُنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں کسی رحمت کا حق دار نہیں۔" (بخاری۔ مسلم)
۴	حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ مجھ کو عنایت فرمادیا۔ میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ مجھ پر ناراض تھے اور ارشاد فرمایا: اے علیؓ! میں نے تم کو پہننے کے واسطے تو نہیں دیا تھا بلکہ اس واسطے دیا تھا کہ اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دو تاکہ وہ دوپٹے بنالیں۔ (بخاری۔ مسلم)
۵	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اس قدر کی اجازت دی اور حضورؐ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر دکھائی (یعنی دو انگلی بھر)۔ (بخاری۔ مسلم)
۶	حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک جبّہ ایرانیوں کا سا نکالا جس میں گلے کی پٹی وغیرہ ریشم کی تھی اور اس کے چاروں طرف بھی ریشم لگا ہوا تھا۔ اسماء نے کہا۔ یہ وہ جبہ ہے جو حضرت عائشہؓ کے پاس تھا۔ جب حضرت عائشہؓ کا انتقال ہوگیا تو میں نے وہ جبہ لے لیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبے کو پہنا کرتے تھے۔ میں اس جبہ کو دھو کر بیماروں کو پلاتی ہوں اور اللہ پاک بیماروں کو شفا دیتا ہے۔ (مسلم)
۷	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زبیرؓ اور عبدالرحمٰن

نمبر شمار	مضمون
	بن عوفؓ کے کھجلی ہو گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

(۶) باریک لباس سے اجتناب

نمبر شمار	مضمون
①	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی۔ ناز سے شانوں کو گھما کر لچکدار چال سے چلیں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے لچکدار کوہان کی طرح ہوں گے (یعنی سروں پر مصنوعی بال لگا کر جوڑے باندھیں گی جس کی وجہ سے سر اونچے معلوم ہوں گے) ایسی عورتیں جنّت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ جنّت کی خوشبو پائیں گی باوجودیکہ جنّت کی خوشبو اتنی راہ کے فاصلے سے آئے گی۔ (مسلم)
②	حضرت دحیہ بن خلیفۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مصری سفید اور باریک کپڑے آئے جن میں سے حضورؐ نے ایک کپڑا مجھے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑے کا (اپنا) کرتا بنالو اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دو، وہ دوپٹہ بنالے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب دحیہؓ نے پشت پھیری تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنی عورت کو حکم دینا کہ اس کے نیچے اور

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کپڑا لگالے تاکہ اس سے اس کا جسم ظاہر نہ ہوسکے۔ (ابو داؤد)			

(۷) دوسری قوموں کی مشابہت سے بچو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۱۱	۱۔ جو شخص صحیح راستہ واضح ہو جانے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرے تو ہم بھی اس کو اسی کے حوالے کردیں گے جو اس نے اختیار کیا اور اس کو دوزخ میں ڈالیں گے جو بہت بُری جگہ ہے۔	۴	۱۷	۳
۷۱۲	۲۔ شیطان (جنت سے نکلتے وقت) اللہ تعالیٰ کو چیلنج دیکر آیا تھا کہ میں انسانوں کو ضرور بہکاؤں گا اور ان کو اُمیدیں دلاؤں گا اور ان کو سکھاؤں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلیں۔ پس جو کوئی اللہ کو چھوڑکر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جائے گا۔	۴	۱۸	۴
۷۱۳	۳۔ (اسی چیلنج کی بنا پر) شیطان لوگوں کو وعدے دیتا ہے اور ان کو اُمیدیں دلاتا ہے اور اس کا وعدہ سوائے فریب کے کچھ نہیں۔	۴	۱۸	۵
۷۱۴	۴۔ (جو لوگ اس کے فریب میں آئیں گے) ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہ وہاں سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پاویں گے۔	۴	۱۸	۶
۷۱۵	۵۔ (ذرا سوچو تو سہی کہ) اس شخص سے بہتر طریقہ اور کس کا ہوسکتا ہے جس نے اپنی پیشانی اللہ کے حکموں پر رکھ دی اور وہ	۴	۱۸	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نیک کاموں میں لگا ہوا ہو اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے طریقے پر چلتا ہو جو ایک ہی طرف کے ہو گئے تھے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔			
۷۱۶	۶۔ پس تم کو جو حکم ملا ہے اسی پر قائم رہو۔	۱۱	۱۰	۱۲
۷۱۷	۷۔ اور ظالموں کی طرف مت جھکو۔ ورنہ تم کو آگ مَس کرے گی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا۔	۱۱	۱۰	۴

ف: اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث بھی ملاحظہ ہوں :۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔
"جو آدمی لباس یا دوسرے کاموں میں کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی قوم میں سے ہے" (مسند احمد۔ ابوداؤد)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور فرمایا کہ : "یہ لباس کافروں کا سا ہے تم نہ پہنو" (مسلم)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی ایسی چیز کو جس پر صلیب کی شکل بنی ہوتی تھی، توڑے یا کاٹے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ (ابوداؤد)

(۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت فرمائی ہے۔ عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد) نافع رضؓ سے پوچھا کہ قزع کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ قزع کے معنی یہ ہیں کہ بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈوا دیا جائے

نمبر شمار	مضمون
	اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے۔
	(مسلم)

(۸) نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

نمبر شمار	مضمون
①	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:۔ "جس کسی بندے نے نیا کپڑا خریدا اور اس کو پہن کر اللہ کی حمد بیان کی تو وہ کپڑا اس شخص کے زانو تک نہیں پہنچنے پاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو بخش دیتا ہے۔" (ابن ابی الدنیا۔ بیہقی)
②	حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "جس شخص نے کوئی نیا کپڑا پہنا اور حسب ذیل کلمات پڑھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں:۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔" (ترجمہ) "سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری سعی اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔" (ابوداؤد بطولہ)

نمبر شمار	مضمون
(۳)	امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو چاہیئے اگر مقدرت رکھتا ہو تو پرانے کپڑے خیرات کردے اور نیا کپڑا پہنتے وقت یہ کلمات کہے :۔ " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ " " سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے ستر بھی ڈھانکتا ہوں اور اس زندگی میں اس سے زینت بھی حاصل کرتا ہوں " جو شخص نئے لباس کو تبدیل کرتے وقت یہ کلمات کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو زندگی اور موت کے بعد اپنی حمایت و حفاظت میں رکھے گا " (ترمذی)

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار

باب ۸ - دوستی کے اصول

۱- دوستی اور دشمنی محض اللہ کے لئے ہو

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار
۲	۲۰	۲	۱- مومنوں کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔	۷۱۸
۹	۳	۵۸	۲- ان کی شان کے شایاں نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی کریں چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا رشتے کنبے کے اور لوگ ہوں۔	۷۱۹
۷	۳	۹	۳- پس اے ایمان والو! تم اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی رفیق مت بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلے میں عزیز رکھتے ہوں۔ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو کوئی ان کی رفاقت کرے گا بس وہی ظالم ہے۔	۷۲۰
۴	۱	۶۰	۴- اس معاملے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے جب انھوں نے اپنی قوم سے اور ان کے معبودانِ باطل سے بیزاری کا اعلان کر دیا تھا کہ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔	۷۲۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲۲	۵۔اور (خوب کان کھول کر سن لو کہ) اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں (اور برادری کنبہ کے لوگ اور	۹	۴	۸

مال جو تم نے کمائے ہیں تم کو زیادہ پیارے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تو اللہ کے حکم کا انتظار کرو۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میرے لئے لوگوں سے محبت کیا کرتے تھے؟ آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔"

(مسلم بطولہ)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک ان میں وہ لوگ ہیں جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے۔"

(بخاری۔ مسلم بطولہ)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا :۔

"جو شخص ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ کسی کو دوست نہ رکھے مگر اللہ کے لئے۔" (حاکم)

(۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ "جس نے کسی کو دوست رکھا تو اللہ کے لئے،

نمبر شمار	مضمون
	دشمن رکھا تو اللہ کے لئے، کسی کو کچھ دیا تو اللہ کے لئے، نہ دیا تو اللہ کے لئے، اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔" (ابو داؤد)
۵	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ قیامت کب ہوگی؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا۔ تیاری تو کچھ بھی نہیں کی، صرف اتنی بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ "قیامت میں ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔" (بخاری۔ مسلم بطولہ)
۶	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! ایک شخص کسی نیک آدمی سے اس کے نیک اعمال کے باعث محبت کرتا ہے مگر خود نیک اعمال ایسے نہیں کرتا جیسے اس نیک آدمی کے اعمال ہیں۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: "کچھ مضائقہ نہیں آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔" (بخاری)
۷	حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "اچھے برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ مشک والے کے پاس ہمیشہ خوشبو ملتی ہے اور بھٹی والے کے پاس بیٹھنے والے کے کپڑے جل جاتے ہیں۔" (بخاری۔ مسلم)

۲- کفّار و مشرکین سے دوستی مت رکھو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲۳	۱- اے مسلمانو! تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست مت بناؤ- کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صریح الزام تم پر قائم ہو جائے -	۴	۲۱	۳
۷۲۴	۲- یہ لوگ تمہارے دین اور اذان کا مذاق اُڑاتے ہیں-	۵	۹	۱-۲
۷۲۵	۳- کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان کے ذریعے تم کو عزت مل جائے گی (خوب سُن لو کہ) عزّت تو ساری کی ساری اللہ کے لئے ہے-	۴	۲۰	۵
۷۲۶	۴- مسلمانوں کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنائیں- اگر کوئی ایسا کرے گا تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں-	۳	۳	۸
۷۲۷	۵- اگر تم نے کفّار کا کہنا مانا تو وہ تم کو تمہارے دین سے مرتد کر دیں گے اور تم خسارے میں جا پڑو گے- تمہارا مددگار تو بس اللہ ہی ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے-	۳	۱۶	۱-۲
۷۲۸	۶- کفار تو اللہ کے بھی دشمن ہیں اور تمہارے بھی- تم ان کی طرف مودت کا ہاتھ بڑھاتے ہو اور وہ دینِ حق سے کفر کرتے ہیں اور انھوں نے تم کو محض اس لئے تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان رکھتے ہو-	۶۰	۱	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲۹	۷۔ پس تم ایسے لوگوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا اور جو قیامت سے آس توڑ چکے اور بعثت سے بھی منکر ہیں۔	۶۰	۲	۷

۳۔یہود ونصاریٰ کو بھی دوست مت بناؤ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۳۰	۱۔یہودی اور نصرانی تم سے کبھی خوش نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کا دین اختیار نہ کر لو۔	۲	۱۴	۸
۷۳۱	۲۔ اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں سے سمجھا جائے گا۔	۵	۸	۱
۷۳۲	۳۔ یہ لوگ تمہارے دین اور اذان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔	۵	۹	۱-۲
۷۳۳	۴۔ تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر گناہ، ظلم اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں اور یہ بہت بُرے کام ہیں جو یہ کر رہے ہیں اور ان کے علماء اور درویش بھی ان کو گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔ بہت ہی بُرے کام ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔	۵	۹	۶-۷
۷۳۴	۵۔ البتہ ان میں سے نصاریٰ مقابلۃً مسلمانوں کے ساتھ محبت میں زیادہ قریب ہیں۔ کیونکہ ان میں عالم اور	۵	۱۱	۵-۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	درویش بھی ہیں اور یہ لوگ تکبر بھی نہیں کرتے اور قرآن کو سن کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے ہیں اور وہ ایمان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔			

ف: اس آخری آیت میں نجاشی شاہ حبشہ اور اس کے ساتھیوں کا ذکر ہے۔ حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ان آیات میں اسی جماعت کا حال بیان فرمایا ہے، قیامت تک کے لئے کوئی خبر نہیں دی گئی کہ ہمیشہ عیسائیوں اور یہود و مشرکین وغیرہ کے تعلقات کی نوعیت اسلام و مسلمین کے ساتھ یہی رہے گی۔ آج جو لوگ عیسائی کہلاتے ہیں ان میں کتنے قسیسین و رہبان اور متواضع و منکسر المزاج ہیں اور کتنے ہیں جن کی آنکھوں سے کلام الہیٰ سن کر آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ جب اقربہم مودۃ کی علت ہی جو ذٰلک بان منہم قسیسین الخ سے بیان کی گئی، موجود نہیں تو معلول یعنی "قرب مودت" کیوں موجود ہوگا۔ بہر حال جو اوصاف عہد نبوی کے عیسائیوں اور یہود و مشرکین کے بیان ہوئے وہ جب کبھی اور جہاں کہیں جس مقدار میں موجود ہوں گے۔ اسی نسبت سے اسلام و مسلمین کی محبت و عداوت کو خیال کر لیا جائے۔"

۴۔ منافق اور فاسق و فاجر سے بھی دوستی مت رکھو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲۵	۱-۱ے ایمان والو! تم ان لوگوں سے بھی دوستی مت رکھو جنہوں نے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور اذان کا مذاق	۵ ۶	۹ ۸	۱-۲ ۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اڑاتے ہیں اور دُنیا کی زندگی کے فریب میں آئے ہوئے ہیں، چاہے وہ اہل کتاب میں سے ہوں یا کفار میں سے (اور چاہے وہ آج کل کے مدعی اسلام ہوں جو کلمہ پڑھ کر بھی دین کا مذاق اڑاتے ہیں) اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔			
۷۳۶	۲۔ جو دین کی باتوں کا مذاق اُڑائیں، ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) تم بھی ان ہی کے ساتھی سمجھے جاؤ گے۔	۴	۲۰	۶
۷۳۷	۳۔ اور اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آئے تو بلا تحقیق اس کا اعتبار نہ کرو، کہیں تم کسی قوم پر لاعلمی میں جا پڑو اور پھر تم کو اپنے کئے پر پچھتانا ہو۔	۴۹	۱	۶
۷۳۸	۴۔ منافق مرد و عورت سب کی ایک چال ہے۔ بُری باتیں سکھلانا اور بھلی باتوں سے روکنا ان کا شیوہ ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کو بھلا رکھا ہے اور اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ہے۔	۹	۹	۱

۵۔ صحیح دوست کون ہیں؟

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۳۹	۱۔ تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مومن ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں (یاد رکھو!)	5 ۵	8 ۸	205 ۵-۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو کوئی اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو دوست رکھے تو (یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور) اللہ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔			
۷۴۰	۲- مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ وہ نیک باتیں سکھلاتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔	۹	۹	۵
۷۴۱	۳- سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	۴۹	۱	۱۰
۷۴۲	۴- کافر سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اگر تم (مسلمانوں کی رفاقت اختیار کر کے آپس میں ایک دوسرے کی مدد) نہ کروگے تو زمین میں فساد برپا ہو جائے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔	۸	۱۰	۴

نوٹ: (ترکِ موالات کے سلسلے میں) اللہ تعالیٰ تم کو اُن لوگوں سے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین پر نہ لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گھروں سے نہ نکالا ہو، بلکہ وہ تم کو صرف ان لوگوں کی دوستی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین پر لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو یا تمہارے نکالنے میں شریک ہوئے ہوں۔ ایسے لوگوں سے جو کوئی دوستی کرے گا تو اس کا شمار ظالموں میں ہوگا۔ (۶۰ - ۲/۳)

باب ۹۔ احکام متعلقہ حصص جسمانی

۱۔ دل و دماغ

(۱) ایمان اور جذبہ تشکّر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۴۳	۱۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو دل و دماغ عطا کئے (تاکہ اس کی آیاتِ تنزیلیہ اور آیاتِ تکوینیہ کو سمجھو اور اس کا شکر ادا کرو) مگر تم میں شکر گذار بہت کم ہیں۔	۲۳ ۶۷	۵ ۲	۱ ۹
۷۴۴	۲۔ تم کو چاہیئے کہ اللہ پر بن دیکھے ایمان لے آؤ۔ سابقہ کتابوں اور قرآن پر ایمان لے آؤ اور آخرت کا یقین کرو (تاکہ تم متقی بن کر قرآن سے ہدایت حاصل کر سکو)	۲	۱	۱-۴

(۲) خوف

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۴۵	۱۔ مومن (کامل) تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔	۸	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۴۶	۲- پس تم لوگوں سے مت ڈرو۔ بلکہ اللہ سے ڈرو تاکہ وہ تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کردے اور تم ہدایت پا جاؤ۔	۲	۱۸	۳
۴۴۷	۳- اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (زندگی اس طرح گذارو کہ) تمہارا خاتمہ اسلام پر ہو جائے۔	۳	۱۱	۱
۴۴۸	۴- اللہ سے اپنی طاقت بھر ڈرو اس کی باتوں کو سنو اور مانو۔	۶۴	۲	۶
۴۴۹	۵- شیطان تم کو اپنے ساتھیوں سے ڈراتا ہے۔ تم اُن سے مت ڈرو بلکہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔	۳	۱۸	۴

(۳) ہمت اور صبر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۰	۱- مصیبتوں میں صبر کرو۔	۲	۲۲	۱
۴۵۱	۲- لوگوں کے مکروفریب پر تنگدل نہ ہو اور نہ غم کھاؤ بلکہ صبر کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ متقیوں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے	۱۶	۱۶	۹-۸
۴۵۲	۳- مصیبت میں صبر کرنا ہمت کے کاموں میں سے ہے۔	۳۱	۲	۶

(۴) تکبر و استکبار۔ اختیال و تفاخر

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۳	۱- اللہ تعالیٰ مختال (اترانے والے) اور فخور (شیخی خورے) کو پسند نہیں کرتا۔	۴ ۳۱	۶ ۲	۳ ۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۵۴	۲۔ ہر متکبر اور سرکش دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے۔	۴۰	۴	۸
۷۵۵	۳۔ اور متکبروں کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت بُرا ٹھکانا ہے۔	۱۶	۴	۴
		۳۹	۶	۸
		۳۹	۸	۲
		۴۰	۸	۸
۷۵۶	۴۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے قلوب منکر ہیں اور وہ لوگ متکبر ہیں۔	۱۶	۳	۱
۷۵۷	۵۔ اللہ تعالیٰ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔	۱۶	۳	۲
۷۵۸	۶۔ جو شخص اللہ کی آیتوں کو سُن کر متکبر ہو کر پیٹھ پھیرے گویا کہ اس نے سُنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، اس کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔	۳۱	۱	۷
		۴۵	۱	۸

ف: متکبر اس کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ یہ دل سے ہوتا ہے۔ اور متکبر وہ ہے جو اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے۔ اس کا اظہار دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو افعال سے اور دوسرے اقوال سے۔ جب تکبر کا اظہار افعال اور چال ڈھال سے ہو تو اس آدمی کو مختال کہتے ہیں۔ اور جب زبان سے بھی ظاہر ہونے لگے تو ایسے آدمی کو فخور کہتے ہیں۔

(۵) غصہ، سخت دلی اور تُند خوئی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۵۹	۱۔ غصے کو پی جاؤ اور لوگوں کو ان کے قصور معاف کر دیا کرو۔	۳	۱۴	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۶۰	۲۔ سخت دل اور تُند خو مت بنو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔	۳	۱۷	۴
	(۶) بدگمانی اور تجسّس			
۷۶۱	۱۔ بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔	۴۹	۲	۲
۷۶۲	۲۔ اور تجسّس مت کرو (یعنی ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولو)۔	۴۹	۲	۲
	(۷) تدبّر			
۷۶۳	۱۔ لوگوں کو چاہیے کہ قرآن میں تدبّر (غور و فکر) کریں۔	۴	۱۱	۶
۷۶۴	۲۔ جو لوگ اپنے قلوب سے سمجھتے نہیں وہ جانور ہیں۔ بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں (کیونکہ جانور اپنے مالک کی فرماں برداری تو کرتے ہیں)۔	۷	۲۲	۸
۷۶۵	۳۔ (ان کو یہ خبر نہیں کہ) دل سے بھی جواب طلبی ہوگی۔	۱۷	۴	۴
۷۶۶	۴۔ ان کو چاہیے کہ اپنے جی میں دھیان کریں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ان کے درمیانی چیزوں کو حق کے ساتھ (یعنی کسی مقصد سے) بنایا ہے اور یہ تمام کارخانہ ایک مدت مقررہ تک کیلئے ہے۔	۳۰	۱	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۸) خشوع و رقتِ قلب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۶۷	۱۔ مومنوں کی تو یہ شان ہونی چاہیئے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کریں۔	۸	۱	۲
۷۶۸	۲۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے تو قرآن سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور قلوب اللہ کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ بس یہی اللہ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔	۳۹	۳	۲
۷۶۹	۳۔ کیا ابھی ایمان داروں کے لئے وقت نہیں آیا کہ اُن پر جو سچا دین اُترا ہے۔ اس سے ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے گڑگڑائیں اور وہ اہل کتاب کی طرح نہ ہو جائیں کہ جن پر مدت دراز ہو گئی تھی، پھر اُن کے قلوب سخت ہو گئے اور اُن میں سے اکثر نافرمان ہو گئے۔	۵۷	۲	۶

---

(۹) اطمینانِ قلبی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۰	۱۔ مومنوں کی تو شان ہی یہ ہوتی ہے کہ ان کے قلوب ذکرِ الٰہی سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ خوب غور سے سن لو! اللہ کی یاد ہی سے قلوب کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔	۱۳	۴	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۱	۲۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے، آہستہ آواز کے ساتھ صبح وشام (بالخصوص اور باقی اوقات میں بالعموم) یاد کیا کرو اور اس سے غافل نہ ہو۔	۷	۲۴	۱۷
۷۷۲	۳۔ یقیناً وہ شخص فلاح یافتہ ہے جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کرلیا اور وہ شخص نامراد ہے جس نے اس کو خاک میں ملا چھوڑا۔	۹۱	۱	۹-۱۰

ف: نفس کا سنوارنا اور پاک کرنا یہ ہے کہ قوت شھویہ اور قوت غضبیہ کو عقل کے تابع کرے اور عقل کو شریعتِ اسلامیہ کا تابعدار بنائے تاکہ روح اور قلب دونوں تجلی الٰہی کی روشنی سے منور ہو جائیں۔ (حواشی عثمانی ؒ)

۲۔ کان

(۱) سماعت اور احسانِ خداوندی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۳	۱۔ اللہ نے تم کو سماعت دی ہے (کہ تم اس کی آیاتِ تنزیلیہ کو سنو) لیکن تم میں سے شکر گذار بہت کم ہیں۔	۲۳ ۶۷	۵ ۲	۱ ۹

(۲) نہ سننے والوں کا حال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۴	۱۔ جو لوگ اپنے کانوں سے (حق بات) نہیں سنتے وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔	۷	۲۲	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۵	۲- جو شخص اللہ کی آیتوں کو سن کر تکبر اور ضد سے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں اس کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔	۳۱ ۴۵	۱ ۱	۷ ۸
۷۷۶	۳- جو لوگ اللہ کی آیتوں کو سن کر ایمان لانے کی بجائے انکار کرتے ہیں، اُن کے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور ان کے کان ان کے کسی بھی مصرف کے نہیں ہیں۔	۴۱ ۴۶	۵ ۳	۱۲ ۶

(۳) توجہ سے سنو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۷	۱- جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموش ہو کر سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	۷	۲۴	۱۶
۷۷۸	۲- اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور سن کر مت پھرو۔	۸	۳	۱
۷۷۹	۳- اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنھوں نے زبان سے تو کہہ دیا کہ ہم نے سن لیا اور حقیقت میں وہ (توجّہ سے) سنتے نہیں ہیں۔	۸	۳	۲
۷۸۰	۴- خوب یاد رکھو کہ تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک بدترین وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے۔	۸	۲	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۱	۵۔ اللہ کے بندے تو وہ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی باتیں سوجھائی جائیں تو اُن پہ بہرے ہو کر نہیں گرتے۔	۲۵	۶	۱۳
۷۸۲	۶۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔ کانوں سے بھی جواب طلبی ہوگی۔	۱۷	۴	۶

(۴) سرگوشی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۳	۱۔ کانا پھوسی کرنا منع ہے۔ اور پھر کانا پھوسی میں گناہ، سرکشی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے مشورے کرنا اور بھی بُرا ہے (اس لئے اس سے بچو)	۵۸	۲	۲-۳

(۵) عبرت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۴	۱۔ زمین میں پھر کر اپنے کانوں سے (سابقہ لوگوں کی باتیں) سُنو اور عبرت حاصل کرو۔	۲۲	۶	۸
۷۸۵	۲۔ سابقہ قوموں کی ہلاکت میں اس شخص کے لئے سوچنے کا مقام ہے جو دل لگا کر کان دھرے (اور بات کو سُن کر اس میں غور کرے)۔	۵۰	۳	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۶	۳۔ (قیامت کے دن دوزخی پچھتا کر کہیں گے) کاش! ہم سنتے تو دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔	۶۷	۱	۱۰

۳۔ آنکھیں

(۱) بینائی اور احسانِ خداوندی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۷	۱۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو آنکھیں دیں (تاکہ تم اس کی آیاتِ تکوینیہ اور آیاتِ تنزیلیہ کو دیکھ کر اس پر ایمان لاؤ اور اس کا شکر ادا کرو) مگر تم میں شکر گزار بہت کم ہیں۔	۲۳	۵	۱
۷۸۸	۲۔ اللہ ہی نے تو تم کو بینائی دی ہے مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔	۶۷	۲	۹
۷۸۹	۳۔ بھلا بتاؤ تو سہی! کیا اللہ نے تم کو دو آنکھیں نہیں دیں؟	۹۰	۱	۸

(۲) نہ دیکھنے والوں کا حال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۰	۱۔ جو لوگ اپنی آنکھوں سے (حق کو) نہیں دیکھتے وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔	۷	۲۲	۸
۷۹۱	۲۔ زمین و آسمان میں کتنی نشانیاں ہیں جن پر تمہارا گذر	۱۲	۱۲	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ہوتا ہے اور تم ان سے اعراض کرتے ہو (اُن میں غور کر کے اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے)			
۷۹۲	۳- جو لوگ (ان نشانیوں کو دیکھ کر) ایمان نہیں لاتے، قرآن ان کے حق میں اندھا پا ہے۔	۴۱	۵	۴۴
۷۹۳	۴- اور جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کی آنکھیں بھی ان کے کام نہیں آتیں۔	۴۶	۳	۶

(۳) آنکھوں کا غلط استعمال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۴	۱- تم اپنی آنکھوں کو ان قسم قسم کی چیزوں کی طرف مت پسارو جو اللہ تعالیٰ نے ان کافروں اور مختلف قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی رونق بنا کر برتنے کو دی ہیں کہ ان کے ذریعے ان کی آزمائش کرے۔ اور ان پر غمگین مت ہو۔	۱۵ ۲۰	۶ ۸	۹ ۳
۷۹۵	۲- جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔ آنکھوں سے بھی جواب طلبی ہو گی۔	۱۷	۴	۶

(۴) آنکھوں کا صحیح استعمال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۶	۱- مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔	۲۴	۴	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۷	۲- مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت دوسروں کو نہ دکھاتی پھریں، بلکہ اپنے گھروں میں رُکی رہیں۔	۲۴ ۳۳	۴ ۴	۵ ۶
۷۹۸	۳- اللہ کے بندے تو وہ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی باتیں سوجھائی جائیں تو ان پر اندھے ہو کر نہیں گرتے۔	۲۵	۶	۱۳
۷۹۹	۴- (ذرا تم اوپر کی طرف نظر پھرا کر تو دیکھو) اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ بتہ بنائے۔ کیا رحمان کے بنانے میں تم کو کوئی فرق نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ اپنی نظر کو پھراؤ، کیا کہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر لوٹا کر نگاہ کو دو دو بار پھراؤ تمہاری نگاہ عاجز ہو کر اور تھک کر واپس لوٹ آئے گی لیکن اس میں کوئی نقص نہ نکال سکے گی۔	۶۷	۱	۳-۴
۸۰۰	۵- کیا تم اپنے اوپر اُڑنے والے پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر کھولے ہوئے اور پر جھپکتے ہوئے اُڑتے ہیں۔ ان کو رحمان ہی نے تو تھام رکھا ہے جس کی نگاہ میں ہر چیز ہے۔	۶۷	۲	۵
۸۰۱	۶- انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کو دیکھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اوپر سے پانی برسایا، پھر زمین کو پھاڑا، پھر اس میں اناج اُگایا اور انگور، ترکاری، کھجوریں، گھنے باغات، میوے اور گھاس تمہارے اور تمہارے جانوروں کے کام چلانے کو پیدا کئے	۵۶ ۸۰	۲ ۱	۲۹-۱۵ ۳۲-۲۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۰۲	۷۔ کیا تم اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسے بنایا اور آسمان کو کہ اُسے کیسے بلند کیا اور پہاڑوں کو کہ انہیں کیسے گاڑ دیا اور زمین کو کہ کیسے بچھا دی ؟	۸۸	۱	۱۷-۲۰
۸۰۳	۸۔ کیا تم پانی کو نہیں دیکھتے جو تم پیتے ہو ؟ کیا بادل میں سے تم نے اس کو اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں ؟ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری بنا دیں (کہ تم پی بھی نہ سکو) پھر تم کیوں احسان نہیں مانتے ؟	۵۶	۲	۳۰-۳۲
۸۰۴	۹۔ بھلا آگ کو تو دیکھو کہ جسے تم سلگاتے ہو۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ؟ ہم ہی نے تو وہ درخت تم کو یاد دلانے اور تمہارے برتنے کو بنایا ہے۔	۵۶	۲	۳۳-۳۵
۸۰۵	۱۰۔ پس تم (ان تمام نشانیوں کو دیکھ کر) اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بڑا ہے۔	۵۶	۲	۳۶

(۵) عبرت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۰۶	۱۔ زمین میں چل پھر کر پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں کا حشر دیکھو۔	۶	۲	۱
۸۰۷	۲۔ سابقہ قوموں کے کھنڈرات سے عبرت حاصل کرو۔ یہ سب کچھ تم دیکھتے ہو۔ تمہاری آنکھیں تو اندھی نہیں ہیں بلکہ وہ دل اندھے ہو گئے ہیں جو سینوں میں ہیں۔	۲۲	۶	۸

آیت	رکوع	سورۃ	مضمون	نمبر شمار

۴ - مُنہ

(۱) کیا کھاؤ

آیت	رکوع	سورۃ	مضمون	نمبر شمار
۱	۲۱	۲	۱- اللہ کی دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اس کا شکر کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔	۸۰۸
۵	۲۱	۲		
۲	۱۲	۵		
۴	۱۵	۱۶	۲- اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اگر تم اس کے بندے ہو۔	۸۰۹
۱	۴	۲۳	۳- سب پیغمبروں کو (اور پھر ان کے ذریعے ان کی امتوں کو بھی) یہی حکم تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔	۸۱۰
۶	۳	۷	۴- کھانے پینے میں اسراف مت کرو۔ ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔	۸۱۱
۱	۲	۴۷	۵- کافروں کی طرح مت کھاؤ کہ ان کا کھانا ایسا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں۔ (کہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں، جو سامنے آیا کھا گئے)۔	۸۱۲

(۲) کیا نہ کھاؤ

آیت	رکوع	سورۃ	مضمون	نمبر شمار
۶	۲۳	۲	۱- آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ اس طرح پر کہ عدالتوں میں دعوے کر کے غلط طریقے سے اپنے حق میں فیصلے کرا کر ظلم کے ساتھ دوسروں کا مال کھا جاؤ۔	۸۱۳
۴	۵	۴		

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۱۴	۲- یتیموں کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر مت کھاؤ- یہ بہت بڑا وبال ہے۔	۴	۱	۲
۸۱۵	۳- جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ یتیم کے مال کے تو قریب بھی مت جاؤ سوائے احسن طریقے کے، حتٰی کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں۔	۴ ۱۷	۱۹ ۴	۲ ۴
۸۱۶	۴- شراب، جوآ اور فال کے تیر شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔	۵	۱۲	۴
۸۱۷	۵- شراب اور جوئے کے ذریعے تو شیطان تم میں بغض و عداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تم کو ذکرِ خداوندی اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔ کیا تم اب بھی باز نہ آؤ گے؟	۵	۱۲	۵
۸۱۸	۶- یاد رکھو! گندی اور پاکیزہ چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں! چاہے گندی چیزوں کی کثرت تم کو بھلی ہی معلوم ہو۔	۵	۱۳	۷

ف: حلال و حرام کی تفصیل کے لئے "باب۹ کھانا پینا" ملاحظہ ہو۔

(۳) چہرہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۱۹	۱- اپنے گال (رخسار) لوگوں کی طرف (طنزاً یا تکبر سے) مت پھلاؤ۔	۳۱	۲	۷
۸۲۰	۲- اپنے چہرے کو دینِ حنیف اور دینِ قیم پر سیدھا کر لو۔	۱۰	۱۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور مشرکوں میں سے مت بنو۔	۳۰	۴	۳
		۳۰	۵	۳
۸۲۱	۳- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کی نشانیاں تو یہ ہیں کہ وہ کافروں سے کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل ہوتے ہیں۔ تم اُن کو رکوع و سجود کرتے ہوئے اور اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی تلاش کرتے ہوئے دیکھو گے۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نشان ہوں گے۔ ان کی یہ شان توریت میں بھی درج ہے اور ان کی یہ شان انجیل میں بھی مذکور ہے۔	۴۸	۴	۳

۵- زُبان

(۱) گویائی اور احسانِ خداوندی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۲۲	۱- رحمان نے انسان کو پیدا کر کے بات کرنا اور قرآن سکھایا۔	۵۵	۱	۱-۴
۸۲۳	۲- اور بات کرنے کے لئے انسان کو زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے۔	۹۰	۱	۹

(۲) زبان کے آداب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۲۴	۱- جو لفظ بھی تم زبان سے نکالتے ہو، اللہ کے مقرر کردہ فرشتے اس کو لکھتے رہتے ہیں (اس لئے بہت سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے)۔	۵۰	۲	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۲۵	۲- تم بات کو چھپا کر کرو چاہے ظاہر کر کے کرو- اللہ تعالیٰ تو جی کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔	۶۷	۱	۱۳

الف- لب و لہجہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۲۶	۳- اپنی آواز کو پست رکھو- سب سے بری آواز تو گدھے کی آواز ہے۔	۳۱	۲	۸
۸۲۷	۴- سوائے مظلوم کے کسی کو مناسب نہیں کہ بات چلا کر کہے یا کسی کی برائی کو ظاہر کرے۔	۴	۲۱	۷
۸۲۸	۵- اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔	۲۴	۹	۲
۸۲۹	۶- اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں بھی سبقت مت کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔	۴۹	۱	۱-۳
۸۳۰	۷- جب کسی سے ملنے جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۴-۵
۸۳۱	۸- عورتوں کو چاہیئے کہ اگر کبھی غیر مردوں سے بات کرنے کا اتفاق ہو تو نرم اور دلکش لہجے میں کلام نہ کریں۔	۳۳	۴	۵

ف: احکام متذکرہ بالا ۵تا۷ قرآن کریم میں جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور ۸ آپ کی ازواج مطہرات کے لئے مذکور ہیں- یہاں پر ان کا ذکر استنباطاً احکام کے درجے میں کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ب - معقولیت			
۸۳۲	۹ - لوگوں سے اچھی باتیں کہو ۔	۲	۱۰	۱
۸۳۳	۱۰ - زبان کو موڑ (طنزیہ و متکبرانہ انداز میں دو رنگی) بات مت کرو ۔ ایسا کرنا تو یہودیوں کا شیوہ ہے ۔	۲ ۴	۱۳ ۷	۱ ۴
۸۳۴	۱۱ - رشتے داروں ، یتیموں ، مسکینوں (غرض سب سے) معقولیت سے بات کرو ۔	۴	۱	۸
۸۳۵	۱۲ - دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو اُن کی بات سے بہتر ہو ۔ پھر تم دیکھ لوگے کہ تم میں اور تمہارے دشمن میں بھی ایسے تعلقات قائم ہو جائیں گے کہ گویا وہ تمہارا گہرا دوست ہے ۔ لیکن یہ بات صبر کرنے والوں اور نصیبے والوں کو ملتی ہے ۔	۴۱	۵	۲-۲
	ج - انکساری			
۸۳۶	۱۳ - اپنے آپ کو پاکیزہ مت کہو ۔	۴	۷	۷
۸۳۷	۱۴ - اگر تم سے کوئی گناہ کی بات یا برا کام سرزد ہو جائے تو اُس پر اڑو نہیں ۔	۳	۱۴	۶
۸۳۸	۱۵ - یتیم کو مت دباؤ ۔ سائل کو مت جھڑکو اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو ۔	۹۳	۱	۱۱-۹

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار
			د- جہلا سے کلام	
۳	۴	۲۵	۱۶- اگر جاہل تم سے بات چیت کریں تو ان کو (بغیر بحث کے) سلام کہہ دو۔	۸۳۹
			ھ- پختہ بات	
۲	۹	۳۳	۱۷- اللہ سے ڈرو اور پختہ اور سیدھی بات کہو۔	۸۴۰
۴	۴	۱۴	۱۸- اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس دُنیا میں اور آخرت میں بھی پختہ بات سے قوت دیتا ہے۔	۸۴۱
			و- محتاط گفتگو	
۱	۶	۱۷	۱۹- میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات کیا کریں جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان تم میں جھڑپ کرا دیتا ہے اور شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔	۸۴۲

ف: مزید تفصیل کے لئے " باب ۳ اخلاق " کے عنوانات مکارم اخلاق اور مفاسدِ اخلاق ملاحظہ ہوں۔

۶- ہاتھ

(ا) اِنفاق فی سبیل اللہ

آیت	رکوع	سورت	مضمون	نمبر شمار
۳	۱	۲	۱- اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو۔	۸۴۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۴۴	۲۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو (اور خرچ سے گریز کر کے) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔	۲	۲۴	۷
۸۴۵	۳۔ خوشی اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔	۳	۱۴	۵
۸۴۶	۴۔ بخل مت کرو۔ بخل کر کے بچایا ہوا مال قیامت کے دن طوق بنا کر بخیل کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔	۳	۱۸	۹
۸۴۷	۵۔ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان و زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ (یعنی یہ تمام مال و دولت تمہارے مرنے کے بعد اللہ ہی کے قبضے میں آئے گی)۔	۵۷	۱	۱۰

(۲) کفایت شعاری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۴۸	۱۔ (خرچ کرتے وقت) نہ تو (ایسا بخل کرو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ لو اور نہ (ایسی فضول خرچی کرو کہ) اس کو پورا کھول دو۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہو گے۔	۱۷	۳	۷
۸۴۹	۲۔ (اور یاد رکھو کہ) بخل کر کے بچایا ہوا مال قیامت کے دن طوق بنا کر تمہاری گردنوں میں ڈال دیا جائے گا اور اس کو گرم کر کے تمہارے ماتھے اور کروٹیں اور پشتیں داغ دی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ مال جو تم نے جمع کر کے رکھا تھا۔	۳ ۹	۱۸ ۵	۹ ۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۵۰	۳- اور نہ بے جا اڑاؤ ورنہ تم شیطان کے بھائی قرار دئے جاؤ گے۔	۱۷	۳	۵-۲۷
۸۵۱	۴- اللہ کے بندوں کی تو شان یہ ہونی چاہیئے۔ کہ جب وہ خرچ کریں تو نہ تو بے جا اڑائیں اور نہ تنگی کریں بلکہ اس کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔	۲۵	۶	۷

(۳) ماپ تول

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۵۲	۱- ماپ اور تول کے پیمانے صحیح رکھو اور لوگوں کو چیزیں کم مت دو۔	۶ ۷ ۱۱	۱۹ ۱۱ ۸	۲ ۹ ۲-۱
۸۵۳	۲- جب ماپو تو پورا ماپو اور جب تولو تو سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہوگا اور قضا میں بازگشت بھی اچھی ہوگی۔	۱۷	۴	۵
۸۵۴	۳- ترازو میں سرکشی مت کرو اور انصاف کے ساتھ تولو اور تول کو کم مت کرو۔	۵۵	۱	۹-۸
۸۵۵	۴- اپنے کا پیمانہ پورا بھر کر دو اور دوسروں کو نقصان دینے والے مت بنو۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولو اور لوگوں کو چیزیں گھٹا کر مت دو اور اس طرح ملک میں فساد پھیلانے کی سعی مت کرو۔	۲۶	۱۰	۸-۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۵۶	۵۔ (اور یاد رکھو کہ) کم تولنے والوں کے لئے تباہی ہے جو لوگوں سے لیتے وقت تو پیمانہ بھر کر لیتے ہیں اور دوسروں کو ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کرکے دیتے ہیں۔ کیا ان کو یہ دھیان نہیں کہ قیامت کے بڑے دن اٹھنا ہے جس دن کہ لوگ رب العالمین کے سامنے (حساب کتاب کیلئے) کھڑے ہوں گے۔	۸۳	۱	۱-۶

---

(۴) قتل وغارت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۵۷	۱۔ آپس میں ایک دوسرے کا خون مت بہاؤ اور نہ لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالو۔	۲	۱۰	۲
۸۵۸	۲۔ کسی کو ناحق قتل مت کرو۔	۶	۱۹	۱
۸۵۹	۳۔ اور جس جان کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو ناحق قتل مت کرو۔ اور یاد رکھو کہ جو کوئی ظلم سے قتل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے وارث کو زور دیا ہے اور اس کی مدد کی جائے گی۔ پس تم قتل میں حد سے تجاوز مت کرو۔	۱۷	۴	۳

۷۔ پاؤں

(۱) چال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۶۰	۱۔ زمین پر اکڑ کر مت چلو۔	۳۱	۲	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۴۱	۲۔ اکڑ کر چلنے سے نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ بلندی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکتے ہو۔	۱۷	۴	۷
۸۴۲	۳۔ پس تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔	۳۱	۲	۸
۸۴۳	۴۔ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنا پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں کہ جس سے ان کی زینت کا اظہار ہو۔	۲۴	۴	۵
۸۴۴	۵۔ اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔	۲۵	۶	۳
۸۴۵	۶۔ اور جب ان کا گذر لغویات کے پاس سے ہوتا ہے تو بزرگانہ انداز سے گذر جاتے ہیں۔	۲۵	۶	۱۲
۸۴۶	۷۔ تم کو چاہیے کہ شیطان کے نقش قدم پر مت چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔	۲	۲۱	۱

(۲) مساجد کی طرف چلنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۴۷	۱۔ اے ایمان والو جب جمعہ کے دن (بالخصوص اور باقی نمازوں کیلئے بالعموم) نماز کیلئے پکارا جائے تو فوراً خرید و فروخت کو چھوڑ کر ذکر الہیٰ کے لئے (مساجد کی طرف) سعی کر کے آؤ۔	۶۲	۲	۱
۸۴۸	۲۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔	۶۲	۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

(۳) جہاد کرنے اور دین سیکھنے کے لئے نکلنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۶۹	۱۔ اے ایمان والو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا نفع تو بہت قلیل ہے۔ دیکھو! اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ تمہاری بجائے دوسری قوم بدل دے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔	۹	۶	۱-۲
۸۷۰	۲۔ اگر تم ایسے نہیں ہو کہ سب کے سب کوچ کرو تو ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین میں سمجھ پیدا کریں۔ اور پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس آ کر ان کو (اپنے علوم و تجربات سے) آگاہ کریں تاکہ وہ بچتے رہیں۔	۹	۱۵	۴

۸۔ پشت اور کروٹیں

(۱) احکامِ الٰہی کو پسِ پشت ڈالنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۷۱	۱۔ بنی اسرائیل نے اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔	۲	۱۲	۵
		۳	۱۹	۷
۸۷۲	۲۔ اے ایمان والو! تم اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو	۸	۳	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور ان کے احکام کو سن کر ان سے مت پھرو۔			

(۲) میدانِ جنگ میں پیٹھ پھیرنا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۷۳	۱- اے ایمان والو! جب تم کفار سے میدانِ جنگ میں بھڑو تو پیٹھ مت پھیرو۔	۸	۲	۵
۸۷۴	۲- جو کوئی اس دن ان سے پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کا غضب لیکر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، سوائے اس شخص کے جو جنگی چال کیلئے یا اپنی (بچھڑی ہوئی) فوج سے ملنے کے لئے لوٹے۔	۸	۲	۶

(۳) کروٹیں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۷۵	۱- نماز سے فارغ ہوکر جس وقت اپنی کروٹوں پر لیٹو، اس وقت بھی اللہ کو یاد کرو۔	۴	۱۵	۳
۸۷۶	۲- ایسا کرنا عقلمندوں کا شیوہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔	۳	۲۰	۲
۸۷۷	۳- اور (رات کے وقت) اپنی کروٹوں کو اپنی خوابگاہوں سے الگ کرکے خوف اور طمع کے ساتھ اپنے رب کو پکارو۔	۳۲	۲	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

۹- حصصِ مستورہ

(۱) تعلقاتِ زوجیت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۷۸	۱- اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تمہاری نسل سے پیدا کیا کہ تم اس کی طرف سکون پکڑو۔	۷	۲۴	۱۰
		۴۲	۲	۲
۸۷۹	۲- اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ چین سے رہو۔	۳۰	۳	۲
۸۸۰	۳- اور دونوں کو ایک دوسرے کے لئے لباس (کی طرح) بنایا۔	۲	۲۳	۵
۸۸۱	۴- اس سلسلے کو معروف طریقے سے جاری کرنے کے لئے ننانا اور سسرال بنائے۔	۲۵	۸	۱۰
۸۸۲	۵- اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے۔	۱۶	۱۰	۲
۸۸۳	۶- پھر ایک دوسرے کی پہچان کے لئے تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دئے۔	۴۹	۲	۳
۸۸۴	۷- تمہاری آسانی کے لئے وہ رشتے بالتفصیل قرآن میں بیان فرما دئے کہ جن سے تم نکاح کر سکتے ہو یا جن سے نہیں کر سکتے۔	۴	۴	۳۰-۱
۸۸۵	۸- اور صاف بتا دیا کہ نکاح سے تمہارا مقصد مستی نکالنا نہ ہو بلکہ معروف طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو۔	۴	۴	۳-۲
۸۸۶	۹- ان تمام باتوں کے باوجود اگر تم کوئی اور طریقہ اختیار کرو تو پھر خود ہی بتاؤ کہ اس سے زیادہ سرکشی اور ملامت کی بات اور کیا ہوگی!!	۲۳	۱	۷-۵

نمبر شمار	مضمون	سورۃ	رکوع	آیت
	(۲) زنا اور بے حیائی			
۸۸۷	۱- اب تم کو چاہیئے کہ بے حیائی کے قریب بھی مت جاؤ چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ -	۶	۱۹	۱
۸۸۸	۲- زنا کے قریب بھی مت جاؤ - یہ بہت بڑی بے حیائی اور بری راہ ہے -	۱۷	۴	۲
۸۸۹	۳- اللہ کے نیک بندے تو وہ ہیں جو زنا نہیں کرتے ،	۲۵	۶	۸
۸۹۰	۴- اور اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں -	۲۳	۱	۵-۷
	(۳) لواطت			
۸۹۱	۱- یہ کیسی بری بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہشات کو پورا کرو - اس سے زیادہ سرکشی اور کیا ہو گی -	۷ ۲۶ ۲۷	۱۰ ۹ ۴	۹ ۶-۷ ۱۰-۱۱

باب ۱۰ - متفرق

۱- علم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۹۲	۱- صحیح معنوں میں علم وہ ہے جو (انسان کے دل میں) اللہ کا ڈر پیدا کر دے۔	۳۵	۴	۲
۸۹۳	۲- پختہ علم رکھنے والے تو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں۔	۳	۱۱	۶
۸۹۴	۳- قرآن کی آیتیں ان کے سینوں میں رہتی ہیں۔	۲۹	۵	۵
۸۹۵	۴- اور وہ قرآن کو سن کر عاجزی کے ساتھ روتے ہوتے سجدے میں گر جاتے ہیں۔	۱۷	۱۲	۷
۸۹۶	۵- جو لوگ ایمان لا کر علم حاصل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔	۵۸	۲	۵
۸۹۷	۶- اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کا مبلغِ علم محض ظن ہوتا ہے۔	۵۳	۲	۵-۲
۸۹۸	۷- اور وہ اسی ظن کی بنا پر بغیر علم کے لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں،	۶	۱۴	۹
۸۹۹	۸- بغیر علم کے اللہ کی باتوں میں جھگڑتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے لگ کر اپنے ساتھیوں کو بہکا کر دوزخ کے عذاب کا مستحق بناتے رہتے ہیں۔	۲۲ ۳۱	۱ ۱	۴-۳ ۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۰۰	۹- اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ باتوں پر چلو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آبا و اجداد کے نقش قدم پر چلیں گے۔	۳۱	۳	۲-۱
۹۰۱	۱۰- وہ خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں (اور باوجود علم نہ ہونے کے وہ اپنے آپ کو علم والا سمجھتے ہیں۔ گویا اس طرح سے) ان کا بہکنا علم کی بنا پر ہوتا ہے۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر کر دی جاتی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ بھلا ایسے لوگوں کو اللہ کے سوا کون صحیح راستے پر لا سکتا ہے؟	۴۵	۳	۲
۹۰۲	۱۱- (تم ہی بتاؤ کہ) ایسے شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو بغیر علم کے لوگوں کو بہکاتا پھرے۔	۶	۱۷	۴
۹۰۳	۱۲- ایسے لوگ قیامت کے دن اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جن لوگوں کو گمراہ کیا تھا ان کا بوجھ بھی انھیں اٹھانا پڑے گا۔ ذرا سوچو تو سہی! کیسا برا بوجھ ہوگا جو ان کو اٹھانا پڑے گا!!	۱۶	۳	۴
۹۰۴	۱۳- پس تم کو چاہیئے کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس میں مت جھگڑو۔	۳	۷	۳
۹۰۵	۱۴- اور ایسی باتوں کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۴	۶
۹۰۶	۱۵- خوب یاد رکھو! کہ ہر علم والے سے اوپر اس سے زیادہ علم والا موجود ہے۔	۱۲	۹	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	۲- دنیوی زندگی			
۹۰۷	۱- اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔	۶۷	۱	۲
۹۰۸	۲- اس دُنیا کی زندگی کو مزین کرنے کے لیے مال اور بیٹے عطا فرمایا ہے۔	۱۸	۶	۲
۹۰۹	۳- اور بھانت بھانت کی چیزیں لوگوں کے برتنے کو دیتا ہے۔	۲۰	۸	۳
۹۱۰	۴- (اور ساتھ ہی خبردار بھی کرتا ہے کہ دیکھو!) کہیں تمہارے مال اور اولاد تم کو یادِ الٰہی سے غافل نہ کر دیں اور اس طرح سے تم خسارے میں نہ جا پڑو۔	۶۳	۲	۱
۹۱۱	۵- (اور صاف صاف ارشاد فرماتا ہے کہ آؤ!) ہم تم کو بتائیں کہ کن لوگوں کے اعمال خسارے میں ڈالنے والے ہوتے ہیں- ہاں!! وہ لوگ جنھوں نے اپنی کوششوں کو دنیا کی زندگی میں کھو دیا اور ایسا کرکے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔	۱۸	۱۲	۲-۳
۹۱۲	۶- اب جس کا جی چاہے اِس (فانی) دُنیا کو اختیار کرے۔ جو ایسا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جتنا چاہے گے	۱۷	۲	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور جس کو چاہیں گے اس دنیا میں دے دیں گے، پھر آخرت میں اس کے لئے دوزخ ہوگا اور وہ مذموم ہو کر اس میں دھکیل دیا جائے گا۔			
۹۱۳	۷۔اور جو کوئی آخرت کو اختیار کرے گا اور اس کے لئے اسی کے لائق کوشش بھی کرے گا، بشرطیکہ وہ ایمان دار بھی ہو، تو اس کی کوشش ٹھکانے لگ جائے گی۔	۱۷	۲	۹

۳۔شیطان سے بچو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۱۴	۱۔تم کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہوں اور اس کی رضامندی کے خواہاں ہوں۔اور ان کو چھوڑ کر اپنی آنکھوں کو دنیا کی زینت کی طرف مت پسارو اور نہ ان لوگوں کی پیروی کرو جن کے قلوب یادِ الٰہی سے غافل ہیں اور جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ کر حد سے گذرنے والے ہیں۔	۱۸	۴	۲
۹۱۵	۲۔جو لوگ شیطان سے بھائی چارہ رکھتے ہیں تو شیطان ان کو ان کی سرکشی میں کھینچتے چلے جاتے ہیں اور ایسا کرنے میں کسر نہیں رکھتے۔	۷	۲۴	۱۴
۹۱۶	۳۔اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، جب ان پر شیطان کا گذر ہوتا ہے تو وہ فوراً چونک جاتے ہیں اور	۷	۲۴	۱۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اسی وقت ان کو سوجھ آجاتی ہے ۔			
۹۱۷	۴۔ پس تم کو چاہیئے کہ اگر کبھی شیطان چھیڑ چھاڑ کر کے تم کو اُبھارے تو فوراً اللہ کی پناہ میں آجاؤ۔ وہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔	۷	۲۴	۱۲
۹۱۸	۵۔ اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔	۷	۲۴	۱۱
۹۱۹	۶۔ اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تم کو بہکا نہ دے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو (بہکاکر) جنت	۷	۳	۲

سے نکلوادیا اور ان سے ان کے کپڑے بھی اُتروادیئے تاکہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھادے، کیونکہ وہ اور اس کا خاندان تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور شیطان کے ساتھی ہم نے ان ہی لوگوں کو کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

۴۔ راگ ورقص

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۲۰	۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ آدم ؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کر دیا مگر ابلیس (شیطان) نے نہیں کیا۔ کہنے لگا۔ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے؟	۱۷	۷	۱
۹۲۱	۲۔ بھلا دیکھ تو سہی! کہ یہ شخص جس کو تو نے مجھ سے بڑھا دیا!! اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک ڈھیل	۱۷	۷	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	دے دے تو میں ضرور اس کی اولاد کو اپنے قابو میں کر لوں گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے (جو میرے بس میں نہ آئیں)۔			
۹۲۲	۳۔ ارشادِ خداوندی ہوا۔ چلا جا۔ پھر جو کوئی ان میں سے تیری اتباع کرے گا تو تم سب کو پوری پوری سزا ملے گی۔	۱۷	۷	۳
۹۲۳	۴۔ تو ان میں سے جس کو گھرا سکے اپنی آواز سے گھبرا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آ اور ان سے مال اور اولاد میں بھی شراکت کر لے اور ان کو وعدے دے۔ اور شیطان کا وعدہ تو محض دغابازی کا ہوتا ہے۔	۱۷	۷	۴
۹۲۴	۵۔ بلاشبہ میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں چلے گی۔	۱۷	۷	۵
۹۲۵	۶۔ تو یہاں (جنّت) سے بُرے حال اور مردود ہو کر نکل جا۔ انسانوں میں سے جو لوگ بھی تیری راہ چلیں گے، میں ضرور ان کو اور تجھ کو اکٹھا کر کے، تم سب سے جہنّم کو بھر دوں گا۔	۷	۲	۸
۹۲۶	۷۔ اب لوگوں میں سے جو کوئی لھو الحدیث (راگ۔ رقص۔ لغویات وغیرہ) کا خریدار بنے گا کہ وہ اس طرح لوگوں کو اللہ کی راہ سے بلا سمجھے بہکا دے اور اس کا مذاق اڑائے۔ تو ایسے لوگوں کو ذلّت کا عذاب ہوگا۔	۳۱	۱	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۲۷	۸۔ نیک بندوں کی شان تو یہ ہونی چاہیئے کہ اگر لغویات کے پاس سے ان کا گذر ہو تو بزرگانہ انداز سے گذر جائیں۔	۲۵	۶	۱۲
۹۲۸	۹۔ اور بیہودہ کاموں سے اعراض کریں۔ بس یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۲۳	۱	۱-۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"میری اُمت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم اور شراب اور آلاتِ لہو (باجہ۔ طنبور۔ طبلہ۔ سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے۔"

(بخاری)

(۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"البتہ ضرور ہی میری اُمت ہی سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام شراب کے سوا کچھ اور رکھ لیں گے اور ان کے سامنے آلاتِ لہو (باجہ۔ طنبور۔ طبلہ۔ سارنگی وغیرہ) بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ان کے سامنے گائیں گی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں غرق کردے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔"

(ابن ماجہ)

(۳) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"میری اُمت میں سے بعض لوگ زمین میں غرق ہوں گے اور ان کی صورتیں

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بھی مسخ ہوں گی۔ یہ عذاب اس وقت ہوں گے جب گانے والی عورتیں اور آلاتِ لہو ظاہر ہوں گے"۔ (ترمذی)			
④	حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بانسری کی آواز کو سُنا تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے لیں اور راستہ سے دور ہٹ گئے اور فرمایا: اے نافع! کیا اب بھی کچھ سُنائی دیتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر انھوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے بھی اسی طرح آواز سُنی اور ایسا ہی کیا تھا۔ (ابوداؤد)			
⑤	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص اپنے مسخرہ پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کردے راضی نہیں ہوتا"۔ (بخاری۔ مسلم)			

۵۔ قوموں کا عروج وزوال

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۲۹	۱۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔	۱۳	۲	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۰	۲۔ اور نہ کسی انعام یافتہ قوم سے اپنے انعام کو واپس لیتا ہے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدل ڈکر اپنے آپ کو اس کا نااہل ثابت نہ کر دے	۸	۷	۵
۹۳۱	۳۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اس کی مدد کریں اور جب ان کو حکومت ملے تو نماز کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیک کاموں کو حکماً جاری کر دیں اور برے کاموں سے لوگوں کو حکماً روک دیں۔	۲۲	۶	۲-۳
۹۳۲	۴۔ جب کسی قوم کی بربادی کے دن آتے ہیں تو اس کے آسودہ حال لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب والے قانون کی زد میں آجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو برباد کر دیتا ہے۔	۱۷	۲	۶
۹۳۳	۵۔ اور جب (اس اصول کے ماتحت) اللہ تعالیٰ کسی قوم پر آفت نازل کرنا چاہتا ہے تو وہ آفت پلٹ نہیں سکتی اور نہ اللہ کے سوا اس قوم کا کوئی مددگار ہو سکتا ہے۔	۱۳	۲	۴
۹۳۴	۶۔ تم ایک پارٹی کو دوسری پارٹی پر فائق کرنے کے لئے قسموں کو دخیل مت بناؤ۔ ان باتوں کے ذریعے تو اللہ تعالیٰ تم کو آزماتا ہے۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے قسموں کو استعمال کرو۔ ورنہ جمنے کے بعد تمہارا قدم ڈگمگا جائے گا اور تم کو لوگوں کو روکنے کی سزا کا مزا چکھنا ہوگا۔	۱۶	۱۳	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت

۶- نفع بخش تجارت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۵	۱- اے ایمان والو! آؤ میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے۔	۶۱	۲	۱-۴

(وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کیے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور ان باغات میں رہنے کے ستھرے مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک دوسری چیز بھی عطا فرمائے گا جس کو تم چاہتے ہو۔ وہ اللہ کی مدد اور جلد ملنے والی فتح ہوگی اور ایمان داروں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

۷- نصیحت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۶	۱- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور تم میں سے ہر کسی کو چاہیئے کہ یہ دیکھتا رہے کہ کل کے لئے کیا نیک	۵۹	۳	۱-۲

عمل آگے بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہوجانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر اللہ نے ان کو بھلا دیا اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۷	۲۔ اگر تم بھلائی کروگے تو اپنے لئے اور بُرائی کروگے تو اپنے لئے۔	۱۷	۱	۷
		۴۱	۶	۴
		۴۵	۲	۴
۹۳۸	۳۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔	۲۲	۱۰	۵
۹۳۹	۴۔ جو مرد و عورت اچھے عمل کرتے ہیں، بشرطیکہ وہ مومن بھی ہوں، ان کو اللہ تعالیٰ پاکیزہ زندگی عطا فرمائیگا اور ان کو ان کے عملوں سے بھی بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔	۱۶	۱۳	۸
۹۴۰	۵۔ یاد رکھو! جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان دار ہیں، اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، غصّے میں معاف کر دیتے ہیں، اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز کو قائم رکھتے ہیں، اپنے کام آپس میں صلاح مشورے سے طے کرتے ہیں، اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اگر کوئی خواہ مخواہ ان پر سرکشی کرے تو اس سے اتنا ہی بدلہ لیتے ہیں اگرچہ صبر کرنا اور بخش دینا ہمت کے کام ہیں۔	۴۲	۴	۷-۴
۹۴۱	۶۔ اے ایمان والو! تم اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرو۔	۶۶	۲	۱
۹۴۲	۷۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کرے گا۔	۴	۵	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۴	۸۔ (اللہ تعالیٰ تو خود ارشاد فرماتا ہے کہ) میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی (گناہ) کی ہے کہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اسی کا حکم مانو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر کوئی تمہاری امداد نہ کر سکے اور اللہ کی نازل کردہ بہتر باتوں پر چلو قبل اس کے کہ اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اور پھر حسرت کے مارے پچھتاوا ہو۔	۳۹	۶	۱-۹
۹۴	۹۔ اے ایمان والو! تم اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔	۲	۲۵	۱۲
۹۴	۱۰۔ ایسے صاف اور واضح احکام کے آنے کے بعد بھی اگر تم پھلنے لگو تو خوب جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔	۲	۲۵	۱۳

تمت بالخیر

نوٹ۔ جو صاحب بھی اس کتاب کو پڑھیں وہ اپنا نام اور پورا پتہ ہم کو ضرور تحریر فرما دیں، تاکہ اس سلسلے کی آئندہ شائع ہونے والی کتابوں کی اطلاع ان کو دی جا سکے۔

✦ ✦ ✦

W-689—P.U.P.—8,000—6-4-

مضامین القرآن حصہ دوم و سوم

حج کے متعلق بہترین کتاب

تسہیل القرآن حصہ دوم و سوم

اس کتاب کے کل چودہ باب ہیں۔ ان میں سے ایک باب میں بہت سے دیگر مضامین کے علاوہ بیت اللہ کی تاریخ اور حج کے احکام کا اس درجہ مفصل بیان ہے کہ عازمین حرمین شریف اس کتاب کے ہوتے ہوئے گھر سے چلنے سے واپس آنے تک پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ حج سے متعلق دعائیں مع اردو ترجمہ کے درج کی گئی ہیں۔ اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام زیارتوں کا مفصل بیان ہے۔ حج کے لئے اس سے بہتر کتاب آپ کو نہیں ملے گی۔ ہر مسلمان کے پاس اس کا ہونا نہایت لازمی اور ضروری ہے۔ جلد بہت عمدہ۔ بہت دیدہ زیب جس پر بیت اللہ و گنبد خضرا کی شبیہات۔ بلاک سے چھاپی گئی ہے۔ ہدیہ نو روپے۔ علاوہ محصول

صرف حج سے متعلق مضامین کی فہرست ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہے

۷۸۶

اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو
دعوتِ تفہیم دیتے ہیں ہر اک انسان کو

مضامین القرآن (مسمیٰ بہ) تسہیل الفرقان

کا حصّہ

اسلامی معاشرت

تالیف

ابوالبشیر پالوا

شائع کردہ

پالوا برادرس ناشران تسہیل الفرقان

۴۲-لل/۲ پاکستان امپلائیز ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی ۲۹ (پاکستان)

مطبوعہ

محرم الحرام ۱۳۸۱ھ — مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی — جولائی ۱۹۶۱ء

ھدیہ: مجلد پانچ روپے